جانِ و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکان ندائے جمالِ محمدؐ است

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدیست
وایں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

الحمد للہ والمنۃ کہ

دُرِّ ثمین

جس میں

جری اللہ امامِ وقت مسیح و مہدی موعود حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جملہ شائع شدہ تصانیف میں سے تمام فارسی اُردو نظمیں جمع کرکے

خاکسار معراج الدین عمر احمدی نے

اگست سنہ ۱۹۰۶ء

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپوا کر شائع کیا

فہرست مضامین

تمت

اے لوگو اگر کچھ پاس شان کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بوئے ایماں ہے

خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کذب و بہتاں ہے

اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذات واحد کا
تو پھر کیوں اس قدر دل میں تمہارے شرک پنہاں ہے

یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوف یزداں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

دیگر

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

حق کی توحید کا مرجھا ہی چلا تھا پودہ
ناگہاں غیب سے یہ چشمۂ اصفیٰ نکلا

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں
پھر جو سوچا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

ہے قصور اپنا ہی اندھوں کا وگرنہ وہ نور
ایسا چمکا ہے کہ صد نیر بیضا نکلا

زندگی ایسوں کی کیا خاک ہے اس دنیا میں
جن کا اس نور کے ہوتے بھی دل اعمیٰ نکلا

جلنے سے آگے ہی یہ لوگ تو جل جاتے ہیں
جن کی ہر بات فقط جھوٹ کا پتلا نکلا

قرآن کریم کی عظمت اور عیسائیوں کو دعوت

آؤ! عیسائیو!! ادھر آؤ!! | نورِ حق دیکھو راہِ حق پاؤ

جس قدر خوبیاں ہیں قرآں میں | کہیں انجیل میں تو دکھلاؤ

سر پہ خالق ہے اسکو یاد کرو | یوں ہی مخلوق کو نہ بہکاؤ

کب تلک جھوٹ سے کرو گے پیار | کچھ تو سچ کو بھی کام فرماؤ

کچھ تو خوفِ خدا کرو لوگو! | کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ

عیشِ دنیا سدا نہیں پیارو | اس جہاں کو بقا نہیں پیارو

یہ تو رہنے کی جا نہیں پیارو | کوئی اس میں رہا نہیں پیارو

اس خرابہ میں کیوں لگاتے دل | ہاتھ سے اپنے کیوں جلاتے دل

کیوں نہیں تم کو دینِ حق کا خیال | ہائے سو سو اٹھے ہے دل میں ابال

کیوں نہیں دیکھتے طریقِ صواب | کس بلا کا پڑا ہے دل پہ حجاب

اس قدر کیوں ہے کینِ احمد کا | کیوں خدا یاد سے گیا یکبار

تم نے حق کو بھلا دیا ہیہات | دل کو پتھر بنا دیا ہیہات

اے عزیزو۔ سنو کہ ہے قرآں | حق کو ملتا نہیں کبھی نسیاں

وہ نہیں باہر رہا اموات سے
ہو گیا ثابت یہ تئیس آیات سے

کوئی مُردوں سے کبھی آیا نہیں
یہ تو فرقان نے بھی بتلایا نہیں

عہد شد از کردگار بے چگوں
غور کن در انّہم لا یرجعون

اے عزیزو سوچ کر دیکھو ذرا
موت سے بچتا کوئی دیکھا سنا

یہ تو ہے کہ نہیں پیارو مکاں
چل بسے سب انبیاء و راستاں

ہاں نہیں پایا کوئی اس سے نجات
[illegible] حیات

کیوں تمہیں انکار پر اصرار ہے
[illegible]

پر خلاف نقش یہ کیا جوش ہے
سوچ کر دیکھو اگر کچھ ہوش ہے

کیوں بتایا ابن مریم کو خدا
سنت اللہ سے وہ کیوں باہر رہا

کیوں بتایا اس کو یا شان کبیر
غیب دان و خالق و حی و قدیر

مر گئے سب پر وہ مرنے سے بچا
اب تلک آئی نہیں اس پر فنا

ہے یہی اکثر پرندوں کا خدا
اس خدائی پہ تیرے مرحبا

مولوی صاحب یہی توحید ہے
سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے

کیا یہی توحید حق کا راز تھا
جس پہ برسوں سے تمہیں اک ناز تھا

کیا بشر میں ہے خدائی کا نشاں
الاماں ایسے گماں سے الاماں

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خسِ رہ کو اڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

کبھی وہ خاک ہو کر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہو کر وہ پانی ان پہ اک طوفان لاتی ہے

غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

براہین احمدیہ صفحہ ۳۱

نہیں محصور ہرگز راستہ قدرت نمائی کا
خدا کی قدرتوں کا حصر دعویٰ ہے خدائی کا

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۵۱

پیشگوئی کا جب انجام ہویدا ہوگا
قدرتِ حق کا عجب ایک تماشا ہوگا

جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہوگا
کوئی پا جائیگا عزت کوئی رسوا ہوگا

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بیکل ہو گیا
کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمالِ یار کا

اس بہارِ حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا

ہے وہ اک پاک قدرت عظمت ہے اسکی عظمت
ہے عام اسکی رحمت کیونکر ہو شکر نعمت
غیروں سے کرنا الفت کب چاہیے اسکی غیرت
جو کچھ ہیں راحت سب اسکی جود و منت
بہتر ہے اسکی طاعت طاعت میں ہو سعادت
سب کا وہی سہارا رحمت سے آشکارا
اُس بن نہیں گذارا غیر اسکے جھوٹ سارا
یارب ہے تیرا احسان ہیں تیرے در پہ قربان
تیرا کرم ہے ہر آن تو ہے رحیم رحمان
کیونکر ہو شکر تیرا تیرا ہے جو ہے میرا
جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا
تو نے دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا
صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا
ہو شکر تیرا کیونکر اے میرے بندہ پرور
تیرا ہوں میں سراسر تو میرا رب اکبر

لرزاں ہیں اہل قربت کر کے یہ اسکی ہیبت
ہم سب ہیں اسکی صنعت اُس سے کریں محبت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اُس سے ہے دل کی بیعت دل میں ہے اسکی عظمت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
ہمکو وہی پیارا دلبر وہی ہمارا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
تو نے دیا ہے ایمان تو ہر زماں نگہبان
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
تو نے ہر اک کرم سے گھر بھر دیا ہے میرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
دل دیکھ کر یہ احسان تیری ثنا میں گایا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
تو نے مجھے دیے ہیں یہ تین تیرے چاکر
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

تو ہے ہمارا رہبر تیرا ہی ہے آسرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

شیطان سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو
جان پر ز نور رکھیو مسرور رکھیو

ان سب میں تیرے قربان ہمت ضرور رکھیو
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

میری ہے عاجزی ساری کریو قبول باری
تیرے پہ جان دوں میں ایسی کر تو مددگاری

ہم تیرے در پہ آئے لیکر امید بھاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

محبت جگر میں اپنی محسن رہو ہمیشہ تیرا
دے اسکو عمر و دولت کر دور سب بلائیں

دن ہوں مراد والے آئی پر نور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اسکے ہیں جو برادران کر ان کو بھی نیک خوش تر
تیرا بشیر احمد تیرا اشرف لطیف احمد

کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر تو بہتر
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

یہ تینوں تیرے بندے رکھیو نہ انکو گندے
کر ان سے دور یا رب دنیا کے سارے پھندے

چنگے رہیں ہمیشہ کریو نہ ان کو مندے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے میرے دل کے پیارے اے مہربان ہمارے
کر انکے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے

یہ فضل کر کہ ہوویں نیکو گہر یہ سارے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے میری جان کے جانی اے شاہ دوجہانی
کر ایسی مہربانی ان کا نہ ہووے ثانی

دے بخت جاودانی اور فیض آسمانی
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سن میرے پیارے باری میری دعائیں ساری
رحمت سے ان کو رکھنا میں تیرے منہ کے واری

اپنی پناہ میں رکھیو سن کر یہ میری زاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے واحد و یگانہ اے خالق زمانہ
میری دعائیں سن لے اور عرض چاکرانہ

تیرے سپرد تینوں ہیں کر ثمر بنانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

فکروں سے دل حزیں ہے جاں درد سے قریں ہے
جو صبر کی تھی طاقت اب مجھ میں وہ نہیں ہے

ہر غم سے دور رکھنا تو رب عالمیں ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اقبال کو بڑھانا فضل سے ہو آنا
ہر رنج سے بچانا دکھ درد سے چھڑانا

تو میرے کام کرنا یارب نہ آزمانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

یہ تینوں تیرے جاکر ہو دیں جہاں کے رہبر
یہ تینوں تیرے جہاں میں ہو دیں تو دستگیر

یہ جگ کے شہ اقبال یہ ہو دیں مہر منیر
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اہل وقار ہو دیں فخر دیار ہو دیں
حق پر نثار ہو دیں مولا کے یار ہو دیں

بابرکت بار ہو دیں اک سے ہزار ہو دیں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

تو ہے جو پالتا ہے ہر دم سنبھالتا ہے
غم سے نکالتا ہے دردوں کو ٹالتا ہے

کرتا ہے پاک دل کو حق دل میں ڈالتا ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

تو نے سکھایا قرآن حق ہے مدار ایماں
جس سے ملے ہے عرفاں اور دور ہو دے شیطاں

یہ سب ہے تیرا احساں تجھ پر نثار ہو جاں
یہ روز کر مبارک سُبحان من یرانی

تیرا نبی جو آیا اُس نے خدا دکھایا
دین قویم لایا بدعات کو مٹایا

حق کی طرف بلایا مل کر خدا ملایا
یہ روز کر مبارک سُبحان من یرانی

قرباں ہیں تجھ پہ پیارے جو ہیں مرے پیارے
احسان ہیں تیرے بھارے گن گن کے ہم تو ہارے

دل خوں ہیں غم کے مارے کشتی لگا کنارے
یہ روز کر مبارک سُبحان من یرانی

اس دل میں تیرا گھر ہے تیری طرف نظر ہے
تجھ سے ہوں میں منوّر میرا تو تو قمر ہے

تجھ پہ مرا توکل در پر ترے یہ سر ہے
یہ روز کر مبارک سُبحان من یرانی

جب تجھ سے دل لگایا سو سو ہے غم اُٹھایا
تن خاک میں ملایا جاں پر وبال آیا

پر شکر اے خدایا جاں کھو کے تجھ کو پایا
یہ روز کر مبارک سُبحان من یرانی

دیکھا ہے تیرا منہ جب چمکا ہے ہم پہ کوکب
مقصود مل گیا سب ہے جام اب لبالب

تیرے کرم سے یارب میرا آیا مطلب
یہ روز کر مبارک سُبحان من یرانی

احباب سارے آئے تو نے یہ دن دکھائے
تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے

یہ دن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے
یہ روز کر مبارک سُبحان من یرانی

مہماں جو کر کے اُلفت آئے بصد محبت
دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت

پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقت رخصت
یہ روز کر مبارک سُبحان من یرانی

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے

شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو
کچھ زاد راہ لے لو کچھ کام میں گزارو

دنیا ہے جائے فانی دل سے اسے اُتارو
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

جی مت لگاؤ اس سے دل کو چھڑاؤ اس سے
رغبت ہٹاؤ اس سے بس دور جاؤ اس سے

یارو یہ اژدہا ہے جاں کو بچاؤ اس سے
یہ روز کر مُبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

قرآں کتاب رحماں سکھلائے راہ عرفاں
جو اس کے پڑھنے والے اُن پر خدا کے فیضاں

اُن پر خدا کی رحمت جو اس پہ لائے ایماں
یہ روز ہو مُبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

ہے چشمۂ ہدایت جس کو ہو یہ عنایت
یہ ہیں خدا کی باتیں ان سے ملے ولایت

یہ نور دل کو بخشے دل میں کرے سرایت
یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

قرآں کو یاد رکھنا پاک اعتقاد رکھنا
فکر معاد رکھنا پاس اپنے زاد رکھنا

اکسیر ہے پیارے صدق و سداد رکھنا
یہ روز کر مُبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

بشیر احمد ۔ شریف احمد ۔ مبارکہ کی آمین

خدایا اے مرے پیارے خدایا
یہ کیسے ہیں ترے مجھ پر عطایا

کہ تو نے پھر مجھے یہ دن دکھایا
کہ بیٹا دوسرا بھی پڑھ کے آیا

بشیر احمد جسے تو نے پڑھایا
شفا دی آنکھ کو بینا بنایا

شریف احمد کو بھی یہ پھل کھلایا
کہ اس کو تو نے خود فرقاں سکھایا

یہ چھوٹی عمر پر جب آزمایا
کلام حق کو ہے فرفر سنایا

برس میں ساتویں جب پیر آیا
تو سر پر تاج قرآں کا سجایا

ترے احسان ہیں اے رب البرایا
مبارک کو بھی تو نے پھر جلایا

جب اپنے پاس اک لڑکا بلایا
تو دے کر چار جلدی سے ہنسایا

غموں کا ایک دن اور چار شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

اور ان کے ساتھ کی ہے ایک دختر
ہے کچھ کم پانچ کی وہ نیک اختر

کلام اللہ کو پڑھتی ہے فرفر
خدا کا فضل اور رحمت سراسر

ہوا اک خواب میں مجھ پر یہ اظہر
کہ اس کو بھی ملیگا بخت برتر

لقب عزت کا پاوے وہ مقرر
یہی روز ازل سے ہے مقدر

خدا نے چار لڑکے اور یہ دختر
عطا کی پس یہ احساں ہے سراسر

یہ کیا احساں ترا ہے بندہ پرور
کروں کس منہ سے شکر اے میرے داور

اگر یہ بال ہو جائے سخن ور
تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر
کریما دور کر تو ان سے ہر شر
رحیما نیک کر اور پھر معمّر
بڑھایا جس نے اُس پہ بھی کرم کر
جزا دے دین اور دُنیا میں بہتر

رہِ تعلیم اک تو نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

دیئے ہیں تُو نے مُجھ کو چار فرزند
اگرچہ مجھ کو بس تجھ سے ہے پیوند
بنا ان کو نکوکار و خردمند
کرم سے اُن پہ کر راہِ بدی بند
ہدایت کر اُنھیں میرے خداوند
کرے توفیق کام آوے نہ کچھ پند
تو خود کر پرورش اے میرے اخوند
وہ تیرے ہیں ہماری عمر تا چند

یہ سب تیرا کرم ہے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

میرے مولا میری یہ اک دُعا ہے
تری درگاہ میں عجز و بکا ہے
وہ دے مجکو جو اس دل میں بھرا ہے
زباں چلتی نہیں شرم و حیا ہے
میری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
تری قدرت کے آگے روک کیا ہے
وہ سب دے اُن کو جو مجھ کو دیا ہے

عجب محسن ہے تو سبحان الا یادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

نجات ان کو عطا کر گندگی سے
رہیں خوش حال اور فرخندگی سے

برائت انکو عطا کر شرمندگی سے
بچانا اسے خدا بد بندگی سے

وہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

عیاں کر ان کی پیشانی پہ اقبال
بچانا اُن کو ہر غم سے بہر حال

نہ آوے انکے گھر تک عیب ادبال
نہ ہوں وہ کہیں در رنج پامال

یہی امید ہے دل شستہ بنادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ
نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ

نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ
میرے مولا انھیں ہر دم بچانا

یہی امید ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا
مصیبت کا الم کا بے بسی کا

یہ ہو میں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا | جب آوے وقت میری واپسی کا

بشارت تو نے پہلے سے سنا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے | نہ یہ ہم سے کہ احسانِ خدا ہے
کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے | کہ یہ حاصل ہو جو شرطِ لقا ہے
یہی آئینۂ خالق نما ہے | یہی اک جوہرِ سیفِ دعا ہے
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے | اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
(مصرع الہامی)
یہی اک فخرِ شانِ اولیا ہے | بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے | اگر سوچو یہی دار الجزا ہے

مجھے تقویٰ سے اس نے یہ جزا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

عجب گوہر ہے جس کا نام تقویٰ | مبارک وہ ہے جس کا کام تقویٰ
سنو ہے حاصلِ اسلام تقویٰ | خدا کا عشق مے اور جام تقویٰ
مسلمانو بناؤ تام تقویٰ | کہاں ایماں اگر ہے خام تقویٰ

یہ دولت تو نے مجھ کو اے خدا دی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر دیا شاد

کہاں ہرگز نہیں ہونگے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد

خبر تو نے یہ مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

تیری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے

یہ پانچوں جو کہ نسل سیّدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے

یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

دیئے تو نے مجھے یہ مہر و مہتاب
یہ سب ہیں میرے پیارے تیرے اسباب

دکھایا تو نے وہ اے رب ارباب
کہ کم ایسا دکھا سکتا کوئی خواب

یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

میں کیونکر گن سکوں تیرے یہ انعام
کہاں ممکن ترے فضلوں کا ارقام

ہر اک نعمت سے تو نے بھر دیا جام
ہر اک دشمن کیا مردود و ناکام

یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اُس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مری ہر بات کو تو نے چلا دی
مری ہر روک بھی تو نے اُٹھا دی
مری ہر پیشگوئی خود بنا دی
ترا ہی نسلاً بعیدا بھی دکھا دی

جو دی ہے مجھ کو وہ کس کو عطا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

بہار آئی ہے اس وقت خزاں میں
لگے ہیں پھول میرے بوستاں میں
ملاحت ہے عجب اُس دلستاں میں
ہوئے بدنام ہم اُس سے جہاں میں
عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

ہوا مجھ پر وہ ظاہر میرا ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

کروں کیونکر ادا میں شکر باری
چلی اُس ہاتھ سے کشتی ہماری

مری بگڑی ہوئی اُس نے بنا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
کہ تو نے کام سب میرے سنوارے

ترے احسان مرے سر پر ہیں بھارے
چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے

گڑھے میں تو نے سب دشمن اتارے
ہمارے کر دیئے اونچے منارے

مقابل میں مرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تو نے ہی مارے

شریروں پر پڑے ان کے شرارے
نہ اُن سے رک سکے مقصد ہمارے

اُنھیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

تری رحمت ہے میرے گھر کا شہتیر
مری جاں تیرے فضلوں کی پنہ گیر

حریفوں کو لگے ہر سمت سے تیر
گرفتار آ گئے جیسے کہ نخچیر

ہوا آخر وہی جو تیری تقدیر
بھلا چلتی ہے تیرے آگے تدبیر

خدا نے ان کی عظمت سب اُڑا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مری اس نے ہر اک عزت بنا دی
مخالف کی ہر اک شیخی مٹا دی

مجھے ہر قسم سے اس نے بڑھا دی
ہر اک آزار سے مجھکو شفا دی
محبت غیر کی دل سے بھلا دی

سعادت دی ارادت میں وفا دی
مرض گھٹتا گیا جوں جوں دوا کی
خدا جانے کہ دل کو کیا شفا دی

دوا دی اور غذا دی اور قبا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مجھے کب خواب میں بھی تھی یہ امید
ملی یوسف کی عزت لیکے قید

کہ ہوگا میرے سر پہ فضل جاوید
نہ ہو تیرے کرم سے کوئی نومید

مراد آئی گئی سب نامرادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

تری رحمت عجب ہے اے مرے یار
شریفوں کو کرے اکدم میں تو پار

ترے فضلوں سے میرا گھر ہے گلزار
جو ہو نومید تجھ سے ہے وہ مردار

وہ ہو آوارۂ ہر دشت و وادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہوئے ہم تیرے اے قادر توانا
ہمیں بس ہے تری درگہ پہ آنا

ترے در کے ہوئے اور تجھکو مانا
مصیبت سے ہمیں ہر دم بچایا

تری نصرت سے اب دشمن تبہ ہے*
ہر اک بدخواہ اب کیوں روسیاہ ہے
ہر اک جا میں ہمارا تو پناہ ہے
کہ وہ مثل خسوف مہر و مہ ہے

سیاہی چاند کی منہ نے دکھا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ترے فضلوں سے جاں بستاں سرا ہے
اگر اندھوں کو انکار و ابا ہے
کہیں ہو پیچھے کہیں سر پر خدا ہے
ترے نوروں سے دل شمس الضحیٰ ہے
وہ کیا جانیں کہ اس سینہ میں کیا ہے
پھر آخر ایک دن روز جزا ہے

بدی کا پھل بدی اور نامرادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

تجھے سب زور و قدرت ہے خدایا
ہر اک عاشق نے ہے اک بت بنایا
وہی آرام جاں اور دل کو بھایا
تجھے پایا ہر اک مطلب کو پایا
ہمارے دل میں یہ دلبر سمایا
وہی جس کو کہیں رب البرایا

* دشمن کے لفظ سے اس جگہ وہ حاسد مراد ہیں جو ہر ایک طور سے مجھے تکلیف پہنچانا چاہتے ہیں لوگوں کو میری نسبت بدظن کرتے ہیں۔ اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی میں کبھی جھوٹی شکایتیں کرتے رہتے ہیں اور گورنمنٹ محسنہ کی نسبت جو میرے خالص ارادات ہیں ان کو چھپانا چاہتے ہیں

ہوا ظاہر وہ مجھ پر بالایادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مجھے اس یار سے پیوند جاں ہے
وہی جنت وہی دارالاماں ہے
بیاں اس کا کروں طاقت کہاں ہے
محبت کا تو اک دریا رواں ہے

یہ کیا احساں ترے ہیں میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

تری رحمت کی کچھ قلت نہیں ہے
تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شمارِ فضل اور رحمت نہیں ہے
مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے

یہ کیا احساں ہیں تیرے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ترے کوچے میں کن راہوں سے آؤں
وہ خدمت کیا ہے جس سے تجھ کو پاؤں
محبت ہے کہ جس سے کھینچا جاؤں
خدائی ہے خودی جس سے جلاؤں
محبت چیز کیا کس کو بتاؤں
وفا کیا راز ہے کس کو سناؤں
میں اس آندھی کو اب کیونکر چھپاؤں
یہی بہتر کہ خاک اپنی اڑاؤں

کہاں ہم اور کہاں دنیائے مادی

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
گھڑی ہے سر پہ بھی ایک ساعت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت

تجھے یہ بات مولا نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
رسولِ حق کو مٹی میں سلایا
یہ توہیں کرکے پھل ویسا ہی پایا
خدا نے پھر تمہیں اب یہ بلایا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا
مسیحا کو فلک پہ ہے بٹھایا
اہانت نے انہیں کیا کیا دکھایا
کہ سوچو عزت خیر البرایا

ہمیں یہ رہ خدا نے خود دکھادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

کوئی مردود ہاں کیونکر یہ پاوے
خدا ایسے کو کیوں مردود ٹھہراوے
کہاں آیا کوئی تا وہ بھی آوے
مرے تب جب گماں وہ شیخ جاوے
دلا کیوں خود فضیحت سناوے
کوئی اک نام ہی ہم کو بتاوے

تمہیں کس نے یہ تعلیم غلط دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

وہ آیا منتظر تھے جسکے دن رات
معمّا کھل گیا روشن ہوئی بات

دکھائیں آسماں نے ساری آیات
زمیں نے وقت کی دیدیں شہادات

پھر اس کے بعد کون آئیگا ہیہات
خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات

خدا نے اک جہاں کو یہ سنا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

مسیح وقت اب دنیا میں آیا
خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملاجب مجھ کو پایا

وہی مے اُن کو ساقی نے پلادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

خدا کا ہم پہ بس لطف و کرم ہے
وہ نعمت کونسی باقی جو کم ہے

زمینِ قادیاں اب محترم ہے
ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

ظہورِ عون و نصرت دمبدم ہے
حسد سے دشمنوں کی پشت خم ہے

سنو اب وقتِ توحیدِ اتم ہے
ستم اب مائلِ ملکِ عدم ہے

خدا نے روک ظلمت کی اُٹھا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

الہامی شعر

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح زمان ہے

براہین احمدیہ

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولیٰ سے گندونکو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندونکو

وہی اسکے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں رہ اسکی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو

یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اس سے قربت کو
اُسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندونکو

مسئلہ

ہمنے الفت میں تیری بار اٹھایا کیا کیا
تجھکو دکھلا کے فلک نے ہے دکھایا کیا کیا

مسئلہ

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے

جس بات کو کہے کہ کرونگا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

ممانعت جہاد

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دیں کا امام ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
خلقِ خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی

دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذبِ نصرت نہیں رہی

حمق آ گیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
کسل آ گیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی

وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی

دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
اب تم کو غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی

وہ انس و شوق و وجد وہ طاعت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی

ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
نورِ خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی

سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
نیکی کے کام کرنے کی رغبت نہیں رہی

خوانِ تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
دیں بھی ہے ایک قشر حقیقت نہیں رہی

مولیٰ سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی

سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے مودت نہیں رہی

تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی

اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی

اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے

ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
عادت میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کافرانہ ہے

اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
روتے رہو دعاؤں میں بھی وہ اثر نہیں

کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
شیطاں کے ہیں خدا کے پیارے وہ دل نہیں

تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
جتنے خیال دل میں تھے ناپاک ہو گئے

کچھ کچھ جو نیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
باقی جو ہیں وہ ظالم و سفاک ہو گئے

اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے
اس یار سے بشامت عصیاں جدا ہوئے

اب غیر سے لڑائی کے معنی ہی کیا ہوئے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے

سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں

پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایماں نہیں رہا
وہ نور مومنانہ وہ عرفاں نہیں رہا

پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجیے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجیے

ایسا گماں کہ مہدی خونی بھی آئے گا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائے گا

اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتاں ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

یارو جو مرد آنیکو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

اب سال سترہ بھی صدی سے گذر گئے
تم میں سے ہائے سوچنے والے کدھر گئے

تھوڑے نہیں نشاں جو دکھائے گئے تمہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے گئے تمہیں

پر تم نے اُنسے کچھ بھی اُٹھایا نہ فائدہ
مُنہ پھیر کر ہٹا دیا تمنے یہ مائدہ

بخلوں سے یار و باز بھی آؤ گے یا نہیں
خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں؟

باطل ہے میل دل کی ہٹاؤ گے یا نہیں؟
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گے یا نہیں؟

اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گے یا نہیں؟
مخفی جو دل میں ہے وہ سُناؤ گے یا نہیں؟

آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں؟
اُس وقت اُسکو منہ بھی دکھاؤ گے یا نہیں؟

تم میں سے جسکو دین و دیانت ہے پیار
اب اُسکا فرض ہے کہ وہ دل کرکے استوار

لوگوں کو یہ بتائے کہ وقتِ مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۸۹

دُنیا کی حرص و آز میں کیا کچھ کرتے ہیں
نقصان جو ایک پیسہ کا دیکھیں تو مرتے ہیں

زر سے پیار کرتے ہیں اور دل لگاتے ہیں
ہوتے ہیں زر کے ایسے کہ بس ہی جاتے ہیں

جب اپنے دلبروں کو نہ جلد ہی پاتے ہیں
کیا کیا نہ اُنکے ہجر میں آنسو بہاتے ہیں

پر اُن کو اُس سجن کی طرف کچھ نظر نہیں
آنکھیں نہیں ہیں کان نہیں دل میں ڈر نہیں

اُنکے طریق و دھرم میں گو لاکھ ہو فساد
کیسا ہی ہو عیاں کہ وہی جھوٹ اعتقاد

پر تب بھی مانتے ہیں اُسی کو بہر سبب
کیا حال کر دیا ہے تعصب نے ہے غضب

دل میں اگر یہی ہو کہ مرنا نہیں کبھی | ترک اس عیال و قوم کو کرنا نہیں کبھی
سے غافلان فانگند این سرا خام | ڈھیلے وو دل نماند و نماند کبیر اسم

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۷۲

اُن کو سودا ہوا ہے ویدوں کا | اُن کا دل مبتلا ہے ویدوں کا
آریو اس قدر کرو کیوں جوش | کیا نظر آگیا ہے ویدوں کا
نہ کیا ہے نہ کر سکے پیدا | سوچ لو یہ خدا ہے ویدوں کا
عقل رکھتے ہو آپ بھی سوچو | کیوں بھروسا کیا ہے ویدوں کا
بے خدا کوئی چیز کیونکر ہو | یہ سراسر خطا ہے ویدوں کا
ناستک مت کے وید ہیں حامی | سب یہی مدعا ہے ویدوں کا
اپنے بس کبھی نہیں چلتے | کال سر پہ کھڑا ہے ویدوں کا

جس نے پیدا کیا وہی جانے | دوسرا کیونکر اس کو پہچانے
غیر کو غیر کی خبر کیا ہو | نظر دور کارگر کیا ہو

ست بچن

یہی پاک چولا ہے سکھوں کا تاج | یہی کابل مل کے گھر میں ہے آج
یہی ہے کہ نوروں سے معمور ہے | جو دور اس سے اُس سے خدا دور ہے

یہی جنم ساکھی میں مذکور ہے | جو انگد سے اس وقت مشہور ہے
اسی پر وہ آیات ہیں بینات | کہ جن سے ملے جاودانی حیات
یہ نانک کو خلعت ملا سرفراز | خدا سے جو تھا درد کا چارہ ساز
اسی سے وہ سب راز حق پا گیا | اسی سے وہ حق کی طرف آ گیا
اسی نے بلا سے بچایا اُسے | ہر اک بد گہر سے چھڑایا اُسے
ذرا سوچ کر دیکھو یہ کیا چیز ہے | یہ اس مرد کے تن کا تعویذ ہے
یہ اس خلعت کا رنگ لایا نشاں | نصیحت کی باتیں حقیقت کی جاں
کہ نقلوں میں ہے یا ہو شک کا اک احتمال | کہ انساں کے ہاتھوں سے ہے یہ محال
جو پیچھے سے لکھتے گئے [illegible] | خدا جانے کیا کیا بنا لے گئے [illegible]
گماں ہے کہ نقلوں میں ہو کچھ خطا | کہ انساں نہ ہووے خطا سے جدا
مگر یہ تو خلعت ہے بالیقیں | وہی ہے جو تھا اس میں پیچھا شہیر
اسے سر پہ رکھتے تھے اہل صفا | تنزل سے جب پیش آتی بلا
جو نانک کی مدح و ثنا کرتے تھے | وہ ہر شخص کو یہ کہا کرتے تھے
کہ دیکھا نہ ہو جس نے وہ پارسا | وہ چولے کو دیکھے کہ ہے سب بجا
جسے اس کی مسند کی نہ ہووے خبر | وہ دیکھے اسی چولہ کو اک نظر

اسے چوم کر کرتے رو رو دعا ۔ تو ہو جاتا تھا فضل قادر خدا

انہی کا تو تھا معجزانہ اثر ۔ کہ نانک بچا جس سے وقت خطر

بچا آگ سے اور بچا آب سے ۔ اسی کے اثر سے نہ اسباب سے

ذرا دیکھو انگد کی تحریر کو ۔ کہ لکھتا ہے اس ساری تقریر کو

یہ چولہ ہے قدرت کا جلوہ نما ۔ کلام خدا اس پہ ہے جا بجا

جو شایق ہے نانک کے درشن کا آج ۔ وہ دیکھے اسے چھوڑ کر کام و کاج

برس گذرے ہیں چار سو کے قریب ۔ یہ ہے تو ہوا اک کرامت عجیب

یہ نانک سے کیوں رہ گیا اک نشاں ۔ بھلا اس میں حکمت تھی کیا درنہاں

یہی تھی کہ اسلام کا ہو گواہ ۔ بتاوے وہ پچھلوں کو نانک کی راہ

خدا سے یہ تھا فضل اس مرد پر ۔ ہوا اسکے دردوں کا اک چارہ گر

یہ مخفی امانت ہے کرتار کی ۔ یہ تھی اک کلید اسکے اسرار کی

محبت میں صادق وہی ہوتے ہیں ۔ کہ اس چیز کو دیکھ کر روتے ہیں

سنو مجھ سے اے لوگو نانک کا حال ۔ سنو قصۂ قدرت ذوالجلال

وہ تھا آریہ قوم سے نیکذات ۔ خردمند خوشخو مبارک صفات

ابھی عمر سے تھوڑے گذرے تھے سال ۔ کہ دل میں پڑا اسکے دین کا خیال

اسی جستجو میں وہ رہتا مدام ‏ ‏ کہ کس راہ سے سچ کو پاوے تمام
اسے وید کی راہ نہ آئی پسند ‏ ‏ کہ دیکھا بہت اس کی باتوں میں گند
یہ دیکھا کہ یہ ہیں بُرے اور گلے ‏ ‏ لگا سوچنے دل اُس کا اوپر تلے
کہا کیسے ہو یہ خدا کا کلام ‏ ‏ ضلالت کی تعلیم ناپاک کام
ہوا پھر تو یہ دیکھ کر سخت غم ‏ ‏ مگر دل میں رکھتا وہ رنج و الم
وہ رہتا تھا اس غم سے ہر دم اُداس ‏ ‏ زباں بند تھی دل میں سو سو ہراس
یہی فکر کھاتا اُسے صبح و شام ‏ ‏ نہ تھا کوئی ہمراز نے ہم کلام
کبھی باپ کی جبکہ پڑتی نظر ‏ ‏ وہ کہتا کہ اے میرے پیارے پسر
میں حیراں ہوں تیرا یہ کیا حال ہے ‏ ‏ وہ غم کیا ہے جس سے تو پامال ہے
نہ وہ تیری صورت نہ وہ رنگ ہے ‏ ‏ کہو کس سبب تیرا دل تنگ ہے
مجھے سچ بتا کھول کر اپنا حال ‏ ‏ کہ کیوں غم میں رہتا ہے اے میرے لال
وہ رو دیتا کہہ کر کہ سب خیر ہے ‏ ‏ مگر دل میں اک خواہش سیر ہے
پھر آخر کو نکلا وہ دیوانہ وار ‏ ‏ نہ دیکھے بیاباں نہ دیکھے پہاڑ
اُتار اپنے مونڈھوں سے دنیا کا بار ‏ ‏ طلب میں سفر کر لیا اختیار
خدا کے لئے ہو گیا دردمند ‏ ‏ تنعم کی راہیں نہ آئیں پسند

طلب میں چلا جو وہ نیکو اساس
خدا کی عنایت کی کر کے آس

جو پوچھا کسی نے چلے ہو کدھر
غرض کیا ہے جس سے کیا ہے سفر

کہا رو کے حق کا طلبگار ہوں
نثار رہِ پاک کرتار ہوں

سفر میں وہ رو رو کے کرتا دعا
کہ اے میرے کرتار مشکل کشا

میں عاجز ہوں کچھ بھی نہیں کام کا
مگر بندہ درگہ پاک ہوں

میں قربان جاؤں تری ذات کا
نشاں دے مجھے مرد آگاہ کا

نشاں تیرا پاکر وہیں جاؤں گا
جو تیرا ہے وہ اپنا ٹھیراؤں گا

قدم کر گئے وہ راہ اپنی بتا
کہ تیرا ہوا ہے جسے تیرا خدا

پتا پا گیا اس کو اسلام میں
کہ پائے گا تو جس کو اسلام میں

مگر اور تھا رہنما اس کا سے
وہ اسلام کی راہ میں فرد ہے

ملا جب خدا سے اُسے ایک پیر
کہ چشتی طریقہ میں تھا دستگیر

وہ جب تک سے اسکے ہوا فیضیاب
سنا شیخ سے ذکر راہِ صواب

پھر آیا وطن کی طرف اُسکے بعد
ملے پیر کے فیض سے بخت سعد

کوئی دن تو پردہ میں مستور تھا
زباں چپ تھی اور سینہ میں نور تھا

سدا حال میں تھا وہ سوز و نیاز
شب و روز چھپ چھپ کے پڑھتا نماز

پھر آخر کو مارا صداقت نے جوش | تعشق سے جاتے رہے سب کے ہوش

ہوا پھر تو حق کے چھپانے سے تنگ | محبت نے چڑھ چڑھ کے دکھلائے رنگ

کہا یہ تو مجھ سے ہوا اک گناہ | کہ پوشیدہ رکھی سچائی کی راہ

یہ صدق و وفا سے بہت دور تھا | کہ غیروں کے خوفوں سے دل چور تھا

تصور سے اس بات کے ہو کے زار | کہا رو کے اے میرے پروردگار

تیرے نام کا مجھ کو اقرار ہے | ترا نام غفار و ستار ہے

بلا ریب تو حی و قدوس ہے | ترے بن ہر اک یاوہ سالوس ہے

مجھے بخش اے خالق العالمیں | تو سبوح و انت احسن الخالقین

میں تیرا ہوں اے میرے کرتار پاک | نہیں تیری راہوں میں خوف ہلاک

ترے در پہ جاں میری قربان ہے | محبت تری ہی تو میری جان ہے

وہ طاقت کہ ملتی ہے ابرار کو | وہ دے مجھ کو دکھلا کے اسرار کو

خدا دار دل مجھ کو دے رہنما | کہ حاصل ہو جس سے تیری رضا

ابھی تھا یہی تھا تذلل کے ساتھ | کہ پکڑا خدا کی عنایت نے ہاتھ

ہوا غیب سے ایک چولا عیاں | خدا کا کلام اس پہ تھا بے گماں

شہادت کلمہ اسلام کی جا بجا | کہ سچا وہی دین ہے اور رہنما

یہ لکھا تھا اُس میں بخط جلی … کہ اللہ ہے ایک اور محمدؐ نبی

ہوا حکم پہن اسکو اے نیک مرد … اُتر جائیگی اس سے وہ ساری گرد

جو پوشیدہ ہکنے کی تھی اک خطا … یہ کفارہ ہے اُس کا اے باوفا

یہ ممکن ہے کشفی ہو یہ ماجرا … دکھایا گیا ہو بحکم خدا

پھر اس طرز پر یہ بنایا گیا … بحکم خدا پھر لکھایا گیا

مگر یہ بھی ممکن ہے اے پختہ کار … کہ خود غیب سے ہو یہ سب کاروبار

کہ پردے میں قادر کے اسرار ہیں … کہ عقلیں وہاں ہیچ و بیکار ہیں

تو یک قطرہ داری ز عقل و خرد … مگر قدرتش بحر بے حد و عد

اگر بشنوی قصۂ صادقاں … مجنباں سر خود چو مستہزیاں

تو خود را خردمند فہمیدۂ … مقامات مرداں کجا دیدۂ

غرض اُس نے پہنا وہ فرخ لباس … نہ رکھتا تھا مخلوق سے کچھ ہراس

وہ پھرتا تھا کوچوں میں چولا کے ساتھ … دکھاتا تھا لوگوں کو قدرت کے ہاتھ

کوئی دیکھتا جب اُسے دور سے … تو ملتی خبر اسکو اُس نور سے

جسے دور سے وہ نظر آیا تھا … اُسے چولہ خود دیکھ سمجھاتا تھا

وہ ہر لحظہ چولے کو دکھلاتا تھا … اسی میں وہ ساری خوشی پاتا تھا

غرض یہ بھی تا یار خورسند ہو | خطا دور ہو بخشش پیوند ہو
جو عشاق اس ذات کے ہوتے ہیں | وہ ایسے ہی ڈر ڈر کے جاں کھوتے ہیں
وہ اس یار کو صدق دکھلاتے ہیں | اسی غم میں دیوانہ بن جاتے ہیں
وہ جاں اس کی راہ میں فدا کرتے ہیں | وہ ہر لحظہ سو سو طرح مرتے ہیں
وہ کھوتے ہیں سب کچھ بصدق و صفا | مگر اس کی ہو جائے حاصل رضا
یہ دیوانگی عشق کا ہے نشاں | نہ سمجھے کوئی اسکو جز عاشقاں
غرض جوشِ الفت سے مجذوب وار | یہ نانک نے چولا بنایا شعار
مگر اس سے راضی ہو وہ دلستاں | کہ اس بن نہیں دل کو تاب و تواں
خدا کے جو ہیں وہ یہی کرتے ہیں | وہ لعنت سے لوگوں کی کب ڈرتے ہیں
وہ ہو جاتے ہیں سارے دلدار کے | نہیں کوئی ان کا بجز یار کے
وہ جاں دینے سے بھی نہ گھبراتے ہیں | کہ سب کچھ وہ کھو کر اسے پاتے ہیں
وہ دلبر کی آواز بن جاتے ہیں | وہ اس جاں کے ہمراز بن جاتے ہیں
وہ ناداں جو کہتا ہے در بند ہے | نہ الہام ہے اور نہ پیوند ہے
نہیں عقل اسکو نہ کچھ غور ہے | اگر وید ہے یا کوئی اور ہے
یہ سچ ہے کہ جو پاک ہو جاتے ہیں | خدا سے خدا کی خبر لاتے ہیں

وہ غافل ہیں بے گماں سے اُس ذات سے — اگر رکھتا ہے جو وہ دیتے احسن بات ہے

اگر ان کو ہوتی اس سے کچھ بھی خبر — اگر صدق کا کچھ بھی رکھتے اثر

تو انکار کو چاہئے تھا شرم — یہ کیا کہہ دیا اور نہ تھے شرم

نہ جانا کہ الہام ہے کیمیا — اسی سے تو ہوتا ہے کچھ انتہا

اسی سے تو عارف ہیں باہوش — اسی سے تو آنکھیں کھلیں اور گوش

یہی ہے کہ آئینہ ہے دیدار کا — یہی ایک چشمہ ہے اسرار کا

اسی سے خدا ان کو نازک علوم — اسی سے تو ان کی ہوئی جگ میں دھوم

خدا پر خدا سے یقیں آتا ہے — وہ باتوں سے آخر اپنی سمجھاتا ہے

کوئی یار سے جب لگاتا ہے دل — تو باتوں سے لذت اٹھاتا ہے دل

کہ دلدار کی بات ہے اک غذا — مگر تو ہے منکر تجھے اس سے کیا

نہیں تجھ کو اس رہ کی کچھ بھی خبر — تو واقف نہیں اس سے اے بے ہنر

وہ ہے مہربان و کریم و قدیر — قسم اس کی۔ اسکی نہیں ہے نظیر

جو ہوں دل سے قربان ربّ جلیل — نہ نقصان اُٹھاویں نہ ہوویں ذلیل

اسی سے تو نانک ہوا کامیاب — کہ دل سے تھا قربان عالی جناب

بتایا گیا اُس کو الہام میں — کہ پائے گا تو مجھ کو اسلام میں

یقیں ہے کہ نانک تھا مُلہم ضرور
نہ کر وید کا پاس اے پُر غرور

دیا اُس کو کرتار نے وہ گیان
کہ ویدوں میں اُس کا نہیں کچھ نشان

اکیلا وہ کعبہ گیا ہندوؤں کو چھوڑ
چلا اُٹھ کے ہند سے مُنہ کو موڑ

گیا خانہ کعبہ کا کرنے طواف
مسلماں بنا پاک دل بے خلاف

لیا اُس کو فضلِ خدا نے اٹھا
ملی دولتیں عالم میں عزت کی جا

اگر تو بھی چھوڑے یہ ملک ہوا
تجھے بھی یہ رتبہ کرے وہ عطا

تو رکھتا نہیں ایک دم بھی روا
جو بیوی سے اور بچوں سے ہو جدا

مگر وہ تو پھرتا تھا دیوانہ وار
نہ جی کو تھا چین اور نہ دل کو قرار

ہر اک کہتا تھا دیکھ کر اک نظر
کہ ہے اُس کی آنکھوں میں کچھ جلوہ گر

محبت کی تھی سینہ میں اک خلش
لئے پھرتی تھی اُس کو دل کی تپش

کبھی شرق میں اور کبھی غرب میں
رہا گھومتا قلق اور کرب میں

پرندے بھی آرام کر لیتے ہیں
مجانیں بھی یہ کام کر لیتے ہیں

مگر وہ تو اک دم نہ کرتا قرار
ادا کر دیا عشق کا کاروبار

کسی نے یہ پوچھی تھی عاشق سے بات
وہ نسخہ بتا جس سے جاگے تو رات

کہاں نیند کی ہے دوا سوز و درد
کہاں نیند جب غم کرے چہرہ زرد

وہ آنکھیں نہیں جو کہ گریاں نہیں
وہ خود دل نہیں جو کہ بریاں نہیں

تو انکار سے وقت کھوتا ہے کیا
تجھے کیا خبر عشق ہوتا ہے کیا

مجھے پوچھو اور میرے دل سے یہ راز
مگر کون پوچھے بجز عشق باز

جو برباد ہونا کرے اختیار
خدا کے لئے ہے وہی بختیار

جو اُس کے لئے کھوتے ہیں پاتے ہیں
جو مرتے ہیں وہ زندہ ہو جاتے ہیں

وہی وحدہٗ لاشریک اور عزیز
نہیں اُس کی مانند کوئی بھی چیز

اگر جاں کروں اُس کی رہ میں فدا
تو پھر بھی نہ ہو شکر اُس کا ادا

میں چولے کا کرتا ہوں پھر کچھ بیاں
کہ ہے یہ پیارا مجھے جیسے جاں

ذرا جنم ساکھی کو پڑھ اے جواں
کہ انگد نے لکھا ہے اُسمیں عیاں

کہ قدرت کے ہاتھوں لکھی تھی وہ رقم
خدا ہی نے لکھا بہ فضل و کرم

وہ کیا ہے یہی ہے کہ اللہ ہے ایک
محمد ﷺ نبی اُس کا پاک اور نیک

بغیر اُس کے دل کی صفائی نہیں
بجز اسکے غم سے رہائی نہیں

یہ معیار ہے دیں کے تحقیق کا
کھلا فرق دجال و صدیق کا

ذرا سوچو یارو گر انصاف ہے
یہ سب کشمکش اس گھڑی صاف ہے

یہ نانک سے کرنے لگے جب جدا
رہے زور کر کر کے بے مدعا

کہا دور ہو جاؤ تم ہار کے
یہ خلعت ہے ہاتھوں کی کرتار کے

بشر سے نہیں تا اتارے بشر
خدا کا کلام اُس پہ ہے جلوہ گر

دُعا کی تھی اُس نے کہ اے کردگار
بتا مجھ کو راہ اپنی خود کر کے پیار

یہ چولا تھا اُس کی دُعا کا اثر
یہ قدرت کے ہاتھوں کا تھا سربسر

یہی چھوڑ کر وہ ولی مر گیا
نصیحت تھی مقصد ادا کر گیا

اُسے مردہ کہنا خطا ہے خطا
کہ زندوں میں وہ زندہ دل جا ملا

وہ تن گم ہوا یہ نشاں رہ گیا
ذرہ دیکھ کر اُسکو آنسو بہا

کہاں ہے محبت کہاں ہے وفا
پیاروں کا چولا ہوا کیوں بُرا

وفادار عاشق کا ہے یہ نشاں
کہ دلبر کا خط دیکھ کر نا گماں

لگاتا ہے آنکھوں سے ہو کر فدا
یہی پیر ہے امداد گان کا

مگر جس کے دل میں محبت نہیں
اُسے ایسی باتوں سے رغبت نہیں

اُٹھو جلد تر لاؤ فوٹو گراف
ذرا کھینچو تصویر چولے کی صاف

کہ دنیا کو ہرگز نہیں ہے بقا
فنا سب کا انجام ہے جز خدا

سدا لو عکس جلدی کرا اب ہوس
مگر اُس کی تصویر رہ جائیگی

یہ چولا کہ قدرت کی تحریر ہے
یہی نسخہ اور یہی پیر ہے

یہ انگد نے خود لکھ دیا صاف صاف
کہ ہے وہ کلام خدا بے گزاف

وہ لکھا ہے خود پاک کرتار نے
اُسی حی و قیوم و غفار نے

خدا نے جو لکھا وہ کب ہو خطا
وہی ہے خدا کا کلام صفا

یہی راہ ہے جس کو بھولی ہو تم
اُٹھو یارو اب مت کرو راہ گم

یہ نورِ خدا ہے خدا سے ملا
ارے جلد آنکھوں سے اپنی لگا

ارے لوگو اب تم کو نہیں کچھ خبر
جو کہتا ہوں میں اُس پہ رکھنا نظر

زمانہ تعصب سے رکھتا ہے رنگ
کریں حق کی تکذیب سب بیدرنگ

وہی ہیں کہ جنکی سنتا ہے بات
کہ ہو متقی مرد اور نیک ذات

مگر دین کے سارے ہیں پُر عناد
پیایا ہے اُن کو غرور اور فساد

بتاتے ہیں باتیں سراسر دروغ
نہیں باتیں اُن کے کچھ بھی فروغ

بھلا ایسے چولے کے اے پُرغرور
وہ کیا کسر باقی ہے جس سے تو دور

تو ڈرتا ہے لوگوں سے اے بے ہنر
خدا سے تجھے کیوں نہیں ہے خطر

یہ تحریر چولے کی ہے اک نشاں
سنو وہ زباں سے کہے کیا بیاں

کہ دینِ خدا دین اسلام ہے
جو ہو منکر اُس کا بد انجام ہے

محمدؐ وہ نبیوں کا سردار ہے
کہ جس کا عدو مثل مُردار ہے

تجھے چولا سے کچھ تو آوے حیا
کہو جو رضا ہو مگر سن لو بات
کہ حق تجھ سے کرتار کرتا ہے پیار
کہو جب کہ پوچھیگا مولیٰ حساب
میں کہتا ہوں اک بات اے نیک نام
کہ بیشک یہ چولا پر از نور ہے
دکھائیں گے چولا تمھیں کھول کر
یہی پاک چولا ہے اک نشاں
اسی پر دوشالے پڑے تھے اور زر
یہی ہے کہ دولت کا تھا استقبال
خدا کے لئے چھوڑ دو اب یہ کیں
وہ صدق و محبت وہ مہر و وفا
دکھاؤ ذرا آج اس کا اثر
کرو مت تو کر کے دکھایا تمہیں
کہاں ہیں جو نانک کے ہیں خاص آپ

ذرہ دیکھ ظالم کہ کرتا ہے کیا
وہ کہتا کہ جب تک نہیں پکش پاپت
وہ انساں نہیں جو نہیں حق گذار
تو بھائیو بتاؤ کہ کیا ہے جواب
ذرہ غور سے اسکو سنیو تمام
تمرد و غفلت سے بہت دور ہے
کہ وہ اس کا اثر ذرا بول کر
مگر یہ کہ بھتا خلق پر مہرباں
یہی فخر سکھوں کا ہے سر بسر
عمل بد کئے ہو گئے سرنگوں
ذرا سوچو باتوں کو ہو کر امیں
جو نانک سے رکھتے تھے تم برملا
اگر صدق سے جلد دوڑو ادھر
وہ رستہ بتاؤ جو بتایا تمہیں
جو کرتے ہیں اسکے لئے جاں فدا

کہاں ہیں جو اسکے لئے مرتے ہیں — جو ہو واک اُس کا وہی کرتے ہیں

کہاں ہیں جو ہوتے ہیں اُس پر نثار — جھکاتے ہیں سر اپنے کر کے پیار

کہاں ہیں جو رکھتے ہیں صدق و ثبات — گرو سے ملے جیسے شیر و نبات

کہاں ہیں کہ جب اُس کو کچھ پاتے ہیں — تعشق سے قربان ہوئے جاتے ہیں

کہاں ہیں جو الفت سے سرشار ہیں — جو مرنے کو بھی دل سے تیار ہیں

کہاں ہیں جو وہ مُخل سے دُور ہیں — محبت سے نانک کی معمور ہیں

کہاں ہیں جو اس میں پُر جوش ہیں — گرو کے تعشق میں مدہوش ہیں

کہاں ہیں وہ نانک کے عاشق کہاں — کہ آیا ہے نزدیک اب امتحاں

کہاں ہیں جو بھرتے ہیں اُلفت کا دم — اطاعت سے سر کو بنا کر قدم

اِدھر آئیں دیکھیں یہ تصویر ہے — یہی پاک چولا جہانگیر ہے

گرو بس کے اس کا یہ ہوویں فدا — وہ چیلا نہیں جو نہ دے سر جھکا

اگر ہاتھ سے وقت جاوے نکل — تو پھر ہاتھ مل کے رہو نا ہے کل

نہ مردی ہے تیر اور تلوار سے — بنو مرد مردوں کے کردار سے

سنو آتی ہے ہر طرف سے صدا — کہ باطل ہے ہر چیز حق کے سوا

کوئی دن کے مہماں ہیں ہم تم سبھی — خبر کیا کہ پیغام آوے ابھی

گرو نے جو چولا بنایا شعار — دکھایا کہ اس رہ پہ ہوں میں نثار
وہ کیونکر ہوا ان سعیدوں کے نشاں — جو رکھتے نہیں اُس سے کچھ اعتقاد
اگر ہاں لوگے گرو کا یہ واک — تو راضی کرو گے اسے ہو کے پاک
وہ احمق ہیں جو حق کی راہ کھوتے ہیں — عبث ننگ ناموس کو روتے ہیں
وہ سوچیں کہ کیا لکھ گیا پیشوا — وصیت میں کیا کہہ گیا برملا
کہ اسلام ہم اپنا دیں رکھتے ہیں — محمدؐ کی راہ پر یقیں رکھتے ہیں
اٹھو سونے والو کہ وقت آگیا — تمہارا گرو تم کو سمجھا گیا
نہ سمجھے تو حشر کو پچھتاؤ گے — کرو گے سو اپنوں کا پھل پاؤ گے
کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے — کرے پاک آپ کو تب اسکو پاوے
ملا اسے نور صداقت خوب دکھلایا اثر — ہو گیا نانک نثار دین احمدؐ سر بسر
جب نظر پڑتی ہو اس چولہ کے سر لفظ یہ — سامنے آنکھوں کے آجاتا ہے وہ فرخ گہر
دیکھو اپنے دیں کو وہ کیسا صدق سے دکھلا گیا — وہ بہادر تھا نہ رکھتا تھا کسی دشمن سے ڈر

اعجاز احمدی

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال — دل میں آتا ہے میرے سو سو ابال

آنکھ ترسے دل میں میرے درد ہے | کیوں ڈالوں پر اس قدر یہ گرد ہے
دل ہوا جاتا ہے ہر دم بے قرار | کس بیاباں میں نکالوں یہ بخار
ہوگئے ہم درد سے زیر و زبر | مر گئے ہم پر نہیں تم کو خبر
آسماں پر غافلو اک جوش ہے | کچھ تو دیکھو گر تمہیں کچھ ہوش ہے
ہوگیا دیں کفر کے حملوں سے چور | چپ ہے کب تک خداوند غیور
اس صدی کا بیسواں اب سال ہے | شرک و بدعت سے جہاں پامال ہے
بدگماں کیوں ہو خدا کچھ یاد ہے | افترا کی کب تک بنیاد ہے
وہ خدا میرا جو ہے جوہر شناس | اک جہاں کو لا رہا ہے میرے پاس
لعنتی ہوتا ہے مرد مفتری | لعنتی کو کب ملے یہ سروری

نسیم دعوت

نام اسکا نسیم دعوت ہے | آریوں کے لئے یہ رحمت ہے
دل بیمار کا یہ درماں ہے | طالبوں کا یہ یار حلاوت ہے
کفر کے زہر کو یہ ہے تریاق | ہر ورق اس کا جام حکمت ہے
غور کر کے اسے پڑھو پیارو | یہ خدا کے لئے نصیحت ہے

خاکساری سے ہم نے لکھا ہے
نہ تو سختی نہ کوئی شدت ہے

قوم سے مت ڈرو خدا سے ڈرو
آخر اس کی طرف ہی رحلت ہے

سخت دل کیسے ہو گئے ہیں لوگ
سر پہ طاعون ہے پھر بھی غفلت ہے

ایک دنیا ہے مر چکی اب تک
پھر بھی توبہ نہیں یہ حالت ہے

برائے فونوگراف

آواز آرہی ہے یہ فونوگراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

جب تک عمل نہیں ہے دل پاک و صاف سے
کمتر نہیں یہ مشغلہ بت کے طواف سے

باہر اگر نہیں دل مردہ غلاف سے
حاصل ہی کیا ہے جنگ و جدال و خلاف سے

وہ دیں ہی کیا ہے جس میں خدا سے نشاں نہ ہو
تائید حق نہ ہو مدد آسماں نہ ہو

مذہب بھی ایک کھیل ہے جب تک یقیں نہیں
جو نور سے تہی ہے خدا سے وہ دیں نہیں

دین خدا وہی ہے جو ہے وہ خدا نما
کس کام کا وہ دیں جو نہ ہووے گرہ کشا

جن کا یہ دیں نہیں ہے نہیں ان میں کچھ بھی دم
دنیا سے آگے ایک بھی چلتا نہیں قدم

وہ لوگ جو کہ معرفت حق میں خام ہیں
بت ترک کر کے پھر بھی بتوں کے غلام ہیں

سونیوالو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمین زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

ہے سر رہ پر کھڑا نیکونکی وہ مولا کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

زندگی بخش جام احمد ہے
کیا ہی پیارا یہ نام احمد ہے

لاکھ ہوں انبیا مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے

باغ احمد سے ہمنے پھل کھایا
میرا بستاں کلام احمد ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

سناتن دھرم

اے آریہ سماج پھنسو مت عذاب میں
کیوں مبتلا ہو یاوہ خیال خراب میں

اے قوم آریہ تیرے دل کو یہ کیا ہوا
تو جاگتی ہے پر تیری باتیں ہیں خواب میں

کیا وہ خدا جو ہے تیری جان کا خدا نہیں
ایماں کی بو نہیں ترے ایسے جواب میں

گر عاشقونکی روح نہیں اسکے ہاتھ سے
پھر کسنے لکھ دیا ہے وہ دلکی کتاب میں

جس سوز میں ہیں اسکے لئے عاشقونکے دل
اتنا تو ہمنے سوز نہ دیکھا کباب میں

پڑھتے ہو جو وقت اسی کو نماز میں
جاتے ہو اسکی رہ سے در بدر بے پا ہیں

اسکی قسم کہ جس نے یہ سورۃ اتاری ہے
اس پاک دل پہ جسکی وہ صورت پیاری ہے

یہ میرے رب سے میرے لئے اک گواہ ہے
یہ میرے صدق دعوی پہ مہر اِلٰہ ہے

میرے مسیح ہونے پہ یہ اک دلیل ہے
میرے لئے یہ شاہد رب جلیل ہے

پھر میرے بعد اوروں کی ہے انتظار کیا
توبہ کرو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا

ایام الصلح صفحہ ۱۴۳

کوئی جو مُردوں کے عالم میں جاوے
وہ خود ہو مُردہ تب وہ راہ پاوے

کہو زندوں کا مُردوں سے ہے کیا جوڑ
یہ کیونکر ہو کوئی ہم کو بتاوے

الستمن وحی السما

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے
جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

زلزلہ سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر
وقت اب نزدیک ہے آیا کھڑا سیلاب ہے

ہے سراپا پر کھڑا انکو کہ وہ مولیٰ کریم
نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

دیگر از [illegible] مسیحی

دوستو! جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنیکو ہے
پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانیکو ہے

وہ جو ماہِ فروری میں تمنے دیکھا زلزلہ — تم یقین سمجھو کہ وہ اک زجر سمجھانیکو ہی

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اِسکا علاج — آسمان اے غافلو اب آگ برسانیکو ہی

کیوں نہ آویں زلزلے تقویٰ کی راہ گم ہو گئی — اِک مسلماں بھی مسلماں صرف کہلانیکو ہی

کس نے مانا مجھکو ڈر کر کسنے چھوڑا بغض و کبر — زندگی اپنی تو اُن سے گالیاں کھانیکو ہی

کافر و دجال اور فاسق ہمیں سب کہتے ہیں — کون ایمان صدق اور اخلاص سے لانیکو ہی

جسکو دیکھو بدگمانی میں ہی حد سے بڑھ گیا — گر کوئی پوچھے تو سو سو عیب بتلانیکو ہی

چھوڑتے ہیں دین کو اور دنیا سے کرتے ہیں پیار — سو کریں وعظ و نصیحت کون پچھتانیکو ہی

ہاتھ سے جاتا ہی دل دیں کی مصیبت دیکھکر — پر خدا کا ہاتھ اب اِس دل کو ٹھہرانیکو ہی

اسلئے اب غیرت اُسکی کچھ نہیں دکھلائیگی — ہر طرف یہ آفتِ جاں ہاتھ پھیلانیکو ہی

موت کی رہ سے ملیگی اب تو دیں کو کچھ مدد — ورنہ دیں اے دوستو اک روز مرجانیکو ہی

یا تو اک عالم تھا قرباں اُسپہ یا آئے یہ دن — ایک عبدالعبد بھی اس دینکو جھٹلانیکو ہی

دیگر

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنیکے دن — زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانیکے دن

تم تو ہو آرام میں اپنا قصہ کیا کہیں — پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانیکے دن

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھسے پوچھو غافلو — ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانیکے دن

جیسے اُس کی آہ نے آخر دکھایا کچھ اثر | آ گئے ہیں اب زمین پر آگ بھڑکانیکے دن

جب سے بیہوش غم سے دین کے ہیں جاتے رہے | طلو دنیا کے بھی بدلے ایسے دیوانے کے دن

چاند اور سورج نے دکھلائے ہیں داغ کسوف | پھر زمین بھی ہو گئی بیتاب تھرّانے کے دن

کون تھا ہی کہ جس سے آسمان بھی رو پڑا | لرزہ آیا اس زمین پر اسکے چلّانیکے دن

صبر کی طاقت جو تھی وہ اے پیارے اب نہیں | جیسے دلبر اب دکھا اس دل کی بہلانیکے دن

دوستو اُس یار نے دین کی مصیبت دیکھ لی | آئینگے اس باغ کے اب جلد لہرانیکے دن

اک بڑی مدت سے دین کو کفر تھا کھاتا رہا | اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کو کھانیکے دن

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر در پیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دن

دین کی نصرت کیلئے اک آسمانپر شور ہے
اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

چھوڑ دو وہ راگ جسکو آسمان گاتا نہیں
اب تو ہیں اے دلکے اندھو دین کے گن گانیکے دن

خدمت دین کا تو کھو بیٹھے ہو بغض و کین سے وقت
اب نہ جائیں ہاتھ سے لوگو یہ پچھتانے کے دن

شکر و دعا

بزبان ام المومنین

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطاں تیرا

ایک ذرہ بھی نہیں تونے کیا مجھ سے فرق
میرے اس جسم کا ہر ذرہ ہو قرباں تیرا

سر سے پا تک ہیں الٰہی ترے احساں مجھ پر
مجھ پہ برسا ہے سدا فضل کا باراں تیرا

تونے اس عاجزہ کو چار دیئے ہیں لڑکے
تیری بخشش ہے یہ اور فضل نمایاں تیرا

پہلا فرزند ہے محمود مبارک چوتھا
دونوں کے بیچ بشیر اور شریفاں تیرا

تونے ان چاروں کی پہلے سے بشارت دی تھی
تو وہ حاکم ہے کہ ٹلتا نہیں فرماں تیرا

ترے احسانوں کا کیونکر ہو بیاں اے پیارے
مجھ پہ بے حد ہے کرم اے مرے جاناں تیرا

تخت پر شاہی کے ہی مجھ کو بٹھایا تونے
دین و دنیا میں ہوا مجھ پہ یہ احساں تیرا

کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا

تونے وہ لطف کئے مجھ پہ جو برتر زخیال
ذات برتر ہے تری پاک ہے ایواں تیرا

چن لیا تونے مجھے اپنے مسیحا کے لئے
سب سے پہلے یہ کرم ہے مرے جاناں تیرا

کس کے دل میں یہ ارادے تھے یہ تھی کس کو خبر
کون کہتا تھا کہ یہ بخت ہے رخشاں تیرا

پر مرے پیارے یہی کام ترے ہوتے ہیں
ہے یہی فضل تری شان کے شایاں تیرا

فضل سے اپنے بچا مجھ کو ہر اک آفت سے
صدق سے ہم نے لیا ہاتھ میں داماں تیرا

کوئی ضائع نہیں ہوتا جو ترا طالب ہے
کوئی رسوا نہیں ہوتا جو ہے جویاں تیرا

آسماں پر سے فرشتے بھی مدد کرتے ہیں
کوئی ہو جائے اگر بندۂ فرماں تیرا

جس نے دل تجھ کو دیا ہو گیا سب کچھ اُس کا
سب ثنا کرتے ہیں جب ہووے ثنا خواں تیرا

اس جہاں میں ہی وہ جنت میں ہے بے ریب و گماں
وہ جو اک بخت توکل سے ہے مہماں تیرا

میری اولاد کو ایسے ہی تو کر دے پیارے
دیکھ لیں آنکھ سے وہ چہرہ نمایاں تیرا

عمر دے رزق دے اور عافیت و صحت بھی
سب سے بڑھ کر یہ کہ پا جائیں وہ عرفاں تیرا

اب مجھے زندگی میں انکی مصیبت نہ دکھا
بخش دے میرے گناہ اور جو عصیاں تیرا

اس جہاں کے نہ بنیں کیڑے یہ کر فضل اُن پر
ہر کوئی انہیں سے کہلائے مسلماں تیرا

غیر ممکن ہے کہ تدبیر سے پاؤں یہ مراد
بات جب بنتی ہے جب پیارا ہو ساماں تیرا

بادشاہی ہے تیری ارض و سما دونوں میں
حکم چلتا ہے ہر اک ذرہ پہ ہر آں تیرا

میرے پیارے مجھے ہر درد و مصیبت سے بچا
تجھے غفار یہی کہتا ہے قرآں تیرا

صبر جو پہلے تھا اب مجھ میں نہیں ہے پیارے
دکھ سے اب مجھ کو بچا نام ہے رحمٰن تیرا

ہر مصیبت سے بچا اے میرے آقا ہر دم
حکم تیرا ہے زمیں میں تیری ہے دوراں تیرا

آریہ دھرم

جن کو رسم نیوگ پیاری ہو | دین و دنیا میں انکی خواری ہو

جن کے دین میں ہو ایسی بے شرمی
عقل و تہذیب سے وہ عاری ہے
جن کو آتی نہیں نیوگ سے عار
اُن کی شیطان نے عقل ماری ہو

بد کی کھل گئی حقیقت کل | اب تو تا حق کی پردہ داری ہو
جسکے باعث یہ گندگی پھیلی | وہ تو اک خبث کی پٹاری ہو

دوسرا بیاہ کیوں حرام نہ ہو
جب کہ رسم نیوگ جاری ہے
کیوں نہ پوشیدہ ہو نیوگ کی رسم
اس کے اظہار میں تو خواری ہے

چپکے چپکے حرام کروانا | آریوں کا اصول بھاری ہو

آدے سے یہ خبیث اور بد رسم

بید کے خادموں میں ساری ہے

زن بیگانہ پہ یہ شیدا ہیں | جس کو دیکھو وہی شکاری ہے

لایق سوختن ہیں اِن کے مرد
اُن کی ناری ہر ایک ناری ہے
واہ وا کیا دھرم ہے کیا ایمان
جس میں واجب حرام کاری ہے

آریو! دل میں غور سے سوچو | شرم و غیرت کہاں تمہاری ہے
جس کو کہتے ہیں آریہ نیوگ | ناک کے کاٹنے کی آری ہے

کچھ نہیں سوچتے یہ دشمنِ شرم
کہ یہ پوشیدہ ایک یاری ہے
مرتکب اس کا ہے بڑا دیوث
اعتقاد اسپہ بدشعاری ہے
غیر مردوں سے مانگنا نطفہ
سخت خبث اور نابکاری ہے

غیر کے ساتھ جو کہ سوتی ہے | وہ نہ بیوی زن بنداری ہے

ہے وہ چنڈال دُشٹ اور پاپی | جفت اُس کی کوئی چماری ہے

ہیں کروڑوں نیوگ کے بچے
آریہ دیس میں یہ خواری ہے
ایسی اولاد پر خدا کی مار
یہ نہ اولاد قہر باری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے
ساری شہوت کی بیقراری ہے

بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط | یار کی اسکو آہ وزاری ہے
دس سے کروا چکی زنا لیکن | پاک دامن ابھی بچاری ہے

لالہ صاحب بھی کیسے احمق ہیں
ان کی لالی نے عقل ماری ہے
گھر میں لاتے ہیں اس کے یارونکو
ایسی جورو کی پاسداری ہے

اسکے یارونکو دیکھنے کیلئے | سرباندارہ انکی باری ہے
جوروجی پر فدا ہیں جی سے | وہ نیوگی پہ مٹنے والی ہے

شرم و غیرت ذرا انہیں باقی
ہے قوی مرد کی تلاش انہیں
تا کہ کروائیں پھر اسے گندی
خاک میں ملتی ہیں یہ کس لیئے

کس قدر انمیں بردباری ہے
خوب جورو کی حق گذاری ہے
پاک ہونے کی انتظاری ہے
کیا مزاجوں میں خاکساری ہے

قابل شرم بھیک لیتے ہیں
بھیک کی رسم یہ نیاری ہے
گھر بہ گھر ہیں نیوگ کے چرچے
نہ حیا ہے نہ شرمساری ہے
گو زمانہ میں روشنی پھیلی
اُن پہ اندھیرا اب بھی طاری ہے
کیا کریں وید کا یہی ہے حکم
ترک کرنا گنہ گاری ہے
ہے یہ قرآن کی دشمنی کا وبال
بالیقین رائے یہہ ہماری ہے

مناجات

هر دم از کاخ عالم آوازیست — که بکیش باقی و بنا سازیست

نه کس او را شریک و انبازیست — نے بکارش وکیل و همرازیست

این جهان را عمارت اندازیست — و از جهان برتر است و ممتازیست

وحده لاشریک حیّ و قدیر — لم یزل لایزال فرد و بصیر

کارساز جهان پاک و قدیم — خالق و رازق و کریم و رحیم

ره نما و معلّم ره دین — هادی و ملهم علوم یقین

متّصف با همه صفات کمال — برتر از احتیاج آل و عیال

بر یکے حال هست در همه حال — ره نیابد بدو فنا و زوال

نیست از حکم او برون چیزے — نه ز چیزیست او نه چون چیزے

نتوان گفت لامس اشیاست — نے توان گفتن این که دور از اشیاست

ذات او گرچه هست بالاتر — نتوان گفت زیر اوست دگر

هرچه آید بفهم و عقل و قیاس — ذات او برتر است زان و سواس

ذات بیچون و چند افتادست — وز حدود و قیود آزادست

نے وجودے بذاتِ او انباز — نے کسے در صفاتِ او انباز

ہمہ پیدا ز دستِ قدرتِ او — کثرتِ شاں گواہِ وحدتِ او

گر شرکیش بدستے خلق دگر — گشتے ایں جملہ خلق زیر و زبر

ہر چہ ز وصفِ خاکی و خاک ست — ذاتِ بیچون او ازاں پاک ست

بند بر پائے ہر وجود نہاد — خود ز ہر قید و بند ہست آزاد

آدمی بندہ ہست و نفسش بند — در دو صد حرص و آز ہر بند

ہمچنیں بند و آفتاب و قمر — بند در سیرگاہ خویش و مقر

ماہ را نیست طاقتِ ایں کار — کہ نتابد بروز چوں اسرار

نیز خورشید را نہ یارائے — کہ نہد بر سریر شب پائے

آب ہم بندہ ہست زیں کہ مدام — بند در سیر و نیست نے خود کام

آتشے تیز نیز بندہ او — در چنیں سوزشے فگندہ او

گر ہوائی بہ پیشِ او فریاد — گردیش کم نہ گردد اے استاد

پائے اشجار در زمیں بند ست — سخت در پا سلاسل افگند ست

ایں ہمہ بستگان آں یکذات — بر وجودش دلائل و آیات

اے خداوند خلق و عالمیاں — خلق و عالم ز قدرتت حیراں

چه عجب است شان و شوکت تو
چه عجیب است کنه و صنعت تو

همه را با تو نسبت از آغاز
نیست و آن کس نشد بکیش انباز

تو وحیدی و بے نظیر و قدیم
منتشر در زبر رحیم و جسیم

کس نظیرے تو نیست در دو جہاں
بر دو عالم توئی خدائے یگان

زور تو غالب است بر ہمہ چیز
ہمہ حیرت بجنب تو ناچیز

ترس است آئین کند ترس و خطر
ہر کہ عارف تر است ترساں تر

لطف حق جدید پناہ و سایۂ کس
و آں پناہ ہمہ تو ہستی و بس

ہست یاد تو کلید ہر کارے
خاطرے بے تو خاطر آزارے

ہر کہ نالد بدرگہت بہ نیاز
بخت گم کردہ را بیابد باز

لطف تو ترک طالباں نکند
کس بکار رہت زیاں نکند

ہر کہ با ذات تو سرے دارد
پشت بر روئے دیگرے دارد

زینکہ چوں کار بر تو بگذارد
رو بہ اغیار از چہ رو آرد

ذات پاکت بس ست یار یکے
دل یکے جاں یکے نگار یکے

ہر کہ پوشیدہ با تو در سازد
رحمتت آشکار بنوازد

ہر کہ گیرد درت بصدق حضور
از در و بام او ببارد نور

هر کہ راست گرفت کارش شد — صد امیدے بروزگارش شد

هر کہ براہِ توجست . یافتہ است — تافت آن رو کہ سر نتافتہ است

وانکہ از ظلِ قربتِ تو رمید — بر در هر کہ رفت ذلت دید

اے خداوند من گناہم بخش — سوئے درگاہِ خویش راہم بخش

روشنی بخش در دل و جانم — پاک کن از گناہِ پنہانم

بستائی و دلربائی کن — بنگاہے گرہ کشائی کن

در دو عالم مرا عزیز توئی — وآنچہ می خواہم از تو نیز توئی

مرسہ بیتیم از سفینہ ۱

اے دلبرِ دوستان و دلدار — وے جانِ جہان و نورِ انوار

لرزان ز تجلیت دل و جان — حیران ز رخت قلوب و ابصار

در ذاتِ تو جز تحیرے نیست — ہنگام نظر نصیبِ افکار

در غیبی و قدرتت ہویدا — پنہانی و کارِ تو نمودار

دوری و قریب تر ز جانہم — نوری و نہان تر از شبِ تار

آن کیست کہ منتہائے تو یافت — وان کو کہ شود محیطِ اسرار

کردی دو جہان عیان ز قدرت — بے مادہ و بے نیازِ انصار

وین طرفه که هیچ کم نگردد   با آنکه عطائے تست بسیار

حسن تو غنی کند ز هر حسن   مهر تو بنجود کشد ز هر یار

حسن نکهت ار نه بودے   از حسن نه بودے هیچ آثار

شوخی ز تو یافت روئے خوبان   رنگ از تو گرفت گل به گلزار

سیمین ذقنان که سیب دارند   آمد ز نهال لطف اشجار

این هر دو زنان دیار آئینه   گیسوئے بتان و مشک تاتار

از بهر تماشش جمالت   بستند همه چشم آئینه دار

هر برگ صحیفۂ هدایت   هر چوب درخت تسبیح ابرار

هر نفس بتو رہے نماید   هر جان بتو بر تمنا است این کار

هر ذره فشاند از تو نورے   هر قطره پیدا اند ز تو اسرار

هر سو ز عجائب تو شورے   هر جا ز غرائب تو اذکار

از یاد تو نورها به سینه   در حلقۂ عاشقان هشیار

آنکس که به بند عشقت افتاد   دیگر نشنید پند اغیار

اے مونس جان چه دلستانی   کز خود بربودیم به یکبار

از یاد تو این دل بغم غرق   دارد گهرے نهان صدف وار

چشم و سرِ ما فدائے روئت | جان و دلِ ما بتو گرفتار
عشقِ تو بنقدِ جاں خریدیم | تا دم نزند دگر خریدار
عذر از تو که سر زدے زجیبم | در ہیچ دلم نماند دیار
عمریست که ترکِ خویش پیوند | کردیم و دمے جز از تو دشوار

(راز حقیقت صفحہ ٹائیٹل)

اے خدا اے چشمۂ نورِ ہدے | از کرم ہا چشمِ ایں امت کشا
یک نظر کن سوئے ایں از مہاں | تا رہی اے طالب از وہم و گماں

مناجات

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۴)

اے خدا اے چارۂ آزارِ ما | اے علاجِ گریہ ہائے زارِ ما
اے تو مرہم بخشِ جانِ ریشِ ما | اے تو دلدارِ دلِ غم کیشِ ما
از کرم برداشتی ہر بارِ ما | وز تو ہر باغ و برِ اشجارِ ما
حافظ و ستاری از جود و کرم | بیکساں را یاری از لطفِ اتم
بندہ درماندہ باشد دل طپاں | ناگہاں درماں برآری از میاں

آں شہ عالم کہ نامش مصطفےٰ — سیدِ عشاق حق شمس الضحےٰ

آنکہ ہر نور طفیل نور اوست — آنکہ منظور خدا منظور اوست

آنکہ بہر زندگی آب رواں — در معارف ہمچو بحر بیکراں

آنکہ بر صدق و کمالش در جہاں — صد دلیل و حجت روشن عیاں

آنکہ انوار خدا بر روئے او — مظہر کار خدائے کوئے او

آنکہ جملہ انبیا و راستاں — خادمانش ہمچو خاک آستاں

آنکہ جبرئیلش میرساند تا سما — میکند چوں ماہ تاباں در صفا

مے دہد فرعونیاں را ہر زماں — چوں ید بیضائے عصائے صد نشاں

آں نبی در چشم ایں کوراں شرار — ہست پاک شہوت پرست و کین شعار

شہوت است آمد اے سگ ناچیز و پست — مے نہی نام بلاں شہوت پرست

ایں نشان شہوتی ہست اے لئیم — کز رخش رخشاں بود نور قدیم

در شبے پیدا شود روزش کند — در خزاں آید دل افروزش کند

مظہر انوار آں بیچوں بود — در خرد از ہر بشر افزوں بود

اتباعش آں دہد دل را کشاد — کش نہ بیند کس بصد سال جہاد

اتباعش دل فروزد جاں دہد — جلوہ از طاقت یزداں دہد

انبیا نفسش سینه نورانی کند   با خبر از یار پنهانی کند

منطق او از معارف پر بود   سر بیان او سراسر در بود

از کمال حکمت و تکمیل دین   پا شهد بر اولین و آخرین

در کمال صورت و حسن اتم   جمله خوبان را کند زیر قدم

تابعش چون انبیا گردد ز نور   نورش افتد بر همه نزدیک و دور

شیر حق پر هیبت از رب جلیل   دشمنان پیشش چو روباه ذلیل

این چنین شیری بود شهوت پرست   هوش کن ای روبهی ناچیز پست

چیستی ای کور کج فطرت تباه   طعنه بر خوبان بدین روی سیاه

شهوت شان از سر آزادی است   ای اسیر آن چو تو آن قوم هست

خود نگه کن آن یکی زندانی است   وان دگر داروغهٔ سلطانی است

گرچه در یکجاست هر دو را قرار   لیک فرقی هست در روی آشکار

کار پاکان بر بدان کم زن قیاس   کار ناپاکان بود ای بد حواس

کاملان کز شوق دلبر می روند   با دو صد باری سبکتر می روند

این کمال آمد که با فرزند و زن   از همه فرزند و زن یکسو شدن

در جهان و باز بیرون از جهان   بس همین آمد نشان کاملان

جان شده در کے چاں خم ابروش شود — هر زمانش آن چه [illegible] مست عشقش شود

دیده چون بر دلبر مستانه ست — هر چه جز یار است او [illegible]

نیم گو در بر بود دورست دور — یار در دل [illegible]

کار و بار عاشقان گر چه جداست — هر [illegible]

قوم غیار است دل در دلبرے — چشم [illegible]

جان نثر ویشان نه پے صید کبرے — هر زمان [illegible] دیگرے

غافلان را مانعے از یار نیست — هیچ [illegible] نیست

با وصد زنجیر در هم پیش یار — خار با او گل گل با [illegible] خار

تو به یک خارے بر آری صد فغان — عاشقان خنده [illegible] فشان

عاشقان در عظمت مولے فنا — غرق قعر دریاے توحید از فنا

کین و مهر شان همه بهر خداست — قهر شان گر هست آن قهر خداست

آنکه در عشق احد محو و فنا ست — هر چه زو آید ز ذات کبریاست

فانی است و تیر او تیر حق است — صید او در اصل نخچیر حق است

آنچه مے باشد خدا را از صفات — خود و مد در فانیان آن پاک ذات

خوے حق گردد در ایشان آشکار — از جمال و از جلال کردگار

لطفِ شاں لطفِ خدا ہم قہرِ شاں — قہرِ حق گردد نہ ہمچوں دیگراں

فانیاں ہستند از خود دور تر — چوں ملائک کارکن از داد گر

گر فرشتہ قبضِ جانے مے کند — یا کرم بر ما نوائے مے کند

ایں ہمہ سختی و نرمی از خدا ست — او ز خواہشہائے نفسِ خود جدا ست

ہمچنیں میداں مقامِ انبیا — واصلان و فانیان از ماسوا

فانی اند و آلۂ ربانی اند — نورِ حق در جامۂ انسانی اند

سخت پنہاں در قبابِ حضرت اند — گم ز خود در رنگ و آبِ حضرت اند

اخترانِ آسمانِ غیب و فر — رفتہ از چشمِ خلائق دور تر

کس ز قدرِ نورِ شاں آگاہ نیست — زانکہ اوے را با علے راہ نیست

کور کورانہ زند رائے دنی — چشمِ کورش بے خبر زاں روشنی

ہمچنیں تو اے عدوِ مصطفےٰ — مے نمائی کورئے خود را بما

بر قمر عو عو کنی از سگ رگی — نورِ مہ کمتر نہ گردد زیں سگی

مصطفےٰ آئینۂ روئے خدا ست — منعکس در وے ہماں خوئے خدا ست

گر ندیدستی خدا - او را ببیں — من رانی قد رای الحق ایں یقیں

آنکہ آویزد بسنانِ خدا — خصمِ او گردد جنابِ کبریا

است در انکار و شکے از شاہِ دیں
خادمان و چاکرانش را بہ بیں

کس ندیدہ از بزرگانت نشاں
نیست در دستت تو بشنو داستاں

لیک گر خواہی بیا بنگر ز ما
صد نشانِ صدقِ شانِ مصطفیٰ

ہاں بیا اے دیدہ بستہ از حسد
تا شعاعش پردۂ تو بر درد

صادقاں را نورِ حق تابد مدام
کاذباں مُردند و شد ترکی تمام

مصطفیٰ مہرِ درخشانِ خدا است
بر عدوش لعنت ارض و سماست

ایں نشانِ لعنت آمد کایں خساں
ماندہ اندر ظلمتے چوں شپراں

نے دلِ صافی نہ عقلِ راہ بیں
راندۂ درگاہِ ربّ العالمیں

جاں کنی صد کن بکینِ مصطفیٰ
رہ نہ بینی جز بدینِ مصطفیٰ

تا نہ نورِ احمد آید چارہ گر
کس نمے گیرد ز تاریکی بدر

از طفیلِ اوست نورِ ہر نبی
نامِ ہر مرسل بنامِ او جلی

آں کتابے ہمچو خور دادش خدا
کز رخش روشن شد ایں ظلمت سرا

ہست فرقاں طیب و طاہر شجر
از فشانہا مے دہد ہر دم ثمر

صد نشانِ راستی در وے پدید
نے چو دینِ تو بنایش پوسید

پُر ز اعجاز است آں عالی کلام
نورِ یزدانی درو رخشد تمام

از خدا ای ہا نمودہ کار را — بر دریدہ پردۂ گفتار را

آفتاب است او کند چوں آفتاب — گر نہ کوری بیا بنگر شتاب

اے مزور گر بیائی سوے ما — وز وفا رخت افگنی در کوے ما

وز سر صدق و ثبات و غمخوری — روزگارے در حضور ما بری

عالمے بینی ز ربانی نشاں — سوئے رحماں خلق و عالم را کشاں

گر خلاف واقعہ گفتم سخن — راضیم گر تو سرم ببری ز تن

راضیم گر خلق بر دارم کشند — از سر کیں با صد آزارم کشند

راضیم گر باشدم ایں کیفرے — خوں رواں بر خاک افتادہ سرے

راضیم گر مال و جان و تن رود — وانچہ از قسم بلا بر من رود

گر دروغے گفتہ باشد بر زباں — راضیم بر ہر سزائے کاذباں

لیک گر تو زیں سخن ہیچی سرے — بر تو ہم نفرین رب اکبرے

زیں سخنہا ہر کہ روگرداں بود — آں نہ مردے رہزن مرداں بود

اے خدا بیخ خبیثانے برآر — کز جفا با حق نمے دارند کار

دل نمیدارند و چشم و گوش ہم — باز سر پیچاں ازاں بدر اتم

دین شاں بر قصہ ہا دار و مدار — گر گفتگو ہا بر زباں دل بے قرار

فرق بسیار است در دید و شنید | خاک بر فرق کسے کیں را ندید
دید را کن جستجوے ناتمام | ورنہ در کار خودی بس سرد و خام
بر سماعت چون ہمہ باشد بنا | آن نیفزاید چو سہ صدق و صفا
صد ہزاران قصہ از روئے شنید | نیست یکسان با چو یک آن بشنو دید
دین ہمان باشد کہ نورش باقی است | ور شراب دید ہر دم ساقی است
دل بدہ تا تجربے کرتبال | وا نماید بر تو آیات کمال
گر یقینی خود ترک کن ہمہ ببین | اے گدا برخیز و آن شاہے ببین
رو ببین و خندہ بین و قد ببین | ور محاسنہائے خوبان صد ببین
یکدم از خود دور شو بہر خدا | تا نگر نوشی تو کاسات لقا
دین حق شہرے خدائے مجید است | داخل او در امان ایزد است
در رہے نیک و خوش اسلوبے کند | ہمچو خود زیبا و محبوبے کند
جانب اہل سعادت پے بزن | تا شوی رونے سعیدے جاشن
اے بصید انگار کیں ار گروی | رو بحق زن چرا سر سے زنی
تا رہائی کن کلیجت اور پنگیان | تنگدلان از لیسن بند گران
تا نگر زان نالہاے دردناک | دستشتی گیردت انگز خاک

بعنایات خدا کار است تمام | پختہ داند ایں سخن را اوستام

براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۴

اے خالق ارض و سما بر من در رحمت کشا | دانی تو آں روزِ مرا کز دیگراں پنہاں کنم

از بس لطیفی دلبرا در ہر رگ و تارم در آ | تا چوں نسج دیبا ہمہ تار دل خوشتر ز بستاں کنم

در سرکشی اے پاک خو جاں می کنم از ہجر تو | ز انساں ہمی گیرم کزو یک عالمی گریاں کنم

خواہی بقہرم کن جدا خواہی بلطفم رو نما | خواہی بکش یا کیں نما کے ترک آں داماں کنم

براہین احمدیہ

دوستاں عیب کنندم کہ چرا دل بتو دادم | باید اول بتو گفتن کہ چنیں خوب چرائی

حمد و شکر پروردگار

قربان تست جان من اے یار محسنم | با من کدام فرق تو کردی کہ من کنم

ہر مطلب و مراد کہ میخواستم ز غیب | ہر آرزو کہ بود بخاطر معیّنم

از جود دادۂ ہمہ آں مدعائے من | و ز لطف کردۂ گذر خود بمسکنم

ہیچ آگہی نبود ز عشق و وفا مرا | خود ریختی متاع محبت بدامنم

ایں خاک تیرہ را تو خود اکسیر کردۂ | بود آں جمال تو کہ نمود ست احسنم

ایں صیقل دلم نہ بزہد و تعبد ست | خود کردۂ بلطف و عنایات روشنم

عہدِ منست توہست چین خاک من
سہل است ترک ہر دو جہاں گر رضائے تو

جانم رہین لطف عمیم تو ہم تنم
آید بدست اے پنہ و کہف و مامنم

فصلِ بہار و موسمِ گل نایدم بکار
کاندر خیالِ روئے تو ہر دم بگلشنم

چوں حاجتے بود بادیب دگر مرا
من تربیت پذیر ز ربِ مہیمنم

زاں ساں عنایت ازلی شد قریب من
کاندر ندائے یار ز ہر کوے و برزنم

یا رب مرا بہر قدمم استوار دار
واں روز خود مبا و کہ عہدِ تو بشکنم

در کوے تو اگر سرِ عشاق را زنند
اول کسیکہ لاف تعشق زند منم

ست بچن صفحہ ۱

جاں فدائے آنکہ او جاں آفرید
دل نثار آں کہ زو شد دل پدید

جاں از و پیداست زیں مے جویدش
ربنا اللہ ربنا اللہ گویدش

گر وجود جاں نبودے زو عیاں
کے شدے مہر چناں نقش جہاں

جسم و جاں را کرد پیدا آں یگاں
زیں دو دل سوئے او چوں عاشقاں

او نگہدار یست اندر جانِ ما
جانِ جانِ ماست آں جانانِ ما

ہر وجودِ نقشِ ہستی زو گرفت
جانِ عاشق رنگ مستی زو گرفت

ہر کہ نزدش خود بخود جانے بود
او نہ دانا سخت نادانے بود

گر وجودے ما شد آں کمال ہمے — جانِ ما با جانِ او یکساں بدے

آنکہ جانِ ما بجانش ہمسر است — جائے شک نے مارے پیغمبر است

سر تقسیم خدائی قدرت است — منکر آں لائق صد لعنت است

گر ندانی صدق ایں گفتار را — ہم ز نانک بشنو ایں اسرار را

گفت ہر نورے ز نورِ حق بیافت — ہر وجودے نقش خود زاں دست یافت

وید مے گوید کہ ہر جاں جز خدا است — خود بخود نے کردۂ رب الورا است

لیکن ایں مردِ خدا اہلِ صفا — آنکہ کرد از کذب قومے را رہا

گفت ہر جانے ز دستش شد پدید — قادر است او جسم و جاں آفرید

فکر کن در گفتۂ ایں عارفاں — رو چہ نالی بہر وید آریاں

بود نانک عارف و مردِ خدا — رازہائے معرفت را رہ کشا

وید زاں راہِ معارف دور تر — سادہ کی مہما نجانے بے ہنر

ایں نصیحت گر ز نانک بشنوی — در دو عالم از شقاوت ہا رہی

او نہ از خود گفت ایں گفتار را — گوش او بشنید ایں اسرار را

وید را از نورِ حق مہجور یافت — از خدا ترسید و راہِ نور یافت

اے برادر ہم تو سوئے او بیا — دل چہ بندی در جہانِ بے وفا

آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱

محبتِ تو دواے ہزار بیماریست	بروے تو کہ رہائی دریں گرفتاریست
پناہِ روے تو جستن نہ طورِ مستانست	کہ آمدن بپناہت کمالِ ہشیاریست
متاعِ مہرِ رخِ تو نہاں نخواہم داشت	کہ خفیہ داشتنِ عشقِ تو ز غداریست
بران سرم کہ سر و جاں فداے تو بکنم	کہ جان بیار سپردن حقیقتِ یاریست

آسمانی فیصلہ صفحہ ۱۸

اے خدا اے مالکِ ارض و سما	اے پناہِ حزبِ خود در ہر بلا
اے رحیم و دستگیر و رہنما	ایکہ در دستِ تو فضل است و قضا
سخت شورے اوفتاد اندر زمین	رحم کن بر خلق اے جاں آفریں
امرِ فیصل از جنابِ خود نما	تا شود قطعِ نزاع و فتنہ ہا

آسمانی فیصلہ صفحہ ۴

اے خداوند رہنماے جہاں	صادقاں را ز کاذباں برہاں
آتش افتاد در جہاں ز فساد	الغیاث اے مغیثِ عالمیاں

براہینِ احمدیہ صفحہ ۲۰۵

ہیچ محبوبے نماند ہمچو یارِ دلبرم	مہر و ماہ را نیست قدرے در دیارِ دلبرم

آں کجا روئے کہ دارد ہمچو روئش آب و تاب | وان کجا باغے کہ میدارد بہار دلبرم

حقیقت المہدی صفحہ ۱

اے قدیر و خالق ارض و سما | اے رحیم و مہربان و رہنما

اے کہ میداری تو بر دلہا نظر | اے کہ از تو نیست چیزے مستتر

گر تو مے بینی مرا پر فسق و شر | گر تو دیدہ ہستی کہ ہستم بد گہر

پارہ پارہ کن من بدکار را | شاد کن ایں زمرۂ اغیار را

بر دل شاں ابر رحمت ہا ببار | ہر مراد شاں بفضل خود برار

آتش افشاں بر در و دیوار من | دشمنم باش و تبہ کن کار من

ور مرا از بندگانت یافتی | قبلۂ من آستانت یافتی

در دل من آں محبت دیدۂ | کز جہاں آں راز را پوشیدۂ

با من از روے محبت کار کن | اندکے افشاء آں اسرار کن

اے کہ آئی سوئے ہر جویندۂ | واقفی از سوز ہر سوزندۂ

زاں تعلق ہا کہ با تو داشتم | زاں محبت ہا کہ در دل کاشتم

خود بروں آ از پے ابراء من | اے تو کہف و ملجاء و ماوائے من

آتشے کاندر دلم افروختی | وز دم آں غیر خود را سوختی

هم ازاں آتش رخ من بر فروز | ویں شب تارم مبدل کن بروز
چشم بکشا ایں جہانِ کور را | اے شدید البطش بنما زور را
زآسماں نورِ نشانِ خود نما | یک گلے از بوستانِ خود نما
ایں جہان بینم پر از فسق و فساد | غافلاں را نیست وقتِ مرگ یاد
از خدا یعنی غافل و بیگانہ اند | ہمچو طفلاں مائل افسانہ اند
سرد شد دلہا ز مہر روئے دوست | رد ئے دلہا تا فتہ از کوئے دوست
سیل در جوش است و شب تاریک و تار | از کرمہا آفتابے را برار

منہ

آنکس کہ بتو رسد شہاں را چہ کند | با فر تو فر خسرواں را چہ کند
چوں بندہ شناخت بداں عز و جلال | بعد از تو جلالِ دیگراں را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی | دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند

ضیاء الحق صفحہ اول

حمد و شکر آں خدائے کردگار | کز وجودش ہر وجودے آشکار
ایں جہاں آئینہ دار روئے او | ذرہ ذرہ رہ نماید سوئے او
کرد در آئینۂ ارض و سما | آں رخ بے مثل خود جلوہ نما

ہر گیاہے عارفِ بنگاہِ اُو — دست ہر شاخے نماید راہِ او

نورِ مہر و ماہ ز فیضِ نورِ اوست — ہر ظہورے تابعِ منشورِ اوست

ہر سرے سرّے ز خلوت گاہِ اُو — ہر قدم جوید درِ با جاہِ اُو

مطلبِ ہر دل جمالِ روئے اوست — گمرہی گر ہست بہر کوئے اوست

مہر و ماہ و انجم و خاک آفرید — صد ہزاراں کرد صنعتہا پدید

اینہمہ صنعتش کتابِ کارِ اوست — بے نہایت اندریں اسرارِ اوست

ایں کتابے پیشِ چشمِ ما نہاد — تا ازو راہِ ہدے داریم یاد

تا شناسی آں خداے پاک را — کو نماند خاکیان و خاک را

تا شنو و معیار بہر وحی دوست — تا شناسی از ہزاراں آنچہ زوست

تا خیانت را نماند ہیچ راہ — تا جدا گردد سفیدی از سیاہ

بس عیاں شد آنچہ آں دلدار خواست — کار و سنتش شاہدِ گفتار خاست

مشرکان و آنچہ پرستش می کنند — ایں گماں ہا تیر و زنش می کنند

گر بگوئی غیر را رحمان خدا — تف زند بر روئے تو ارض و سما

ور تراشی بہرِ آں یکتا پسر — بر تو بارد لعنت زیر و زبر

بازبانِ حال گوید ایں جہاں — کاں خدا فرد ہست و قیوم یگاں

[illegible] چند بار [illegible] شد دو شد نزان — [illegible] باہم [illegible]

یک [illegible] کم شود — [illegible]

یک نظر تا خون قدرت [illegible] بیں — [illegible] شان [illegible] بیں

کاخ دنیا را چہ دید استی بنا — گر نہ پے آں سے گذا رحمی حق را

عابد آن باشد کہ پیشش فانی است — عارف آں کو گویدش الا ثانی است

ترک کن نار ستی ہم عذر خام — میل سعی راستی چوں شد حرام

راہِ بد را نیک اندیشیدۂ — اے ہلاک اللہ چہ بد فہمیدۂ

روے خود خود مینماید آں یگاں — تو کشی تصویرِ او چوں کودکاں

آں سعے کاں فعلِ حق بنمودہ است — در حقیقت سعی حق آں بودہ است

وانچہ خود کردی بتے داری براہ — بت پرستی ہا کنی شام و پگاہ

اے دو چشمے بستہ از انوارِ او — چوں نہ بینی روے او در کارِ او

اینچنیں در افترا ہا چوں پری — یا مگر از ذات بیچوں منکری

دل چرا بندی دریں دنیاے دوں — ناگہاں خواہی شدن زینجا بروں

از پے دنیا بریدن از خدا — بس ہمیں باشد نشانِ اشقیا

چوں شود بخشایشِ حق بر کسے — دل نمے ماند بدنیایش بسے

بیک ترک نفس گر آساں شود / مردن از خود شدن یکساں شود

آں خدا خود را نشو از کار خویش / [illegible]

ہر چہ او را بود از حسن مزید / [illegible]

تو کشی از پیش خود تصویر او / خالق او ئے تو ہمی [illegible]

آنکہ خود از کار خود جلوہ نما است / آں خدا ئے آنکہ خود از دست ما است

اے ستمگر ایں ہمہ مولائے ماست / آنکہ قرآں ہیچ او جا بجا است

ہر چہ قرآں گفت میگوید سما / چشم بکشا تا ببینی ایں صفا

بس ہمیں فخرے بود اسلام را / کو نماید آں خدائے نام را

گو بدیش زانساں کہ از صنعش عیاں / نے تراشد از خودش [illegible]

نے مسلم خود تراشد پیکرش / خود تراشد قامت و پا و سرش

خود تراشیدہ نمے گردد خدا / ہمچو طفلاں بازی است و افترا

زیں تراشیدن جہانے شد تباہ / کم کسے سوئے خدا برد ست راہ

چوں تو کورے نیستی چشمے کشا / بیں چہ ظاہر مے کند ارض و سما

ہر طرف بشنو صدائے القدیر / ذوالجلال و ذوالعلےٰ لا نظیر

ہیچ مشکل نیست خدائے دستگیر / کے شود یک کرمکے چوں آں قدیر

پیش او لرزد زمین و آسمان | پس تو مشتِ خاک را اشکش بدان
گر خدا گوئی تصیفے را بزور | جان تو گوید که کذابی و کور
دل نمے داند خدا جز آں خدا | اینچنیں افتاد فطرت زابتدا
از رهِ کین و تعصب دور شو | یک نظر از صدق کن پُرنور شو
کین ریاضِ عقل را ویران کند | عاقلاں را گمره و ناداں کند
کے بشر گردد خدائے لایزال | داوریها کم کن اے صیدِ ضلال
آب شو اندر گذشت هستی ای عزیز | نازها کم کن اگر داری تمیز
تو بهائی گر بجوئی آں خدا | آنکه بنماید ترا ارض و سما
هم بقرآں بیں جمالِ آں قدیر | قول و فعلِ حق زلالِ یک غدیر
مردم اندر حسرتِ ایں مدعا | چوں نمے خواهند خلق ایں چشمه را
هست قرآں در رهِ دیں رهنما | در همه حاجاتِ دیں حاجت روا
آں گروهِ حق که از خود فانی اند | آب نوش از چشمهٔ فرقانی اند
فارغ افتاده ز نام و عزت و جاه | دل ز کف وز فرق افتاده کلاه
دور تر از خود بیار آمیخته | آبرو از بهرِ روئے ریخته
از سر و از خوا [illegible] | کس نه اندر از شاں خبر کردگا

دیدن شان میسر باد از خدا ‌ ‌ ‌ صدق ورزان در جناب کبریا

آن همه را بود فرقان رہبری ‌ ‌ ‌ ہر یکی زان در شده ہمچون دری

آن همه زان دلبری جان یافتند ‌ ‌ ‌ جان چه باشد روی جانان یافتند

چشم شان پاک از شرک و فساد ‌ ‌ ‌ شد دل شان منزل رب العباد

سینه شان زانکه ناموس مصطفی است ‌ ‌ ‌ بہر ہر ذرہ صدق و صفا است

شد درخشنده روی حق در روی او ‌ ‌ ‌ بوی حق آید ز بام و کوی او

ہر کمال رہبری بر وی تمام ‌ ‌ ‌ پاک روی و پاک دین پاک امام

ای خدا ای چاره آزار ما ‌ ‌ ‌ کن شفاعت تا بہ او در کار ما

ہر کہ مہرش در دل و جانش نشست ‌ ‌ ‌ ناگہان جانے در این جانش نشست

گشت ز تاریکی بر آمد آن غراب ‌ ‌ ‌ نور ہا زین مشرق صدق و صواب

آنکہ او را طلبے گیرد براہ ‌ ‌ ‌ نیستش چون روی احمد ہمراہ

تابعش بحر معانی میشود ‌ ‌ ‌ از زمینی آسمانی میشود

ہر کہ در راہ محمد زد قدم ‌ ‌ ‌ انبیا را شد مثیل آن محترم

تو عجب داری ز فوز این مقام ‌ ‌ ‌ پا بہ بند نفس گشتہ صبح و شام

ایکہ فخر و ناز بر عیسی ترا است ‌ ‌ ‌ بندہ عاجز بچشم تو خدا است

یک مثل بین سوئے این دنیائے دون / چون بگیری از پئے آن سرنگون

آنچه داری از متاع و منزلت / بے مشقت نگذشت حاصلت

بایدت تا رنجہا بینے دراں / تا خوری از کشتۂ خود ملکے فراغ

چون ہمین قانون قدرت اوفتاد / بس ہمین یاد آر در کشت معاد

خوب گفت آن عارف رب الورے / لیس للانسان الا ما سعیٰ

ہم درین معنیست گر نوشنوی / یادگار مولوی در مثنوی

گندم از گندم بروید جو ز جو / از مکافات عمل غافل مشو

آنکه بر کفارہا خاطر نہاد / عقل و دین از دست خود بکشاد

دین و دنیا چه خواہد ہم تلاش
رو براہش جہد کن نادان مباش

در مدح قرآن کریم

براہین احمدیہ صفحہ ۲۷۴

از نور پاک قرآن صبح صفا دمیدہ / بر غنچہ ہائے دلہا باد صبا وزیدہ

این روشنی و لمعان شمس الضحیٰ ندارد / وین دلبری و خوبی کس در قمر ندیدہ

یوسف بقعرِ چاہے محبوس ماند تنہا / ویں یوسفے کہ تن ہا از چاہ کشیدہ

از مشرقِ معانی صدہا دقائق آورد / قدِ ہلال نازک زاں نازکی خمیدہ

کیفیتِ علومش دانی چہ شان دارد / شہدیست آسمانی از وحیِ حق چکیدہ

آں نیّرِ صداقت چوں رو بعالم آورد / ہر بومِ شب پرستے در کنجِ خود خزیدہ

روئے یقیں نبیند ہرگز کسے بدنیا / الا کسیکہ باشد بارویش آرمیدہ

آنکس کہ عالمش شد شد مخزنِ معارف / واں بیخبر ز عالم کیں عالمے ندیدہ

بارانِ فضلِ رحماں آمد بمقدمِ او / بدقسمت آنکہ از وے سوئے دگر دویدہ

میلِ بدی نباشد الا رگے ز شیطاں / آں را بشر بدانم کز ہر شرے رہیدہ

اے کانِ دلربائی دانم کہ از کجائی / تو نورِ آں خدائی کیں خلق آفریدہ

میلم نماند باکس محبوبِ من توئی بس / زیرا کہ زاں فغاں رس نورت بما رسیدہ

در مدح قرآن کریم

براہین احمدیہ صفحہ ۳۸

از وحیِ خدا صبحِ صداقت بدمیدہ / چشمیکہ ندید آں صحفِ پاک چہ دیدہ

کاخِ دلِ ما شد ز ہماں نافہ معطّر / واں یار بیاید کہ ز ما بود رمیدہ

آں دیدہ کہ نورے نگرفت است ز فرقاں / حقا کہ ہمہ عمر ز کوری نرہیدہ

ہر کہ را سوئے یقیں درے بکشودہ است — از یقیں صد از گماں ہا بودہ است
قدر فرقاں نیز و تا اے غدار نیست — ایں ہمہ الہی کت جز از فیض یار نیست
وحی فرقاں مردگاں را جاں دہد — صد خبر از کوچہ عرفاں دہد
از یقیں ہا مینماید عالمے — کاں نہ بیند کس بصد عالم ہمے

براہین احمدیہ صفحہ ۱۳ ا

ہست فرقاں مبارک از خدا طیب شجر — نونہال نیک چو سایہ دار دیر پیر
میوہ گر خواہی بیا زیر درخت میوہ دار — گر خردمندی مجنباں سیدا بے ثمر
ورنیاید باورت زیں وصف فرقان مجید — حسن آں شاہد ببیں از شاہداں خود دگر
وانکہ او نادیدہ تحقیق در کمین ضلالت — آدمی ہرگز نباشد ہست او بدتر ز خر

[illegible]

برکات الدعا صفحہ ۲۸

روئے دلبر از طلبگاراں نمے دارد حجاب — مے درخشد در خور و مے تابد اندر ماہتاب
لیک آں روئے حسیں از غافلاں ماند نہاں — عاشقے باید کہ بردارند از بہرش نقاب
دامن پاکش ز نخوت ہا نمی آید بدست — ہیچ راہے نیست غیر از عجز و درد و اضطراب
بس خطرناک است راہ کوچہ یار قدیم — جاں سلامت بایدت از خود روہا سر متاب
تا کلامش فہم و عقل ناسزایاں کم رسد — ہر کہ از خود گم شود او یابد آں راہ صواب

عقل طفل است آنکه گرید زار زار | شیر خود با در نیاید بے شیار

در مدح قرآن کریم

براہین احمدیہ صفحہ ۳۰۸

ای سر خود کشیده از فرقاں
پا نہاده بره طغیاں

بانگ کم کن به پیش نور خدا
تو بکن از خسی و بازی ہا

ریچه چیست کور و سخت کبود
کآفتابے ز در چو فرد شود

تا بگیری کناره زیں ره و تو
ہست دور از کنار کشتی تو

با خدایت عناد و کیں تا چند
خنده و بازیت بدیں تا چند

خویشتن را مکش به ترک حیا
حیائے گرت نیست شو باستہزا

ہمه تاباں چو بر فلک خورشید
چوں توانی نہفتن کسے پوشید

شب توانی که صد فریب شدن
لیک در روز نیست آں بر تو آساں

نور فرقاں نہفته است چناں
کو بماند نہاں ز دیده وراں

آں چراغ ہدیٰ است دنیا را
رہبر و رہنما ست دنیا را

رحمتے از خدا ست دنیا را
نعمتے از سما ست دنیا را

مخزنِ رازِ نامۂ ربّانی　　از خدا آمدہ خداوانی

برتر از پایۂ بشر بکمال　　دستگیرِ قیاس و استدلال

کارسازِ اتم بعلم و عمل　　حجتش اعظم و اثر اکمل

ہرکہ بر عظمتش نظر بکشاد　　بے توقف خدایش آمد یاد

وآنکہ از کبر و کیں ندید آں نور　　کور ماند و ز نورِ حق مہجور

او چہ دارد ازاں نگاں اسرار　　دل و جانم فدائے آں اسرار

پُر ز نورِ جلالِ حضرتِ پاک　　نورِ تاباں ز اوجِ حق بر خاک

وہ چہ دارد خزائنِ اسرار　　دل و جانم فدائے آں انوار

ہست آئینہ بہر روئے خدا　　عالمے را کشید سوئے خدا

بے زباناں ازو فصیح شدند　　زشت رویاں ازو صبیح شدند

میوہ از روضۂ فنا خوردند　　وز خود و آرزوئے خود مردند

دستِ غیبے کشید دامنِ دل　　پا برآورد جذبِ یار ز گِل

بود آں جذبۂ کلامِ خدا　　کہ دلِ شاں ربود از دنیا

سینۂ شاں ز غیرِ حق پرداخت　　وز مئے عشقِ آں نگاں پرساخت

چوں شد آں نورِ پاک شاملِ شاں　　تافت از پردہ بدرِ کاملِ شاں

دور شد پر حجاب ظلمانی
شد سراسر وجود نورانی

خاطر شاں بجذب پنہانی
گرد مائل بہ عشق ربانی

آنچناں عشق تیز مرکب راند
کہ ازاں دشت خاک ہیچ نماند

بے خودی ماند و نے ہوا و ہوس
اوفتادہ بخاک و خوں سر کس

عاشقاں جلال شئے خدا
طالبان زلال جوئے خدا

پُر ز عشق و تہی ز ہر آزے
گشتہ دور ز ایشاں نجاست آزے

پاک گشتہ ز لوث ہستی خویش
رستہ از بند خود پرستی خویش

آنچناں یار در کمند انداخت
کہ ندانند با دگر پرداخت

قدم خود زدہ براہ عدم
گم بیادش ز فرق تا بقدم

ذکر دلبر غذائے نغز حیات
حاصل روزگار و مغز حیات

سوختہ ہر غرض بجز دلدار
دوختہ چشم خود ز غیر نگار

دل و جاں بر رخے فدا کردہ
وصل او اصل مدعا کردہ

مردہ و خویشتن فنا کردہ
عشق جوشیدہ و کارے کردہ

از دیار خودی شدند جدا
سیل پر زور بود و از جا

لاجرم یافتند نور خدا
چوں خودی رفت شد ظہور خدا

تن چو فرسود و سست شاں آمد ۔ دل چو از دست رفت جاں آمد

عشق دلبر بروے شاں بارید ۔ ابر رحمت بکوئے شاں بارید

ہست ایں قوم پاک را جاہے ۔ کہ ندارد جہاں بدو راہے

دست بہر دعا چو بردارند ۔ موردِ فیضہاے دادارند

کشف رازے گر از خدا خواہند ۔ ہم از حضرتِ شہنشہ اند

کس بسر وقت شاں ندارد راہ ۔ کہ نہاں اند در حجابِ الٰہ

گر نماید خدا یکے زاناں ۔ پئے کاہش دوند سلطاناں

اینہمہ عاشقانِ آں یکتا ۔ نور یابند از کلامِ خدا

گرچہ ہستند از جہاں پنہاں ۔ بارگہ گہ ہمے شوند عیاں

ہمچو خورشید و ماہ بروں آیند ۔ غیر را چہرہ نیز بنمایند

بالخصوص آں زماں کہ بادِ خزاں ۔ باغ مہر و وفا کند ویراں

دل بہ بندد جہاں بدار فنا ۔ لب کشاید بہر حبِ دنیا

جیفہ را کنند مدح و ثنا ۔ وز خداوند خود استغنا

عاشقِ زر شوند و دولت و جاہ ۔ سرد گردد محبت آں شاہ

شوکت و شانِ ایں سراے زوال ۔ خوش نماید بدیدۂ جہال

بر زبانہا شود مقام خُدا ۔ اندروں پُر شود ز حرص وہوا

اندریں روزہاے چوں شب تار ۔ دست گیرد عنایت دادار

میفرستند بخلق صاحب نور ۔ تا شود تیرگی ز نورش دُور

تا ز شور و فغاں عاشق زار ۔ خلق گردد ز خواب خود بیدار

تا شناسند مرداں رہ راست ۔ تا بدانند منکراں کہ خداست

اینچنیں کس چو رو نہد بجہاں ۔ بر جہاں علمتش کنند عیاں

چوں بیاید بہار باز آید ۔ موسم لالہ زار باز آید

وقت دیدار یار باز آید ۔ بیدلاں را قرار باز آید

ماہروے نگار باز آید ۔ خور بہ نصف النہار باز آید

باز خندد بباغ لالہ و گل ۔ باز خیزد ز بلبلاں غلغل

دستِ نجبش بپرورد ز کرم ۔ صبح صادقش کند ظہور اتم

بوے الہام ہیچو بادِ صبا ۔ نزدش آرد ز غیب خوشبوہا

مے شود ملہم از امورِ نہاں ۔ زاں سرایر کہ خاصۂ یزداں

تا نماید عیاں حقیقت کار ۔ تا زند سنگ بر سرِ انکار

ہمچنیں آں کریم و پاک وقدیر ۔ میکند روشنش چو مہرِ منیر

دیدہ ہا مے کند بدو بینا — گوشہا مے کند بدو شنوا

ہرکہ آمد بدو بصدق و صفا — یابد از وے شفا بحکم خدا

گفت پیغمبر ستودہ صفات — از خداے علیم مخفیات

بر سر ہر صدی بروں آید — آنکہ ایں کار را ہمے شاید

تا شود پاک ملت از بدعات — تا بیابند خلق زو برکات

الغرض ذات اولیاے کرام — ہست مخصوص ملتِ اسلام

ایں مگو کیں گزاف و لغو خطاست — تو طلب کن ثبوت آں بر ماست

اے یکے ذرۂ ذلیل و خوار — چہ شود عاجز از تو آں دادار

ہمہ ایں است است لافے نیست — امتحاں کن گر اعترافے نیست

وعدۂ کج بطالباں ندہم — کاذبم گر از و نشاں ندہم

من خود از بہرِ ایں نشاں زادم — دیگر از ہر غمے دل آزادم

ایں سعادت چو بود قسمتِ ما — رفتہ رفتہ رسید نوبتِ ما

نعرہ ہا میزنم بر آب زلال — ہمچو مادر دواں پئے اطفال

تا مگر تشنگانِ بادیہ ہا — گرد من آیند زیں فغان و صلا

لیک شرط است عجز و صدق و صفا — آمدن با نیاز و خوفِ خدا

جستن از غربت و تذلل دل — و از خلوص و اطاعت کامل

گر کنوں ہم کسے بتابد سر — گیرد از راہ عدل راہِ دگر

مے نہ زنا پرسد و نہ خود داند — مے ز کیں روے خود بگرداند

آں نہ انساں کہ کرمکِ دشت — راندۂ بارگاہِ بے چون است

سر و کارے بحق نمے دارد — لاجرم لعنتش برو بارد

حجت مومناں بر اوست تمام — کار ما سختہ عذر او ہمہ خام

ایھا المجا محون فی الشہوات — اکثروا ذکر ھادم اللذات

رفتنی است ایں مقام فنا — دل ما چہ بندی دریں دو روزہ سرا

عمر تو اں ہمیں کہ یا رفتہ است — رفتہ دیگر نہ رفتہ چہ یا رفتہ است

پارۂ عمر رفت در خوردی — پارۂ را بسر کشی بردی

تازہ رفت و بماند پس خوردہ — دشمناں شاد و یار آزردہ

صد چو تو ہمچو ہیچ خوردہ زمیں — سر ہنوزت بر آسماں از کیں

بشنو از وضع عالم گذراں — چوں کند از زبان حال بیاں

کیں جہاں با کسے وفا نہ کند — نہ کند صبر تا جدا نہ کند

گر بود گوش بشنوی صد آہ — از دلِ مردۂ درون تباہ

پس چرا رو بتابی هم ز خدا ‏ دل نہادم در آنچہ گشت جدا

قدر این راه پرس از اموات ‏ اے بسا گور ہا پُر از حسرات

جاے آن است گر چنین جائے ‏ از تو ہیچ بروں نہی پائے

ہر چہ اندازت ز یار جدا ‏ باش زانجملہ کار و بار جدا

آخر اے خیرہ سرکشی تا چند ‏ کس ز دلدار بگسلد پیوند؟

روے دل را متاب از اغیار ‏ باش ہر دم بجستجوے نگار

رو بدو کن کہ روے یار است ‏ ہمہ رو ہا فداے دلدار است

تو بروں آ ز خود بقا این است ‏ تو در او محو شو لقا این است

ہر کہ غافل ز ذات بیچون است ‏ او نہ دانا کہ سخت مجنون است

ہمہ یکے رو بتابی از رخ دوست ‏ دیگرے را نشان مہی کہ چو اوست

در دو عالم نظیر یار کجا ‏ عاشقاں را بغیر کار کجا

چو بدل آتشے ز عشق افروخت ‏ دلستاں ماند و غیر او ہمہ سوخت

لیک اینست بخشش یزداں ‏ تا نہ بخشند یافتن نتواں

آں کساں را عطا شود ز خدا ‏ کز کمند خودی شوند رہا

زیر حکم کلام حق بروند ‏ وز فرامین او بروں نشوند

دیگرے را نمیدہند این جا | در وہندش ثبوت آں بنا
غیر را آں وفا و مہر کجا | زہد خشک است غایتِ عقلا
عاقلانے کہ بر خرد نازند | بے خبر از حقیقت و رازند
ہمچو گورے سپید کردہ بروں | اندروں پُر ز خبث گوناگوں
مر خدا را چو سنگ دادہ قرار | عاجز از نطق و ساکت از گفتار
آں خدائے کہ حی و قیوم است | نزد شاں یک وجود موہوم است
آں حفیظ و حمید و رب عباد | نزدِ شاں اوفتادہ ہمچو جماد
خود پسنداں بعقل خویش اسیر | فارغ از حضرت علیم و قدیر
آنکہ خودبین و معجب افتاد است | حضرتِ اقدسش کجا یاد است
خوئے عشاق عجز ہست و نیاز | نشنیدیم عشق و کبر انباز
گر بجوئی سوادِ این رہ راست | اندر آنجا بجو کہ گرد نجاست
اندر آنجا بجو کہ زور نماند | خود نمائی و کبر و شور نماند
فانیاں را جہانیاں نرسند | جانیاں را زبانیاں نرسند
خلق و عالم ہمہ بشور و شر اند | عشق بازاں ز عالمِ دگر اند
تا نہ کارِ دلت بجاں برسد | چوں پیامت ز دلستاں برسد

تا نہ از خود روی جدا گردی — تا نہ قربان آشنا گردی
تا نیائی ز نفس خود بیروں — تا نہ گردی بلاے او مجنوں
تا نہ خاکت شود لبان غبار — تا نہ گردد غبار تو خونبار
تا نہ خونت چکد برائے کسے — تا نہ جانت شود فدائے کسے
چوں و مندت بکوئے جاناں راہ — خود کن از راہ صدق و سوز نگاہ
نیست ایں عقل مرکب آں راہ — ہوش کن ہوش کن مشو گمراہ
اصل طاعت بود فنا ز ہوا — تو کجا و طریق عشق کجا
تو نشستہ بکبر از اصرار — کردہ ایماں فدائے استکبار
اینچہ عقل تو ایں چہ دانش و رائے — کہ کنی ہمسری باں یکتا
اینچہ استاد ناقصت آموخت — اینچہ قہر خدا دو چشمت دوخت
اینچہ از فکر خود خطا خوردی — اول بالدن درد کے آوردی
چوں شود عقل ناقصت چو خدا — خاک را دی چساں بپد لسما
آنچہ صد سہو صد خطا دارد — علم آں پاک از کجا آرد
سہو کن را شناکنی ہیہات — اینچہ سہو و خطا کنی ہیہات
آنچہ لغزد بہر قدم صد بار — چوں ز دریا رساندت بکنار

این سراب است سوی آن مشتاب ‏ می نماید ز دور چشمهٔ آب

کشتی تو شکسته است خراب ‏ باز افتاده در تنگ گرداب

ناز کم کن بدین چنین کشتی ‏ کم خرام ای دنی بدین زشتی

نرسی تا یقین ز راه قیاس ‏ همه بر ظن و وهم هست اساس

گر ز فکر و نظر گداز شوی ‏ این نه ممکن که اهل راز شوی

گر دو صد جان تو ز تن برود ‏ این نه ممکن که شک و ظن برود

هست داروی دل کلام خدا ‏ کی شوی مست جز بجام خدا

هست بر غیر راه آن بسته ‏ همه ابواب آسمان بسته

تا نه شد مشعلی ز غیب پدید ‏ از شب تار جهل کس نرهید

باید اینجا ز کبرها دوری ‏ تو بعقل و قیاس مغروری

اینچه غفلت که خوشتن بین کیشی ‏ وز خدا هیچگه نیندیشی

رو طلب کن وصال یار ز یار ‏ تکیه بر زور خود مکن زنهار

تا نه گردد نگون سرت به نیاز ‏ پرده از نقش تو نه گردد باز

تا نه ریزد ترا همه پر و بال ‏ اندرین جا پریدن ست محال

ناتوانی ست قوت اینجا ‏ اینچنین قوتی بیار و بیا

پردهٔ نیست بر رخ دلدار
تو ز خود پردهٔ خودی بردار

هر کرا دولت ازل شد یار
کار او شد تذلل اندر کار

آن درآمد به حضرت بیچون
که شد از تنگنای کبر برون

حق شناسی ز خودروی ناید
خودروی خودروی بیفزاید

از خودی حال خود خراب مکن
شب پری کار آفتاب مکن

تا بشر پر بود باستکبار
اندرونش تهی بود از یار

چون رسد عجز کس بحد تمام
شورش عشق را رسد هنگام

ای که چشمت ز کبر پوشیده
چه کنم تا کشایدت دیده

گر ترا در دل ست عشق طلب
خودرویها مکن ز ترک ادب

راز راه خدا بجو ز خدا
تو ئی چون خدا بجائی خود آ

بندگانیم بنده را باید
که کند هرچه خواجه فرماید

منصب بنده نیست خودرائی
خود نشستن بکار فرمائی

هر که بر وفق حکم مشغول ست
بر سر اجرت است و مقبول ست

وانکه بی حکم خود ترا شد کار
مزد واجب نمی شود زنهار

ما ضعیفیم و افتاده بخاک
خود چه دانیم راز حضرت پاک

ما ہمہ ہیچ اوست کامل ذات ‌ ‌ ‌ علم ما چوں شود چو او ہیہات

ذات بیچوں کہ نامِ اوست خدا ‌ ‌ ‌ کے خیال خرد رسد آنجا

آنکہ او آمدست از بہرِ یار ‌ ‌ ‌ او رساند ز دلستاں اسرار

آنچہ ما فی الضمیر تست نہاں ‌ ‌ ‌ کے چو تو داندش دگر انساں

پس تو ما فی الضمیر آں دادار ‌ ‌ ‌ مثل او چوں بدانی اے غدّار

آنکہ چشم آفرید نور دہد ‌ ‌ ‌ آنکہ دل داد او سرور دہد

چشم ظاہر بہ بیں کہ چوں ز کرم ‌ ‌ ‌ خالقش داد نیّرِ اعظم

از برائے مصالح دوراں ‌ ‌ ‌ گاہ پیدا نمود و گاہ نہاں

اینچنین است حال چشم دروں ‌ ‌ ‌ آفتابش کلام آں بیچوں

ہوش دار اے بشر کہ عقل بشر ‌ ‌ ‌ دارد اندر نظر ہزار خطر

سر کشیدن طریقِ شیطانی است ‌ ‌ ‌ بر خلافِ سرشت انسانی ست

تا نہ فضلش رہ تو بکشاید ‌ ‌ ‌ صد فضولی بکن چہ کار آید

در سرائر چہ جائے استنباط ‌ ‌ ‌ شیترے چوں خرد بسمِ خیاط

تو نہ با خبر از اں کوئے ‌ ‌ ‌ تو نہ واقف جمال آں روئے

خبرے زو بمردماں چہ دہی ‌ ‌ ‌ ماہِ نادیدہ را نشاں چہ دہی

سخن یار و سینه افسرده — جامهٔ زنده است بر مرده

گر بری ریگ را بزرگ و بلند — جنبش باد خواهدش افگند

هست ما را یکے که هر فیضاں — میشود زاں محافظ تن و جاں

آں خداے که آفرید جہاں — هست هر آفریده را نگراں

هرچه باید براے مخلوقات — از لباس و خوراک و راهِ نجات

خود مهیا کند بمنت وجود — که کریم ست و هادی ست و ودود

چشم خود کن بکشت صحرا باز — خوشه با خوشه ایستاده بناز

همه از بهر ماست تا بخوریم — درد و رنج گرسنگی نه بریم

آنکه از بهر چند روزه حیات — ایں قدر کرده هست تائیدات

چوں نه کردے براے دار بقا — نظرے کن بعقل و شرم و حیا

سنگ افتد برایچنیں فرهنگ — که ز صدق ست دور صد فرسنگ

گر کنی سوے نفسِ خویش خطاب — که چسانت گذر شود بجناب

خود ندائے بیایدت ز دروں — که ز تائید حضرتِ بیچوں

شاید اندر قیاس و فهم کسے — که شود کار پیل از مگسے

پس چه ممکن که ذرهٔ امکاں — خود کند کارِ حق بزور و تواں

شان داور پاک را بشناس ‌ ‌ وز چنین کسر شان او بهراس

خویشتن را شریک او سازی ‌ ‌ پیش او دم زنی با انبازی

اینچه عقل است ای بتر ز دواب ‌ ‌ اینچه بر فهم تو فتاد حجاب

گر کسی گویدت باستحقار ‌ ‌ که درین شهر چون تو هست هزار

نیستی از کسی به عقل فزون ‌ ‌ با تو هم پایه اند مردم دون

مشتعل میشوی بکین خیزی ‌ ‌ در دل آری که خون او ریزی

آنچه بر خود روا نمی داری ‌ ‌ چون پسندی بحضرت باری

چون پسندی که کارساز امور ‌ ‌ ایکه هست وز سخن معذور

چون پسندی که واهب سر نور ‌ ‌ منجل ور زید باشد ست قصور

چون پسندی که حضرت غیور ‌ ‌ هست عاجز چو مردگان قبور

بهر تعظیم هست مذهب و دین ‌ ‌ گفت بر آن فرین که میکند توهین

آنکه او خلق را زبان ها داد ‌ ‌ خاک را طاقت بیانها داد

چون بود گنگ و بیزبان هیهات ‌ ‌ شرم است آید ز پاک کامل ذات

جامع هر کمال و عز و جلال ‌ ‌ چون بود ناقص ای اسیر ضلال

همه اوصاف او چو گشت عیان ‌ ‌ چون بماند ز تکلمش پنهان

دیده آخر برائے آں باشد | کہ بدو مرد راه داں باشد

وه چه اندیشم بست وایں دیده | کہ بروے آفتاب پوشیده

گر بدل باشدت خیالِ خدا | اینچنیں نایدِ از تو استغنا

از دل و جاں طریقِ او جوئی | وز سرِ صدق شیوهٔ او پوئی

هرکرا دل بود بدلدارے | خبرش میرسد از خبردارے

گر نباشد لقائے محبوبے | جوید از نزد یار مکتوبے

بے دلآرام نایدش آرام | گہ بروئش نظر گہے بکلام

آنکه داری بدل محبت او | نایدت صبر جز بصحبت او

فرقتِ او گر اتفاق افتد | در تن و جاں تو فراق افتد

دلت از هجر او کباب شود | چشمت از تپشش پر آب شود

باز چوں آں جمال و آں روئے | شد نصیب دو چشم در کوئے

دست در دامنش زنی بجنوں | کز نا دیدنت دلم شد خوں

ایں محبت بذرهٔ امکاں | وز دل افگندهٔ خدائے یگاں

لاابالی فتادهٔ زاں یار | فارغی زاں جمال وزاں گفتار

مردگاں را همی کشی بکنار | وز دلآرام زندهٔ بیزار

کس شنیدی کہ قانع از یار ست / عشق و صبر این دو کار دشوار ست

آنکہ در قعر دل فرود آید / دیدہ از دیدنش نیاساید

تو دل خود بدیگران دادہ / یکسر از یار فارغ افتادہ

این بود حال و طور عاشق زار / این بود قدر دلبر اے مردار

عاشقان را بود ز صدق آثار / اے سیہ دل ترا بعشق چہ کار

تا ز تو ہستی ات بدر نرود / تخم شرک از دل تو بر نرود

پائے سعیت بلند تر نرود / تا ترا دود دل بسر نرود

یار پیدا شود دران ہنگام / کہ تو گردی نہان ز خود تمام

تا نہ سوزی ز سوز و غم نرہی / تا نہ میری ز موت ہم نرہی

چیست آن ہرزہ جان و تن کہ نسوخت / آتش اندر دلے بزن کہ فسوخت

کلبۂ جسم خود بکن برباد / چون نمیگردد از خدا آباد

پائے خود را جدا کن از تن خویش / چون بگیرد رہے صداقت پیش

ہیچ چیزے چو ذات بیچون نیست / جگرے خون شود گر از خون نیست

گنج ہائے جہان فدائے نگار / بہ ز صد گنج خاک پائے نگار

ہر چہ از دست او رسد آن بہ / خار او از ہزار بستان بہ

ذلت از بهر او ز عزت به — قلت از بهر او ز کثرت به

مردن از بهر او حیات مدام — صد لذائذ فدائے آن آلام

ایکه در کوے دلستان گذری — با وفا باش ور ز جان گذری

صادقانے که طالبِ یار اند — جان فشانان ز بهرِ دلدار اند

گر بیابند راهِ آن دلبر — از غمش جان کنند زیر و زبر

از دلآرام رنگ میدارند — ور ز رهِ نام و ننگ میدارند

لذت خود بروے می بینند — حسن در روئے زردی بینند

تو که چون خر بگِل فرو مانی — همت آن یلان چه میدانی

سهل باشد حکایت از غم و درد — داند آن کس که رو به غمها کرد

آفرینِ خدا بر آن جانے — که ز خود شد برائے جانانے

منزلِ یارِ خویش کرد بدل — وز هواها رسید صد منزل

از خودی در شد و خدا را یافت — گم شد و دست رهنما را یافت

تو چه یابی که غافلی زین راه — وز جلالِ خدا نۂ آگاه

همه کارت بعقلِ خام افتاد — همه سعی تو ناتمام افتاد

همچو طوطی همین سخن یاد است — که بشر عاقل است و آزاد است

ایکہ دیوانۂ پئے اموال — وہ کہ در کار دیں چنیں اہمال

رو سے دل را بجانب دیں کن — فکر آخر تسیم تحسیں کن

حصر تو بر قیاس در ہمہ حال — ہست بر حجتِ تو یک استدلال

تا نہ فرماں رسد با علامے — چوں شود کس مطیع فرمانے

تا نہ حکمے شود ظہور پذیر — چوں توانی شدن مطیع امیر

تا نہ گردد کسے ز حق مامور — کفر و ایماں چساں کنند ظہور

تا نیاید اشارۂ زنگار — چہ برآید ز دستِ عاشقِ زار

فرق در سرکش و مطیع خدا — جز بہ حکمش چساں شود پیدا

شرط تعمیل حکم چوں حکم است — پس وجودش بجو نخست درست

ورنہ ایں دعوئے غلط بگذار — کہ روم زیر حکم آں داور

خود تراشیدن از خودی فرماں — آں نہ حکم خداست اے ناداں

نہ بعبرت است و نے بعقل روا — کہ شود ظن خویش حکم خدا

حکم او آں بود کہ او فرمود — پس چہ فرمود خود نگہ کن زود

کہ ازیں شد ثبوت وحی خدا — شد ضرورت مسلمش زیں جا

گر دہندت بصیرتِ دینی — در گمانہا ہلاک خود بینی

پس دیوار چوں نمیدانی
چوں بدانی غیوب ربانی

در شگفتم کہ با چنیں نقصاں
از چہ بر عقل میشوی نازاں

اینچہ عقل است و اینچہ معرفت است
اینچہ قہر خدا دو چشمت بست

اینچنانت چو عید خوشش افتاد
واں وعید خدا نداری یاد

بشنو از وحی حق چہ گوید راز
از جناب وحید و بے انباز

کاں خردہا کہ در دل عقلاست
ہمہ یک ذرۂ ز آتش ماست

آں کلام خدا نہ بر فلک است
تا بگوئی کہ ہست دور از دست

یا بگوئی کہ کار ہست محال
بر فلک رفتنم کدام مجال

نے بزیر زمیں کلام خدا
تا بگوئی کہ چوں خزم آنجا

چوں ز قعر زمیں بروں آرم
خود چنیں طاقتے نمیدارم

قطع عذر تو کرد داور پاک
نور عرش آمدست بر سر خاک

گر ترا رحم آں یگاں بکشد
دولتت سوئے او عیاں بکشد

اللہ اللہ چہ ریخت از انوار
ہست شرح دگر دراں گفتار

جہل گردد ز دیدنش یکسو
رو دہد صد کشایشے زاں رو

نور بار آورد تلاوت او
عالمے زیر بار منت او

چشم بد دور آنچه هست جمال — هست یک چشمهٔ ز آب زلال

تا جهان رسم دلبری بنهاد — کس چو او دلبری ندارد یاد

آن شعاعی که زو شده است عیان — کس ندیده ز مهر و مه بجهان

چند بر عقلِ خام ناز کنی — چه کنم تا تو دیده باز کنی

نقص خود بنگر و کمالِ خدا — ذلتِ خویشتن جلالِ خدا

از رهِ عقل راهِ ربِ مجید — کس ندیده است و کس نخواهد دید

اندر آن جا که سوختن باید — چون رہے از قیاس بگشاید

تا نشد وحی حق مدد فرما — تا نیاورد بو نسیم صبا

عقل را زان چمن نه بود خبر — طائرِ فکر بود سوخته پر

آن صبا نکہتے ز یار آورد — تا خرد نیز رو بکار آورد

بارها آب خود نگار آورد — تا تخیل قیاس بار آورد

وقتِ عیش است و موسمِ شادی — تو چه در سوگ و ماتم افتادی

تند بادے بخواه از دادار — تا خس و خار تو برد یک بار

در خور و مه شکے نگیرد راه — تو ز دلدار خویش دیده بخواه

گر ہمی تا دمیکه سر تابی — چون بجوئی ز صدقِ دل یابی

نیستی طالبِ حقیقت راز
پس ہمیں مشکل است امرِ نیاز

بر وجودش ز صنعت استدلال
ایں مجاز است نے چہ اصل وصال

وصلش از آلۂ مجازی نیست
باز کن دیدہ جائے بازی نیست

گر برآتش و صد جگرسوزی
نیست حقا از قیاس پیروزی

خبرے نیست تن ز جانانہ
مے زنی ہرزہ گام کورانہ

آں یقینے کہ بخشدت داور
چوں قیاسِ خودت شہد بکنار

آں یکے از دہانِ دلدارے
نکتہ ہائے شنید و اسرارے

واں دگر از خیالِ خود بگماں
پس کجا باشد ایں دو کس یکساں

ایکہ مغرور راہِ مظنونی
تو نہ عاقل کہ سخت مجنونی

آنخدا را کہ زوست منت ہا
بشمری زیرِ منتِ عقلا

ایں خدائے عجیب در دلِ تست
کہ چنین است زار و ماندہ و سست

تا نہ از عاقلاں مدد ہا یافت
نتوانست سوئے خلق شتافت

کے پسندد خرد کہ آں اکبر
شہرتے یافت از طفیلِ بشر

شب تار است و دشتِ بے ہمہ داں
چوں بخوابی بہ غفلتے ناداں

خیز و بر حالِ خود نگاہ بکن
خطرِ راہ بہ بیں و آہ بکن

خیز و از نفس خود بپرس نشاں کہ چہ خواہد مراتب عرفاں
مے طپید از برائے رفع حجاب یا قیاسش ہمیں است در ہر باب
افلا تبصرون گفت خدا خیز و در نفس جو تو نقش ہا
تو اسیری بصد ہزار خطا ہر خطائے بتر ز اژدرہا
عجب ایں کوریست و بے بصری کہ ازیں کار خام بے خبری
سخن راست است نے ز خطاست تو نہ فہمی سخن خطا اینجاست
سر سربستہ و ورائے ورا کہ کشاید بدون وحی خدا
راز ذات نہاں کہ گوید باز جز خدا اینکہ ہست محرم راز
مست خاکے فتادہ است براہ تند بادے بجوید از درگاہ
تو نہ فہمی ہنوز ایں سخنم در دلت چوں فرو شوم چہ کنم
اے دریغا کہ دل ز درد گداخت درد ما را مخاطبے نشناخت
اے خور روئے یار زود برآ کہ دل آزرد از شب یلدا
یک نگاہے بس است در دیں ہا کاش دیدے کسے ز خوف خدا
آشکار است کفر و ایماں ہم گفتمت آشکار و پنہاں ہم
ترک خوف خدا و بد عملی ایں دو چیز اند تخم تیرہ دلی

ورنہ روئے نگار نیست نہاں
ہر حجابے ز تست اے بیجاں

از رگِ جاں قریب تر یار است
ہرزہ از تو درانہی کارست

ہر کہ برخواست از خودی یکبار
خود نشیند بکار او دادار

حي و قیوم و قادر ست نگار
تو مپندار مردہ اے مردار

میل رفتن گرست جانبِ یار
جانبِ صدق را عزیز بدار

گر شکے ہست خیز و تجربہ کن
تا شکایت بر آورم از بن

گر خرد پاک از خطا بودے
ہر خردمند با خدا بودے

کس نرست از ذہولِ سہو و خطا
جز خداوند عالم الاشیا

نظرے کن ز روئے استقرا
گر کسے رستہ است باز نما

ورنہ باز آ ز شورش و انکار
جیفۂ کذب را مخور زنہار

آخرت با خدا فتد سروکار
خود نگہ کن بترس زاں دادار

در خرابات اوفتاد دلے
خود بخود چوں بروں شود ز گلے

رو بہ باطل نہادۂ باز آ
دل بہ بیدردے دادۂ باز آ

در مزابل فتادۂ باز آ
ایں کجا ایستادۂ باز آ

آخر اے لاف زن ز عقل و خرد
ہوش کن پا منہ بروں از حد

دم زدن در خیالهاے محال | هست شوریده مشربے ضلال

هرکه رخت افگند به ویرانه | مینماید بتر ز دیوانه

چون چنین سر زنی ز راهِ صواب | چه نه دانی که آخرست حساب

پاے تو لنگ منزلِ تو دراز | ترسمت چون رسی ازین تک و تاز

خود چنین است فطرتِ انسان | که چه بیند که مشکل است گران

اول از زور و تاب و طاقتِ خویش | میکند سعی و جهد بیش از بیش

تا مگر کارِ بسته بکشاید | زیر بارِ سپاس کس ناید

چون ببیند که کار رفت از دست | رسنِ اختیار رفت از دست

رو نهد سوے کوچهٔ یاران | مددے جوید از مددگاران

ز دوست برادران جوید | نزدِ هر کارداں همے پوید

چون بماند ز هر طرف ناچار | نالد آخر بدرگهِ داوار

نعره هاے زند بحضرتِ پاک | وز تضرع جبین نهد بر خاک

در خود بندد و بگرید زار | کاے کشائندهٔ رهِ دشوار

گنه من ببخش و پرده بپوش | تا نه دشمن زند بشادی جوش

چون چنین فطرتِ بشر افتاد | زان سه گونه صفت که کردم یاد

آں حکیمش ز لطفِ بے پایاں — حسبِ فطرت بداد ہم ساماں

از پئے جہدِ خویش عقلش داد — راہِ فکر و قیاس و خوض کشاد

وز پئے کار باہمیں امداد — رحم در قلبِ یک دگر بنہاد

از شعوب و قبائل و اقوام — کرد کار نظام و ربط تمام

وز پئے حاجتِ فیوضِ خدا — کرد الہام را ز رحم عطا

تا رسد کار آدمی بہ کمال — تا میسر شود ہمہ آمال

تا بحدِ یقیں رسد تعلیم — تا دو گونہ شود رہِ تفہیم

زاں دو گونہ مناہجِ تمکین — مے کشاید رہِ حصولِ یقیں

ہر طبیعت بحسبِ فہم و خیال — مے برآید بداں ز چاہِ ضلال

غرض آں میلِ فطرتے کہ خدا — کرد در فطرتِ بشر پیدا

آں ہمی خواستست وحیِ ربانی — نظرے کن بغور تا دانی

فطرتت چوں فتادہ است چناں — چوں کشتیِ سبزِ فطرت لئے داں

اقتضائے طبیعتِ انساں — کہ نہادستش ایزدِ منّان

گہ بشر را کشد بسوئے قیاس — تا نہد کار را بہ عقل اساس

گاہ دیگر کشد بہ منقولات — تا بیارامد از بیانِ ثقات

زانکہ آرام قلب و اطمینان — جز باخبارِ صادقاں نتواں

نیز چوں واجب است در تعلیم — کہ بقدرِ خرد بود تفہیم

لاجرم رہ کشادہ اند دو تا — تا رسد ہر طبیعتے بخدا

تا ذکیؔ و غبی و اشرف و دوں — رہ بیابند سوئے آں بیچوں

دیگر این است نیز ہمسرِ آں — بر ضرورات وحی آں رحماں

کہ چنیں شہرتِ خدائے یگاں — ہرگز از جہد عقل ما نتواں

گر نگفتے خدا انا الموجود — چوں فتادے جہان مرش بسجود

ایں ہمہ شورِ ہستی آں یار — کہ از و عالم است عاشق زار

خود بنیاخت آں خدائے جہاں — نہ بشر کرد بر سرش احسان

اے دریغ اینچہ آدمی زادند — کز خدا در خودی بیفتادند

عقل چوں شد چو فیض وحی نبود — دیدہ را ز آفتاب ہست وجود

او اگر نور خود نہ بخشیدے — چشم ما خود بخود چساں دیدے

بلبل از فیض گل سخن آموخت — منکر از وے ہماں کہ چشم بدوخت

ہمہ عالم گواہِ آلایش — ابلہ منکر ز وحی و القابش

مہرِ پاکاں بجانِ خود بنشاں — تا شوی جانِ من ہم از پاکاں

این شهر و جمله خلق میدارند / ناز کم کن که چو تو بسیار اند
چاره ما بغیر یار کجا / ما کجائیم و عقل زار کجا
زهر فرقت چشی و ناکامی / باز منکر ز وحی و الهامی
جان تو بر لب از نخوردن آب / باز از آب زندگی رو تاب
کور هستی و کین بدیده دران / وه چه داری شقاوت و خسران
داروی درد دل ز فطنت ماست / آن بدار الشفای وحی خداست
تشو و عین زر تصور زر / زر همان است کو فتد به نظر
هست بر عقل منت الهام / که از و پخت هر تصور خام
آن گمان برد وین نمود فراز / آن نهان گفت این کشود آن راز
آن [illegible] ریخت این کجف بسپرد / آن طمع داد وین بجا آورد
آنکه اشکست هر سبب دل ما / هست وحی خدای بیهمتا
آن که ما را رخ نگار نمود / هست الهام آن خدای ودود
آنکه داد از یقین دل جامی / هست گفتار آن دلارامی
وصل دلدار و مستی از جامش / همه حاصل شده ز الهامش
همه آن پایه اصل هر کامیست / وانکه زین اصل غافل آن خامیست

بے عطیات ما ہمہ بے زاد	بے عنایات ما ہمہ برباد

منہ

الا اے کمر بستہ بر افترا
بکش خویشتن را بہ ترک حیا

باحسان حق کینہ ات تا کجا
کہ بے شرست آید ز کیہاں خدا

چو چیزے بود روشن اندر بہی
بر وہرچہ بندی بود ابلہی

چو بر نیک گوہر گمان بد بری
بدانند مردم کہ بد گوہری

چو گوئی دُر پاک را پر غبار
غبار درونت شود آشکار

سخنہائے پر خبث و بمغز و خام
بود بر خبثیان نشانے تمام

نداند گفتن سخن جز دروغ
بر حق ندارد دروغے فروغ

نیارید یاد از حق بے چگوں
پسند او قتادست دنیائے دوں

بہ دنیا کسے دل بہ بندد چرا
کہ ناگاہ باید شدن زیں سرا

سرانجام این خانہ ریخت و درد
بہ چیزش نیاید مرداں مرد

بدیں گل میالائے دل چوں خسے
کہ عہد بقایش نماند بسے

زہان مکافات آید فراز
تو بر عیش دنیا بدیں ساں مناز

فریبے مخور از زر و سیم و مال
کہ ہر مال را آید آخر زوال

نہ آوردہ ایم و نہ با خود بریم تہی آمدیم و تہی بگذریم
الا تا نہ تابی سر از روئے دوست جہانے نیرزد بیک موئے دوست
خدائیکہ جاں بر رہِ او فدا نیابی رہش جز پئے مصطفےٰ
ابو القاسم آں آفتاب جہاں کہ روشن شد از وے زمین و زماں
مبشر کسے بُدے از ملک نیکتر نبودے اگرچہ محمدؐ بشر
نیاید ترا شرم از کردگار کہ اہل خرد باشی و باوقار
پس آنکہ شوی منکرِ آں رسول کہ یابد ازو نور چشم عقول
تو خود ز غفلت رہیدہ نۂ ز طور بشر پا کشیدہ نۂ
نیاید ز تو کار رب العباد مکن داوریہا ز جہل و عناد
مداں ناقص ار بخشش چوں جماد کمالِ خدا را میفگن ز یاد
تو خود ناقصی و دنی الصفات منہ تہمت نقص بر پاک ذات
خیالات بیہودہ کردت تباہ خود از پائے خود اوفتادی بچاہ
خیالت شبے ہست تاریک و تار فزودہ بر آں شب ز کین صد غبار
نہ دل را چو دزداں بشب شاد کن بترس و ز روزِ سزا یاد کن
اگر در ہوا ہم چو مرغاں پری وگر بر سرِ آب ہا بگذری

وگر ز آتش آئی سلامت برون / وگر خاک را زر کنی از فسون

نیاری که حق را کنی زیر دست / مکن شر ز خدائی چو بیچون ست

خدا هر کرا کرد مهر منیر / نه گردد ز دست تو خاک حقیر

دل خود بهرزه مسوز ای دنی / نه کاهد ز مکر تو افزودنی

بهار است و باد صبا در چمن / کند تازه ها باغ گل و یاسمن

ز نسرین و گلهای فصل بهار / نسیم صبا می وزد عطر بار

تو ای ابله افتاده اندر خزان / همه برگ افشانده چون مفلسان

به قرآن چرا بر سر کین دوی / نه دیدی ز قرآن مگر نیکوی

اگر نامدی در جهان این کلام / نه ماندی به دنیا ز توحید نام

جهان بود افتاده تاریک و تار / ازو شد منور رخ هر دیار

به توحید راهی ازو شد عیان / ترا هم خبر شد که هست آن یگان

وگرنه به بین حال آبای خویش / به انصاف بنگر دران عین و کیش

بود آن خرد مایه بدگوهری / که از منعم خود بتابد سری

ز اندازهٔ خویش برتر مپر / پزشکی مکن چون ندانی هنر

یقین دان که این کار یزدانی است / نه از عقل و تدبیر انسانی است

شد این شین بفضل خدا ارجمند | نه کار فریب است و سالوس و بند

درخشند درو نور چون آفتاب | تو کوری نمی بینی اش زین حجاب

به ناپاکئ دل مشو بدگمان | وگر جستجے هست بنما عیان

بشوق دل آویختن را بساز | پس انگه به بین قدرت کارساز

گزین کن ز قومت یکے انجمن | که با یک تن از ما کنند یک سخن

بما هست فضل خداوند پاک | ز باطل پرستان نداریم باک

بجوش است فیض احد در دلم | که تا بند سر حالیے بگسلم

خدارا در لطف ها هست باز | نسیم عنایات در اهتزاز

بکسے کو بتابد سر از عدل و داد | کجا دم زند پیش صدق و سداد

کلام خدا هردم از عز و جاه | کند روے ناشر مسارش سیاه

چسان راے شخصے بگردد بلند | که طغیان نفسش بگردن فگند

دل پاک و جولان فکر و نظر | دو جوهر بود لازم یک دگر

چو صوف صفا در دل آمیختند | مداد از سواد عیون ریختند

خدا آفریدت ز یک مشت خاک | خوت داونان تا نگردی هلاک

بهر حاجتت کرد حاجت روا | کشود از ترحم دو دست عطا

چه پاداش خویش چنیں میدهی — که در علم خود را نظیرش نهی

چه خود را برابر کنی با خدا — تفو بر چنیں عقل و ادراک و رائے

خدا چوں کسے را به پستی فگند — به کوشش نیاریم گردن بلند

بکوشیم و انجام کار آں بود — که آں خواهش و رائے یزداں بود

براہین احمدیہ | ضرورت الہام | صفحہ ۱۵۶

اے در انکار مانده از الہام — کرده عقل تو عقل را بدنام

از خدا رو بخویش آوردی — ایں چه آئین و کیش آوردی

تا نه کس سر ز خویشتن تابد — راز توحید را چه ساں یابد

تا نه بر فرق نفس پا بزنی — کے به پاک و پلید فرق کنی

ہر که شد تابع کلام خدا — رست از اتباع حرص و ہوا

از خود و نفس خود خلاص شده — مہبط فیض نور خاص شده

برتر از رنگ ایں جہاں گشته — آنچه ناید بوہم آں گشته

ما اسیران نفس امّاره — بے خدائیم سخت ناکاره

تا میاں بست وحی حق بر شاد — اے بسا عقد ہائے ما که کشاد

نہ شود از تو کارِ ربّانی
آسیاے تہی چہ گردانی

تو و علمِ تو ما و علمِ خدا
فرق بین از کجاست تا بکجا

آں یکے را نگارِ خویشتن بر
دیگرے چشم انتظار بہ در

آں یکے ہمنشیں بماہ روئے
دیگرے ہرزہ گرد در کوئے

آں یکے کام یافتہ بہ تمام
دیگرے سوختہ بفکرتِ کام

عارت آید ز عالمِ اسرار
خود ز خود دم زنی زہے پندار

ہمہ کارِ تو ناتمام افتاد
وہ چہ کارت بعقلِ خام افتاد

منہ

حاجتِ نورے بود ہر چشم را
اینچنیں گفتا و قانونِ خدا

چشمِ بینا بے خورِ تاباں کہ دید
کے چنیں چشمے خداوند آفرید

چوں تو خود قانونِ قدرت بشکنی
پس چرا بر دیگراں سر میزنی

آنکہ در ہر کار شد حاجت روا
چوں روا داری کہ نبود رہنما

آنکہ اسپ و گاؤ خر را آفرید
تا رہد پشتِ تو از بارِ شدید

چوں ترا حیراں گذارد در معاد
اے عجب تو عاقل و ایں اعتقاد

چوں دو چشمت دادہ اند اے بیخبر
پس چرا پوشی یکے وقتِ نظر

آنکه زو هر قدرتی گشته عیاں ‌ ‌ قدرتِ گفتار چوں ماندے نہاں

آنکہ شد ہر وصف پاکش جلوہ گر ‌ ‌ پس چرا ایں وصف ماندے مستتر

ہر کہ او غافل بود از یادِ دوست ‌ ‌ چارہ سازِ غفلتش پیغام اوست

تو عجب داری ز پیغامِ خدا ‌ ‌ اینچہ عقل و فکر تست اے خودنما

لطفِ او چوں خاکیاں را عشق داد ‌ ‌ عاشقاں را چوں بیفگندے ز یاد

عشق چوں بخشید از لطفِ اتم ‌ ‌ چوں نہ بخشیدے دوائے آں الم

خود چو کرد از عشقِ خود دلہا کباب ‌ ‌ چوں نہ کردے از سرِ رحمت خطاب

دل نیارامد بجز گفتارِ یار ‌ ‌ گرچہ پیشِ دیدہ ما باشد نگار

پس چو خود دلبر بود اندر حجاب ‌ ‌ کے تواں کردن صبوری از خطاب

لیک آں داند کہ او دل دادہ است ‌ ‌ در طریقِ عاشقی افتادہ است

حسن را با عاشقاں باشد سرے ‌ ‌ بے نظر در کے بود خوش منظرے

عاشق آں باشد کہ او گم از خود است ‌ ‌ در طریقِ عشق خود بینی بد است

لیکن استیصالِ ایں کبر و خودی ‌ ‌ نیست ممکن جز بہ وحیِ ایزدی

ہر کہ ذوقِ یارِ جانی یافت است ‌ ‌ آں ز وحیِ آسمانی یافت است

عشق از الہام آمد در جہاں ‌ ‌ درد از الہام شد آتش فشاں

شوق و انس و الفت و مهر و وفا — جمله از الهام میدارد ضیا

هر که حق را یافت از الهام یافت — هر که مے کو تافت از الهام تافت

تو نۂ اہل محبت زین سبب — از کلام یار میداری عجب

عشق مے خواہد کلام یار را — رو بپرس از عاشق این اسرار را

این مگو کز درگہش دوریم ما — ربط او با مشت خاک ما کجا

داند آن مردیکه روشن جان بود — کین طلب در فطرت انسان بود

دل نمے گیرد تسلی جز خدا — اینچنین افتاد فطرت ز ابتدا

دل ندارد صبر از قول نگار — کاشتند این تخم از آغاز کار

آنکه انسان را چنین فطرت بداد — چون کمال فطرتش دادے بباد

کار حق کے از بشر گردد ادا — کے شود از کرمکے کار خدا

ما ہمه جاہلیم او داناے راز — ما ہمه کوریم و او را دیده باز

با خدا ہم دعوے فرزانگی — سخت جہل است و رگ دیوانگی

تافتن رو از خور تابان که من — خود برارم روشنی از خویشتن

عالمے را کور کرد است اینخیال — سرنگون افگند در چاه ضلال

ناز بر فطنت مکن گر فطنتے است — در ره تو این خردمندی بتے ست

عقل کان با کبر میدارند خلق
هست حمق و عقل پندارند خلق

کبر شهرِ عقل را ویران کند
عاقلان را گمره و نادان کند

آنکه افزاید غرور و معجبی
چون رساند تا خدایت ای غوی

خود روی در شرک اندازد ترا
توبه کن از خود روی اے خودنما

هست مشرک از سعادت دورتر
وز فیوضِ سرمدی مهجورتر

از خدا باشد خدا را یافتن
نے بہ مکر و حیلہ و تدبیر و فن

تا نیائی پیشِ حق چون طفلِ خُرد
هست جانم تو سراسر پُر ز دُرد

شرطِ فیضِ حق بود عجز و نیاز
کس ندیده آب بر جائے فراز

حق نیازے جوید آنجا ناز نیست
از پرِ خود تا درش پرواز نیست

عاجزان را پُر دهد ذاتِ اجل
سرکشان محروم و مردودِ ازل

چون نیائی زیرِ تابِ آفتاب
کے فتد بر تو شعاعے در حجاب

آبِ شور اندر کفت هست ای عزیز
نازها کم کن اگر داری تمیز

آبِ جان بخشی ز جانان آیدت
زو طلب مے کن اگر جان بایدت

هست آن آبِ بقا بس ناپدید
کس بجز مصباحِ حق راهش ندید

آن خیالاتے کہ بینی از خرد
پرتوِ آن هم ز وحیِ حق رسد

لیک چشمِ دیدنت چوں باز نیست | زیں قبل تو محرمِ ایں راز نیست

سرکشی از حق کہ من دانا دلم | حاجت و پیشش ندارم عاقلم

لغزشِ تو حاجتے پیدا کند | در دمے عقل ترا رسوا کند

عقلِ تو گورے مخصص از بروں | واندرونش چیست یک لاشی زبوں

منتہائے عقل تعلیمِ خدا است | سرِ صداقت را ظہور از انبیاست

ہر کہ علمے یافت از تعلیم یافت | تافت آں روئے کز و روئے نتافت

با زبانِ حال گوید روزگار | اے قصیر العمر گیر آموزگار

ملبعزِ او ناقصاں ہم ناقص است | گر ترا گوشے بود حرفے بس است

حق منزہ از خطا تو پُر خطا | داوریہا کم کن و بر حق بیا

عقلِ تو مغلوبِ حرص و ہوا است | تکیہ بر مغلوب کارِ اشقیاست

از کس و ناکس بیاموزی فنوں | عار داری زاں حکیمِ بے چگوں

از تکبر راہِ حق بگذاشتی | اینچہ کردی اینچہ تخمے کاشتی

اے ستمگر ایں ہمہ مولائے ماست | کز عطیاتش ہمہ ارض و سماست

ابر و باران و مہ و مہر آفرید | گرد تابستان و سرما را پدید

تا بفضلِ او غذائے خود خوریم | زندہ مانیم و تنِ خود پروریم

خویشتن را نیک اندیشیدۂ ۔۔۔ اے ہلاک اندیشہ چہ بد فہمیدۂ

اینچنیں یا نا نہ بالا چوں پری ۔۔۔ یا مگر زاں ذاتِ بیچوں منکری

کانچ دنیا را چہ دید ہستی بنا ۔۔۔ کت خوش افتاد است ایں فانی سرا

دل چرا عاقل بہ بندد اندریں ۔۔۔ ناگہاں باید شدن بیروں ازیں

از پئے دنیا مہ بیدل از خدا ۔۔۔ بس ہمیں باشد نشانِ اشقیا

چوں شود بخشایشِ حق بر کسے ۔۔۔ دل بنے ماند بدنیایش بسے

ہوش کن کیں جا بنگہ جائے فناست ۔۔۔ با خدا ایں باش چوں آخر خداست

زہرِ قاتل گر بدست خود خوری ۔۔۔ من چساں دانم کہ تو دانشوری

آں گروہے بیں کہ از خود فانی اند ۔۔۔ جاں فشاں بر گفتہ ربانی اند

فارغ افتادہ ز نام و عز و جاہ ۔۔۔ دلق کہنہ و نہ فرق افتادہ کلاہ

دور تر از خود بہ یار آمیختہ ۔۔۔ آب رو از بہرِ روئے ریختہ

دیدنِ شاں میدہد یاد از خدا ۔۔۔ صدق ورزاں در جنابِ کبریا

تو ز استکبار سر بر آسماں ۔۔۔ پا زدہ بیروں ز راہِ بندگاں

تا نہ گردد عجز در نفست عیاں ۔۔۔ نورِ حقانی چساں تابد براں

تا نمیرد دانۂ اندر زمیں ۔۔۔ کے ز یک صد میشود تو خود ببیں

نیست شو تا بر تو فیضانی رسد　　جان بخشیان تا دگر چیزی رسد

تا تو زار و عاجز و مضطر نهٔ　　لایق فیضان آن رهبر نهٔ

چیست ایمان حد خود پنداشتن　　کار حق را با خدا بگذاشتن

چون ز آموزش خرد را یافتی　　پس ز تعلیمش چرا سر تافتی

اندرون خویش را روشن بدان　　آنچه می‌تابد بتابد ز آسمان

کور هست این دیده کش این نور نیست　　کور هست آن سینه کز شکرش دور نیست

صادقین و صالحین و اتقیا　　جمله ره دیدند از دست خدا

آن کجا عقلی که از خود داندش　　فهمد آن شخصی که او خود داندش

عقل بی وحیش بتی داری براه　　بت پرستی ها کنی شام و پگاه

پیش چشمت گر شدی این حق عیان　　از سر سنگت نقش شدی جوی روان

لیکن از بدقسمتی چشمت نماند　　بت پرستی آخرت چون بت نشاند

عقل در اسرار حق بس نارساست　　آنچه گه گه می‌رسد هم از خداست

گر خرد پاکیزه رائی آورد　　آن نه از خود هم ز جائی آورد

تو به عقل خویش در کبر شدید　　ما فدای آنکه او عقل آفرید

در قیاسات خودی جانت اسیر　　جان ما قربان علم آن بصیر

باز نخوت مے کنی بر عقل خویش
ور دلیری می‌بری ہمرہی دیدہ پیش

نفس خود را پاک کن از ہر فضول
ترک خود کن تا کند رحمت نزول

لیک ترکِ نفس کے آساں بود
مُردن واز خود شدن یکساں بود

ایں چنیں دل کم بود در سینۂ
کاں بود پاک از غرور و کینۂ

در حقیقت مردم معنی کم اند
گو ہمہ از روئے صورت مردم اند

ہوش کن اے در چہے اُفتادۂ
عقل و دیں از دستِ خود در دادۂ

غیر محدودے ز محدودے مجو
کارِ نورِ محض از دودے مجو

آنچہ باید جست با عجز و نیاز
تو مجو با کبر و خود بینی و ناز

وہ چہ خوب است ایں اصولِ رہروی
یادگارِ مولوی در مثنوی

زیرکی ضدِ شکست است و نیاز
زیرکی بگذار و با گولی بساز

زانکہ طفلِ خورد را مادر نہار
دست و پا باشد نہادہ در کنار

براہین احمدیہ صفحہ ۹۸

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ و سیہ
کس چہ دانستے جمالِ شاہدِ گلفام را

گر نبودے عرصۂ کار و جنگ و نبرد
کے شدے جوہر عیاں شمشیرِ خوں آشام را

روشنی را قدر از تاریکی است و تیرگی
وز جہالت ہاست عز و قدرِ عقلِ تام را

حجت صادق ز نقص و قدح روشن تر بود — عذر نامعقول ثابت میکند الزام را

مهر آں زندہ قوت افزاید | مهر ایں مردگاں چه کار آید

لقمه و معده و سر و دستار | سر بسر هست بخشش داوار

حق باری شناس و شرم بدار | پیش زاں کز جهاں بندی بار

روا زو اند چه رو بگردانی | سگ وفا مے کند تو انسانی

ترس باید ز قادرِ اکبر | هر که عارف ترست ترساں تر

فاسقاں در سیه کاری اند | عارفاں در دعا و زاری اند

اے خنک دیدۂ که گریانش | اے همایوں دلے که بریانش

اے مبارک کسیکه طالب اوست | فارغ از عمرو زید بارنجِ دوست

هر که گیرد رهِ خدا یگاں | آں محمد ایش بس است در دو جهاں

لا جرم طالبِ رضائے خدا | بگسلد از همه برائے خدا

شیوه اش میشود فدا گشتن | بهرِ حق هم ز جاں جدا گشتن

در رضائے خدا شدن چوں خاک | نیستی و فنا و استهلاک

دل نهادن در آنچه مرضی یار | صبر زیر مجاریٔ اقدار

تو بحق نیز دیگرے خواهی | ایں خیال است اصل گمراهی

گر دهندت بصیرت و مردی | از همه خلق سوئے حق گردی

در حقیقت بس است یار یکی — دل یکی جان یکی نگار یکی

هر که او عاشق یکی باشد — ترک جان پیشش اندکی باشد

کشتهٔ او باشدش ز بیتابی — روی او باشدش نه جان به

هر چه دلبر بگوید آن به — دیدن دلبرش ز صد جان به

با حدیث جز پیشش الدا سے — به ز نظارهٔ سیر گلزارے

هر که دارد یکی دل آرامے — جز بوصلش نباید آرامے

شب به بستر تپد ز فرقت یار — همه عالم بخواب و او بیدار

تا سحر بیند صورتی آتش ناید — هر دمش سیل عشق برباید

دل عاشقان ز فرقت تب — همه سرگردان ز روز تا به شب

حسن جانان بگوش خاطر شان — گفته دانند گفتنش نتوان

همچنین است سیرت عشاق — صدق ورزان بایزد خلاق

جان منور به شمع صدق یقین — نور حق تافته بلوح جبین

کامیابان درین جهان تا کام — زیرکان دور تر پریده ز دام

از خود و نفس خود خلاص شده — مهبط فیض نور خاص شده

در خداوند خویش دل بسته — باطن از غیر یار بگسسته

پاک از وصل غیر منزل دل — یار کرده بجان و دل منزل

دین و دنیا بکار او کردند — بر درش اوفتاده چون گردند

ریزه ریزه شد آبگینهٔ شاں — بوئے دلبر دمد ز سینهٔ شاں

نقش هستی ز شکست جلوه یار — سر زد آخر ز جیب دل دلدار

گر برآرند شعله هائے دروں — دود خیزد ز تربت مجنوں

مے ز سر هوش مے زبا خبرے — در سر دلستاں بخاک سرے

هر کسے را بجزو سر و کارے — کار دل دادگاں بدلدارے

هر کسے را بعزت خود کار — نکر ایشاں همه بعزت یار

تو ز سرِ خویش تافته از دیں — حاصلِ روزگار تو همه کیں

در عناد و فساد افتاده — داد دانش ز دست خود داده

سر کشیده بناز و کبر و ریا — وز تدیّن نهاده بیروں پا

چوں خدا ات نداد نور دروں — عقل و هوشِ تو جمله گشت نگوں

کفر گوئی عبادت انگاری — فسق ورزی ثواب پنداری

صد حجابت بچشم خویش فرا — باز گوئی که آفتاب کجا

پرده بردار تا به بینی پیش — جان ما سوختی بکوری خویش

تافتی سر ز منعم و منال ‌ ‌ ‌ ایں بود شکر نعمت اے نادان؟

دل نہادن دریں سراچۂ گل ‌ ‌ ‌ عاقبت میکند ز دیں بیدل

ترک کوے حق از وفا دور است ‌ ‌ ‌ دل ز غیرے بده که غیور است

دانی اے یار سرکشی از وے ‌ ‌ ‌ ایں چه بر خود ستم کنی پے بہ پے

ہر چہ غیر خدا بخاطر تست ‌ ‌ ‌ آں بت تست اے بایماں سست

پر حذر باش زیں بتان نہاں ‌ ‌ ‌ دامن دل ز دست شاں برہاں

چیست قدر کسیکه شرکش کار ‌ ‌ ‌ چوں ازاں زاینه ہزار رشش یار

صدق مے ورز و صدق پیشه بگیر ‌ ‌ ‌ جانب صدق را ہمیشه بگیر

دیدۂ تو بصدق بگشاید ‌ ‌ ‌ یار رفته بصدق باز آید

صادق آنست کو بقلب سلیم ‌ ‌ ‌ گیرد آں دیں که ہست پاک و قدیم

دیں پاک چیست ملت اسلام ‌ ‌ ‌ از خدائیکه ہست علمش تام

زیں که دیں از براے آں باشد ‌ ‌ ‌ که ز باطل بحق کشاں باشد

ویں صفت ہست خاصۂ فرقاں ‌ ‌ ‌ ہر اصولش موثق از برہاں

با براہین روشن و تاباں ‌ ‌ ‌ مے نماید رہ خداے یگاں

من گر امروز سیم داشتمے ‌ ‌ ‌ آں براہیں بزر نگاشتمے

الله الله چه پاکیزه است این — رحمت رب العالمین ست این

آفتاب ره صواب ست این — بخدا نیز آفتاب ست این

شب تار از جهل و تاریکی — سوی انوار قرب و نزدیکی

همچنان مطالبان ره راست — راستی سوی جنت تنهای خداست

گر ترا هست بیم آن ادراک — سر بپیچ ز تشنیع بیم ادراک

چون بود بر تو جست آن پاک — دیگر از لعن و طعن خلق چه باک

لعنت خلق سهل و آسان است — لعنت آن ست کز رحمان است

برکات الدعا صفحه ۱

اے اسیر عقل خود و ہستی خود کم بناز — کیں سپہر بو العجائب چیز بسیار آورد

عیب را ہرگز نمی باشد گذر در کوئے حق — ہر کہ آید ز آسماں و از آں پاک آورد

خود بخود فہمیدن قرآں گمان باطل است — ہر کہ از خود آورد او نجس و مردار آورد

ضیاء الحق صفحه ۴۴

وحی حق پر از اشارات خداست — گر نفهمد جاہلے کج دل رواست

چشمہ فیض است وحی ایزدی — لیکن آں فہمد کہ باشد مہتدی

وحی قرآں رازہا دارد بسے — شستے باید کہ تا فہمد کسے

واجب آید نسبت اندر دین نخست — کار بے نسبت نمی آید درست

آں سعیدے کش ابوبکر است نام — نسبتے مے داشت با خیر الانام

زیں نشد محتاج تفتیش دراز — جان او بشناخت روے پاک باز

ہست فرقے در نظرہا اے سعید — آنچہ ہاروں دید آں قاروں ندید

بود ہاروں پاک ایں کرمے پلید — کے بماند بایزیدے بایزید

گر نباشد نسبتے در جائیگاہ — ظلمتے در ہر قدم گیرد براہ

آں یکے را مہ عیاں پیش نظر — دیگرے را ابر کردہ کور و کر

آں نشستہ با نگارِ دلربا — ایں ز کوری ہا در انکار و ابا

مہ نمی آید نظر در وقتِ ابر — ہمچنیں صدیق در چشماں گبر

اے برادر از تامل کن تلاش — ہاں مرو چوں توسنے آہستہ باش

اے پئے تکفیر ما بستہ کمر — خانہ ات ویراں تو در فکرِ دگر

صد ہزاراں کفر در جانت نہاں — رو چہ نالی بہرِ کفرِ دیگراں

جہد و اول خویشتن را کن درست — نکتہ چیں را چشم می باید نخست

لعنتی گر لعنتے بر ما کند — او نہ بر ما خویش را رسوا کند

لعنتِ اہلِ جفا آساں بود — لعنت آں باشد کہ از رحماں بود

نعت

در دلم چوں شد ثنائے سرورے — آنکه در خوبی ندارد همسرے

آنکه جانش عاشق یار ازل — آنکه رویش داخل آں دلبرے

آنکه مجذوب عنایات حق است — همچو طفلے پروریده در برے

آنکه در بحر کرم بحر عظیم — آنکه در لطف اتم یکتا درے

آنکه در جود و سخا ابر بهار — آنکه در فیض و عطا یک خاورے

آں رحیم و رحم حق را آیتے — آں کریم و جود حق را مظهرے

آں رخ فرخ که یک دیدار او — زشت رو را میکند خوش منظرے

آں دلے روشن که روشن کرده است — صد دل تیره را چوں اخترے

آں مبارک پے که آمد ذات او — رحمتے زاں ذات عالم پرورے

احمد آخر زماں کز نور او — شد دل مردم ز خور تاباں ترے

از بنی آدم فزوں تر در جمال — وز لآلی پاک تر در گوهرے

بر لبش جاری ز حکمت چشمه — در دلش پر از معارف کوثرے

بهر حق داماں ز غیرش چیده اند — ساختے اندیشه در خیر و بہے

آں چراغش داد حق کش تا ابد
نے خطر نے غم ز بادِ صرصرے

پہلوانِ حضرتِ ربِ جلیل
بر میاں بستہ ز شوکت خنجرے

تیرِ او تیزی بہر میداں نمود
تیغ او ہر جا نمودہ جوہرے

کرد ثابت بر جہاں عجزِ بتاں
وا نمودہ زد بر آں یک قادرے

تا نماند بے خبر از زورِ حق
بُت شناد بُت پرست بُت گرے

عاشقِ صدق و سداد و راستی
دشمنِ کذب و فساد و ہر شرے

خواجۂ و مر عاجزاں را بندۂ
بادشاہ و بیکساں را چاکرے

آں ترحمہا کہ خلق از وے پدید
کس ندیدہ در جہاں از مادرے

از شرابِ شوقِ جاناں بیخودے
در سرش بر خاک بنہادہ سرے

روشنی از وے بہر قومے رسید
نورِ او خورشید بر ہر کشورے

آیتے رحماں برائے ہر بصیر
حجتِ حق بہر ہر دیدہ ورے

ناتواناں را برحمت دستگیر
خستہ جاناں را بشفقت غم خورے

حُسن رویش بہ ز ماہ و آفتاب
خاکِ کویش بہ ز مشک و عنبرے

آفتاب و مہ چہ مے ماند بدو
در دلش از نورِ حق صد نیّرے

یک نظر بہتر ز عمرِ جاوداں
گر فتد کس را بر آں خوش پیکرے

منکہ از حسنش ہمے دارم خبر ‌ ‌ ‌ جان فشانم گر دہد دل دیگرے

یادِ آں صورت مرا از خود برد ‌ ‌ ‌ ہر زماں مستم کند از ساغرے

مے پریدم سوئے کوئے او مدام ‌ ‌ ‌ من اگر می داشتم بال و پرے

لالہ در ریحاں چہ کار آید مرا ‌ ‌ ‌ من سرے دارم بآں رو و سرے

خوبیٔ او دامن دل میکشد ‌ ‌ ‌ موکشانم مے برد زور آورے

دیدہ ام او ہست نورِ دیدہ ہا ‌ ‌ ‌ در اثر مہرش چو مہرِ انورے

تافت آں روئے کزاں رو سر نتافت ‌ ‌ ‌ یافت آں درماں کہ بگزید آں درے

ہر کہ بے او زد قدم در تجبرِ دیں ‌ ‌ ‌ کرد در اول قدم گم معبرے

اُمّی و در علم و حکمت بے نظیر ‌ ‌ ‌ زیں چہ باشد حجتے روشن ترے

آں شرابِ معرفت دادش خدا ‌ ‌ ‌ کز شعاعش خیرہ شد ہر اخترے

شد عیاں از وے علی الوجہ الاتم ‌ ‌ ‌ جوہرِ انساں کہ بود آں مضمرے

ختم شد بر نفسِ پاکش ہر کمال ‌ ‌ ‌ لاجرم شد ختم بر پیغمبرے

آفتابِ ہر زمین و ہر زماں ‌ ‌ ‌ رہبرے ہر اسود و ہر احمرے

مجمع البحرینِ علم و معرفت ‌ ‌ ‌ جامع الاسمین ابر و خاورے

چشم من بسیار گردید و ندید ‌ ‌ ‌ چشمہ چوں دینِ او صافی ترے

سالکان را نیست غیر از وی امام — رهبر ایشان را نیست غیر [illegible]

جاے او جائیکه طیرِ قدس را — [illegible]

آن خدا و نعتش باد و آن شرع و دین — [illegible]

تافت اول بر دیار تازیان — [illegible]

بعد زان آن مهر دین و شرع پاک — [illegible]

خلق را بخشید از حق کام دل — وا رهانید از شکِ عام [illegible]

یکطرف حیران از و شاهان وقت — یکطرف [illegible]

نے بعلمش کس رسیده نے بزور — در شکست کبر هر مستکبرے

او چه میدارد بهیچ کس نیاز — ع او خود فخر هر دست گرے

هست او در روضهٔ قدس جلال — وز خیالِ مادحان بالاترے

اے خدا بروے سلامِ ما رسان — هم بر اخوانش ز هر پیغمبرے

هر رسولے آفتاب صدق بود — هر رسولے بود مهر انورے

هر رسولے بود ظل دین پناه — هر رسولے بود ماهے مظهرے

گر بدنیا نامدے این خیل پاک — کار دین ماندے سراسر ابترے

هر که شکر بعثِ شان نارد بجا — هست او آلاے حق را کافرے

آں ہمہ از یک صدف صد گوہر اند | متحد در ذات و اصل و گوہرے

امتے ہرگز نبودہ در جہاں | کاندر آں نامد بوقتے منذرے

اول آدم آخر شاں احمد است | اے خنک آنکس کہ بیند آخرے

انبیا روشن گہر ہستند لیک | ہست احمد زاں ہمہ روشن ترے

آں ہمہ کانِ معارف بودہ اند | ہر یکے از راہِ مولے مخبرے

ہر کہ را علمے ز توحیدِ حق است | ہست اصلِ علمش از پیغمبرے

آں رسیدش از رہِ تعلیم ہا | گو شود اکنوں ز نخوت منکرے

ہست قومے کج رو و ناپاک رائے | آنکہ زیں پاکاں ہمی پیچد سرے

دیدۂ شاں روئے حق ہرگز ندید | بس سیہ کردند روئے دفترے

شورِ بختی ہائے بخت شاں ببیں | تا زبر چشم و گریزاں از خورے

چشم گر بودے غنی از آفتاب | کس نبودے تیز بیں چوں شپرے

ہر کہ کور است و براہش صد مغاک | وائے بر وے گر ندارد رہبرے

قوم دیگر را چنیں رائے رکیک | در نشستہ از جہالت در سرے

کاں خدا ملکے دگر اندر جہاں | از دیارِ شاں ندیدہ خوشترے

ہمدگر روئے چو روئے خوب شاں | نامدش خوب طبع و خاطرے

لاجرم از ابتدائیش تا ابد ماند و خواہد ماند آنجا بستّرے

ملک دیگر گرچہ میرد در ضلال مے نگرد و زو گہے مستنفرے

دادم ہر یک ذرہ قومے را کتاب ترک کردہ صد ہزاراں معشرے

چوں بروزِ ابتدا تقسیم کرد درمیانِ خلق از خیر و شرے

راستی در حصۂ اوشاں فتاد دیگراں را کذب شد آبشخورے

قولِ شاں این ست کاندر غیرِ شاں آمدہ صد کاذب و حیلت گرے

لیک نامد نزد شاں یک نیز ہم آنکہ بودے از خدا دیں گسترے

آنکہ ایشاں را نمودے راہِ حق در کشودے کذب ہر کذب آورے

تا شدے دادار را حجت تمام بر سرِ ہر مسلم و متنصرے

الغرض نزدیک شاں دادار پاک ہست ظالم ترز ہر ظالم ترے

گو گذارد عالمے را در ضلال مبتلا در پنجۂ ہر ماکرے

خود ہمیدارد بیک قومے مدام ہمچو شیدائے کسے میل و سرے

اینچنیں پر حمق رائے ایں قوم را حمق دیگر اینکہ بر وے فاخرے

عاقبت ایں رائے زشت و بدخیال کرد ایشاں را عجب کور و کرے

چشم پوشیدند از صد چشمہ سرنگوں گشتند بر یک آخورے

سخت ورزیدند کیش انبیا
آنچه کیش شاں بپاکاں شد مباہات
حزبِ و اندر حماقت بے نظیر
نے مہرِ تحقیق دارند و ثبوت
نے دوائے راشناسند از اثر
نے زکس ہیچ سند از روئے نیاز
نے بدل پروائے ایں تفتیش را
بر یکے مائل عدو صد ہزار
نے بدل خوفِ خدائے کردگار
تیرہ جاناں دیدہ ہا را دوختہ
دیدہ و دانستہ از حق قاصر اند
از برائے حق تراشیدہ ز جہل
آنخدائے شاں عجب باشد خدا
بہر الہام آمدش دایم پسند
اینچنیں رائے کجا باشد درست

الاماں از کینِ ہر متکبرے
از شیاطیں کس ندارد باورے
لیک ایشاں را بہر موصد خرے
نے زہند از صدق یا پر معبرے
نے درختے راشناسند از برے
نے بصرفِ فکرِ خود متفکرے
کز ہمہ دیں ہا کدامیں بہترے
فارغ از فرقِ اقل و اکثرے
نے بخاطر بیم روزِ محشرے
سوختہ در کینِ دینی چوں اژدرے
دل نہادہ در جہانِ نادرے
دائما در خانۂ خود منبرے
کو تغافل داشت از ہر کشورے
یا بیاں یک خطۂ کوتہ ترے
کے خرد گردد بسویش رہبرے

اے کہ گمانِ بد کند بر نیکواں | آنکہ باشد نیک و نیکو محضرے

ماہ را گفتن کہ چیزے نیست ایں | ہست خفاشے نہ زیں افزوں ترے

کور گر گوید کجا ہست آفتاب | میشود ور کور ہی اش بے سواترے

در خورِ تاباں مکن شک و گماں | تا ملامت را نہ گردی درخورے

گر خدا خواہی چراغِ مہروہی | چوں نمے ترسی ز قہرِ قاہرے

چوں نمے ترسی ز روزِ بازپرس | چوں نہ ترسی از حضورِ داورے

افترائے شاں چساں گشتت یقیں | یا خدا بیت والمنوّدہ دفترے

نورِ شاں یک عالمے را در گرفت | تو ہنوز اے کور در شور و شرے

لعلِ تاباں را اگر گوئی کثیف | زیں چہ کاہد قدرِ روشن جوہرے

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود | خود کنی ثابت کہ ہستی فاجرے

بغض با مردانِ حق نامردی است | آں مبشر باشد کہ باشد بے شرے

وانکہ در کین و کراہت سخت است | نفسِ دوں را ہست صیدِ لاغرے

صد مراتب بہ ز چشمِ اہلِ کیں | چشمِ نابینا و کور و اعورے

بر سرِ کین و تعصب خاک باد | ہم بفرقِ کین وراں خاکسترے

جز بپابندئے حق بندہ دگر | ور نہ گیرد با خدائے اکبرے

ما همه پیغمبران را چپ کریم
همچو خاکے اوفتاده بر درے

هر سوے کو طریقِ حق نمود
جانِ ما قربان بر آن حق پرورے

اے خداوندم بہ خیلِ انبیاء
کش فرستادی بہ فضلِ او درے

معرفت هم ده چو بخشیدی علم
مے بده زان ساں کہ دادی ساغرے

اے خداوندم بنام مصطفیٰ
کش شدی در هر مقامے ناصرے

دستِ من گیر از رهِ لطف و کرم
در مهم باش یار و یاورے

تکیه بر زورِ تو دارم گرچه من
همچو خاکم بلکه زاں هم کمترے

مدح

چون سخن آمد ثنائے سرورِ عالی تبار
عاجز از مدحش زمین و آسمان و هر دو دار

آن مقامِ قرب کو دارد بہ دلدارِ قدیم
کس نہ اندیشان آن از واصلانِ کردگار

آن عنایتها که محبوبِ ازل دارد بدو
کس بخوابے هم ندیده مثل آن اندر دیار

سرورِ خاصانِ حق شاهِ گروهِ عاشقاں
آنکه روحش کرد طے هر منزلِ وصلِ نگار

آن مبارک پے که آمد ذات با آیاتِ او
رحمتے زان ذاتِ عالم پرورِ پروردگار

آنکه دارد قربِ خاص اندر جنابِ پاکِ حق
آنکه شانِ او نفهمد کس ز خاصانِ کبار

احمدِ آخر زمان کو اولین را جائے فخر
آخرین را مقتدا و ملجا و کهف و حصار

ہست درگاہِ بزرگش کشتیٔ عالم پناہ — کس بگرد دو روزِ محشر جز پناہش رستگار
از ہمہ چیزے فزون تر در ہمہ نوعِ کمال — آسمان ہا پیشِ اوجِ ہمتِ او ذرہ وار
مظہرِ نورے کہ پنہان بود از عہدِ ازل — مطلعِ شمسے کہ بود از ابتدا در استتار
صدرِ بزمِ آسمان و حجۃ اللہ بر زمین — ذاتِ خالق را نشانے بس بزرگ و استوار
ہر رگ و تارِ وجودش خانۂ پایۂ ازل — ہر دمِ ہر ذرہ اش پُر از جمالِ دوستدار
حسنِ روے او بہ از صد آفتابِ جہانتاب — خاکِ کوے او بہ از صد نافۂ مشکِ تتار
ہست او از عقل و فکر و وہم و دم دور تر — کے مجالِ فکر تا آن حضرتِ ناپیدا کنار
سرِ او در گفتنِ قولِ بلےٰ اول کسے — آدمِ توحید و پیش از آدمش پیوندِ یار
جانِ خود دادن پئے خلقِ خدا در فطرتش — جان نثارِ خستہ جانان بیدلان را غمگسار
اندر آن وقتیکہ دنیا پُر ز شرک و کفر بود — ہیچکس را خون نشد آنچ دلِ آن شہریار
ہیچکس از خبثِ شرک و حبِ بت آگہ نشد — این خبر شد جانِ احمد را کہ بود از عشق زار
کس چہ میداند کرا زان نالہا باشد خبر — کان شفیعے کرد از بہرِ جہان در کنجِ غار
من نمی دانم چہ دردے بود در دل و غمے — کاندران غارے در آمد در دلش حزن و فگار
نے ز تاریکی و وحشت نے ز تنہائی ہراس — نے ز سرما غم نہ خوف از گرم و نے بیمِ مار
کشتۂ قوم و فدائے خلق و قربانِ جہان — نے بجسم و جانِ خویش میلش نہ بہ نفسِ خویش کار

نعرہ ہا چوں در دمید از بہرِ خلقِ خدا | شد تضرع کار را و پیش خدا لیل و نہار

سخت شورے بر فلک افتاد زاں عجز و دعا | قدسیاں را نیز شد چشم از غمِ آں اشکبار

آخر از عجز و مناجات و تضرع کردنش | شد نگاہِ لطفِ حق بر عالمِ تاریک و تار

در جہاں از معصیتہا بود طوفانِ عظیم | بود خلق از شرک و عصیاں کور و کر در ہر دیار

ہمچو وقتِ نوح دنیا بود پر از ہر فساد | ہیچ دل خالی نبود از ظلمت و گرد و غبار

مر شیاطیں را تسلط بود بر ہر روح و نفس | پس تجلی کرد بر روحِ محمد کردگار

منتِ او بر ہمہ شیخ و سیاہی ثابت است | آنکہ بہرِ نوعِ انساں کرد جاں جمع و نثار

یا نبی اللہ توئی خورشیدِ رہ ہائے علے | بے تو تار و دور و براہے عارفِ پرہیزگار

یا نبی اللہ لبِ تو چشمۂ جاں ہم درست | یا نبی اللہ توئی در راہِ حق آموزگار

آں یکے جوید حدیثِ پاکِ تو از زید و عمر | واں دگر از خود ہمانت بشنود بے انتظار

زندہ آں شخصے کہ نوشد جرعہ از چشمہ ات | زیرکا آں مرد کہ کرد است اتباعت اختیار

عارفاں را انتہائے معرفت علم رخست | صادقاں را انتہائے صدق در شفقت قرار

بے تو ہرگز دولتِ عرفاں نمی یابد کسے | گرچہ میبرد ریاضت ہا و جہدِ بیشمار

تکیہ بر اعمالِ خود بے عشقِ رویت ابلہی است | غافل از رویت نبیند روئے نیکی زینہار

در دمے حاصل شود نورے ز عشقِ روئے تو | کاں نیابد سالکاں را حاصل اندر روزگار

از عجایبهای عالم هرچه محبوب و خوش است　　شان آن هر چیز بینم در وجودت آشکار

خوشتر از دوران عشق تو نباشد هیچ دو　　خوبتر از وصف و مدح تو نباشد هیچ کار

منکه ره بردم بخوبیهای بی‌پایان تو　　جان گدازم مهر تو گر دیگری خندد ستگذار

هر کسی اندر نماز خود دعا می‌کند　　من دعاهای بر دیار تو ای باغ بهار

یا نبی الله فدای سر سر موی توام　　وقف راه تو کنم گر جان دهندم صد هزار

اتباع و عشق رویت از ره تحقیق چیست　　کیمیای هر دو این اکسیر جان هر فگار

دل اگر خون نیست از هجرت چه چیز است آمدی　　در نثار تو نگر دو جان کجا آید بکار

دل نمیترسد بمهر تو مرا از موت هم　　پایداریها ببین خوش میروم تا پائدار

راغب اندر رحمت یا رحمة الله آمدیم　　ایکه چون ما بر در تو صد هزار امیدوار

یا نبی الله نثار روی محبوب توام　　وقف راهت کرده ام این سر که بر دوش ست بار

تا بمن نور رسول پاک بنموده اند　　عشق او در دل همی جوشد چو آب از آبشار

آتش عشق از دم من همچو برقی می‌جهد　　یکطرف ای همرهان خامم از گرد و جوار

جز بسر وجد ست دل تا دید روی او بخواب　　ای بر آن روی و سرش جان و سر در دیم نثار

صد هزاران یوسفی بینم درین چاه ذقن　　وآن مسیح ناصری شد از دم او بیمار

تاجدار هفت کشور آفتاب شرق و غرب　　پادشاه ملک و ملت ملجا هر خاکسار

کامران آن دل که زد در راه او از صدق گام — نیکبخت آن سر که میدارد سر آن شهسوار

یا نبی الله جهان تاریک شد از کفر و شرک — وقت آن آمد که بنمائی رُخ خورشیدوار

بینم انوار خدا در روئے تو اے دلبرم — مست عشق روئے تو بینیم دل هر هوشیار

اهل دل فهمند قدرت عارفان دانند حال — از دو چشم شپران پنهان خور نصف النهار

هر کسے دارد سرے با دلبرے اندر جهان — من فدائے روئے تو اے لستان گلعذار

از همه عالم دل اندر روئے خوبت بسته‌ام — بر وجود خویشتن کم دم وجودت اختیار

زندگانی چیست جان کردن براه تو فدا — رستگاری چیست در بند تو بودن صید وار

تا وجودم هست خواهد بود عشقت در دلم — تا دلم دوران چون دارد به تو دارم مدار

یا رسول الله بروبیت عهد دارم استوار — عشق تو دارم ازان روزیکه بودم شیرخوار

هر قدم کاندر جناب حضرت بیچون زدم — دیده‌ست پنهان معین حامی و نصرت شعار

در دو عالم نسبتے دارم بتو از بس بزرگ — پرورش دادی مرا خود همچو طفلے در کنار

یاد کن وقتیکه در کشفم نمودی شکل خویش — یاد کن هم وقت دیگر کامدی مشتاق وار

یاد کن آن لطف و رحمتها که با من داشتی — وان بشارتها که میدادی مرا از کردگار

یاد کن وقتے چو بنمودی به بیداری مرا — آن جمالے آن رخے آن صورتے رشک بهار

آنچه ما را اندرو تیغ شوخ آزارے رسید — یا رسول الله بپرس از عالم ذوالاقتدار

عجب نوریست در جان محمد | عجب لعلیست در کان محمد
ز ظلمتها دلے آنگه شود صاف | که گردد از محبان محمد
عجب دارم دل آں ناکساں را | که رو تابند از خوان محمد
ندانم هیچ نفسے در دو عالم | که دارد شوکت و شان محمد
خدا زاں سینه بیزارست صد بار | که هست از کینه داران محمد
خدا خود سوزد آں کرم دنی را | که باشد از عدوان محمد
اگر خواهی نجات از مستی نفس | بیا در ذیل مستان محمد
اگر خواهی که حق گوید ثنایت | بشو از دل ثنا خوان محمد
اگر خواهی دلیلے عاشقش باش | محمد هست برهان محمد
سرے دارم فداے خاک احمد | دلم هر وقت قربان محمد
بگیسوے رسول الله که هستم | نثار روے تابان محمد
دریں ره گر کشندم ور بسوزند | نتابم رو ز ایوان محمد
بکار دیں نترسم از جهانے | که دارم رنگ ایمان محمد
بسے سهلست از دنیا بریدن | بیاد حسن و احسان محمد
فدا شد در رهش هر ذره من | که دیدم حسن پنهان محمد

دگر استاد را نامے ندانم | کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ
بدیگر دلبرے کارے ندارم | کہ ہستم کشتۂ آنِ محمدؐ
مرا آں گوشۂ چشمے بباید | نخواہم جز گلستانِ محمدؐ
دلِ زارم بہ پہلویم مجوئید | کہ بستیمش بدامانِ محمدؐ
من آں خوش مرغ از مرغانِ قدسم | کہ دارد جا بہ بستانِ محمدؐ
تو جانِ ما منور کردی از عشق | فدایت جانم اے جانِ محمدؐ
دریغا گر دہم صد جاں دریں راہ | نباشد نیز شایانِ محمدؐ
چہ ہیبتہا بدادند ایں جواں را | کہ ناید کس بہ میدانِ محمدؐ
الا اے دشمنِ نادان و بے راہ | بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ
رہِ مولیٰ کہ گم کردند مردم | بجو در آل و اعوانِ محمدؐ
الا اے منکر از شانِ محمدؐ | ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشان است | بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

دیگر

مصطفیٰ را چوں فروتر شد مقام | از مسیحِ ناصری اے طفلِ خام
آنکہ دستِ پاکِ او دستِ خدا است | چوں تواں گفتن کہ از روحش جدا است

آنکہ ہر کردار و قولش دین ماست / یکدم از جبریل بُعدش چوں رواست
بر امامِ انبیا این افترا / چوں نمے ترسید از قہرِ خدا

دیگر

شانِ احمد را کہ داند جز خداوندِ کریم / آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم
زاں نمط شد محوِ دلبر کز کمالِ اتحاد / پیکرِ او شد سراسر صورتِ ربِّ رحیم
بوئے محبوبِ حقیقی میدمد زاں روئے پاک / ذاتِ حقانی صفاتش مظہرِ ذاتِ قدیم
گرچہ منسوبم کند کس سوئے الحاد و ضلال / چوں دلِ احمد نمی بینم دگر عرشِ عظیم
منتِ ایزد را کہ من برغمِ اہلِ روزگار / صد بلا را میخرم از ذوقِ آں عین النعیم
از عنایاتِ خدا و ز فضلِ آں داورِ پاک / دشمنِ فرعونیانم بہرِ عشقِ آں کلیم
آں مقام و رتبتِ خاصش کہ بر من شد عیاں / گفتمے گر دیدمے طبعے درین راہِ سلیم
در رہِ عشقِ محمد این سر و جانم رود / این تمنا این دعا این در دلم عزمِ صمیم

مدح

رہبرِ ما سیدِ ما مصطفٰے است / آنکہ نہ دیدست نظیرش سروش
آنکہ خدا مثلِ رخش نافرید / آنکہ رہش مخزنِ ہر عقل و ہوش
دشمنِ دیں حملہ برو میکند / حیف بود گر بنشینم خموش

چوں سخن سفلہ بگوشم رسید
در دلِ من خاست چو محشر خروش

چند توانم کہ شکیبے کنم
چند کند صبر دلِ زہر نوش

آں نہ مسلمان تبراز کافر است
کش نبود از پئے آں پاک جوش

جاں شود اندر رہِ پاکش فدا
مژدہ ہمیں است گر آید بگوش

سر کہ نہ در پائے عزیزش رود
بار گران است کشیدن بدوش

منہ

ہر کہ تف افگند بہ مہرِ منیر
ہم بروئیش فتد تف بہ تحقیر

تا قیامت تف است بر رویش
قدسیاں دور تر ز بد بویش

مرثیہ

بیکسے شد دینِ احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دینِ احمد کار نیست

ہر طرف سیلِ ضلالت صد ہزاراں تن ربود
حیف بر چشمے کہ اکنوں نیز ہم ہشیار نیست

اے خداوندانِ نعمت ایں چنیں غفلت چرا است
بیخود از خوابید یا خود بخت دیں بیدار نیست

اے مسلماناں خدارا یک نظر بر حالِ دیں
آنچہ مے بینم بلا ہا حاجتِ اظہار نیست

آتش افتاد است در رختش بخیزید اے یلاں
دیدنش از دور کار مردم دیندار نیست

ہر زماں ایں مہرِ دیں در خونِ دلِ من می تپد
محرمِ ایں دردِ ما جز عالمِ اسرار نیست

آنچه بر ما می‌رود داند غم که داند جز خدا
زهر هم نوشیم لیکن زهرهٔ گفتار نیست

هر کسے غمخوار ہے اهل اقارب می‌کند
این دریغ این بیکسے را هیچکس غمخوار نیست

خون دین هم می‌رود ایچون کشتگان کربلا
اے عجب این مردمان را مهر آن دلدار نیست

حیف هم آید چو بینیم بذل شان در کار نفس
کاین همه جود و سخاوت در ره دادار نیست

آنکه دارند مقدرت هم عزم تائیدات دین
لطف کن یارا نظر بر اندکے بسیار نیست

بین کسے چون در خاک می‌غلطد ز جور ناکسان
آنکه مشغل او بزرگی بند دوار نیست

اندرین وقت مصیبت چارهٔ بیکسیان
جز دعائے بامداد و گریهٔ اسحار نیست

ایخدا هرگز مکن شاد آن دل تاریک را
آنکه او را فکر دین احمد مختار نیست

اے برادر پنج روز ایام عشرت ها بود
دایما عیش و بهار گلشن و گلزار نیست

مرثیه

می‌سزد گر خون ببارد دیده‌ها اهل دین
بر پریشان حالئ اسلام قحط المسلمین

دین حق را گردش آمد صعبناک و سهمگین
سخت شورے اوفتاد اندر جهان از کفر و کین

آنکه نفس او ستانه ز خیر و خوبی بی‌نصیب
میتراشد عیبها در ذات خیر المرسلین

آنکه در زندان ناپاکی ست محبوس و اسیر
هست در شان امام پاکبازان نکته‌چین

تیر بر معصوم میبارد خبیث بدگهر
آسمان را می‌سزد گر سنگ بارد بر زمین

پیشِ چشمانِ شما اسلام در خاک اوفتاد — چیست عذرے پیشِ حق اے مجمع المتقین

یک طرف کفر ست چون شان ہمچو افواجِ یزید — دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

مردم بیقدرت مشغول عشرت ہائے خویش — خورم و خندان نشستہ با بتانِ نازنین

عالمے از روز و شب باہم فسادے از جوشِ نفس — زاہدان غافل ہمہ از سرِ حضرت ہائے دیں

ہر کسے از بہرِ نفسِ دونِ خود طرفے گرفت — طرفِ دین خالی شدہ و ہر دشمنے جست از کمیں

اے مسلمانان چہ آثارِ مسلمانی ہمین است — دین چنیں ابتر شما در جیفۂ دنیا رہیں

کاخِ دنیا را چہ استحکام در چشمِ شما ست — یا مگر از دل بروں کردید موتِ اولیں

دور نبود آمد قریب اے غافلان فکرش کنید — دور مے تاکے بخوبانِ لطیفِ مہ جبیں

نفسِ خود را بستۂ دنیا مدارا ہوشمند — ور نہ تلخیہا بہ بینی وقتِ انفاسِ پسیں

دل بہ اللہ الابد دارے کہ حسنش دائم است — تا سرورِ دائمی یابی ز خیر المحسنین

آنچہ در صندیکہ او دیوانۂ زائش بود — ہوشیارے آنکہ مستِ بوے آں یارِ حسیں

ہست جامِ عشقِ او آبِ حیاتِ لازوال — ہر کہ نوشید است او ہرگز نمیرد بعد ازیں

اے برادر دل منہ در دولتِ دنیائے دوں — زہرِ خونریز است در ہر قطرہ ایں انگبیں

تا توانی جہد کن از بہرِ دین با جان و مال — تا ز ربُّ العرش یابی خلعتِ صد آفریں

از عمل ثابت کن آں نورے کہ در ایمانِ تست — دل چہ دادی یوسفے را راہِ کنعان برگزیں

یاد ایّامے کہ این دینِ صحیح مرشدِ کل بود / عالمے را وارہانید از رہِ دیوِ لعین

بر زمین گسترد ظلِّ تربیت از نورِ علم / پایۂ خود برتر از عزّ و جاہِ چرخِ برین

این زمانہ اینچنان آمد کہ ہر ابن الجہول / از سفاہت مے کند تکذیبِ این دینِ مبین

صد ہزاران اہلِ ایمان از دینِ حق شدند جست / صد ہزاران جاہلان گشتند حبیبِ الماکرین

بر مسلمانان ہمہ ادبار زین رو اوفتاد / کز پئے دین ہمّتِ شان نیست با غیرت قرین

گر بگیرد عالمے از راہِ دینِ مصطفےٰ / از رہِ غیرت نمی جنبند ہم مثلِ جنین

فکرِ ایشان عیش ہمدم وردِ دنیائے دون / مالِ ایشان غارت اندر راہِ نسوانِ حسین

ہر کجا در مجلسے فسق است ایشان صدرِ شان / ہر کجا ہست از معاصی حلقۂ ایشان نگین

با خرابات آشنا بیگانہ از کوئے خدا / نفرت از اربابِ دین با مہ رُخان ہم نشین

رو بگردانید از دینے کہ صد اخلاص داشت / چون نباشد اندر دلِ این قوم صدقِ المخلصین

آن شان و دولت و اقبالِ ایشان درگذشت / شومیِ اعمالِ شان آورد ایّامِ چنین

اندر رہِ دینِ حق دوری آمد عجب اندر نخست / باز چون آید بیاید ہم ازین رہ بالیقین

یا الٰہی باز کے آید ز تو وقتِ مدد / باز کے بینم آن فرخندہ ایّام و سنین

این ہمہ فکرِ دینِ احمد مغربان را گداخت / کثرتِ اعدائے ملت قلتِ انصارِ دین

ایخدا زود آ و بر ما آ بہ نصرتہا بیا / یا مرا بردار یارب زین مقامِ آتشین

اے خدا انورِ ہدیٰ از مشرقِ رحمت برآ
گمرہاں را چشم کن روشن بہ آیاتِ مبیں

چوں مرا بخشیدۂ صدق اندریں سوز و گداز
نیست امیدم کہ ناکامم بمیرانی دریں

کار و بارِ صادقاں ہرگز نماند ناتمام
صادقاں را دستِ حق باشد نہاں در آستیں

فریادِ اہلِ اسلام

دردا کہ حسنِ صورتِ فرقاں عیاں نماند
آں خود عیاں مگر اثرِ عارفاں نماند

سر دم طلب کنند کہ اعجاز آں کجاست
صد درد و صد دریغ کہ اعجاز داں نماند

کوریم و از کمالِ تغافل بچشمِ ما
آں روئے خوب و گیسوئے عنبر فشاں نماند

بینیم کہ ہر یکے بہ غمِ نفس مبتلاست
کس را غمِ اشاعتِ فرقاں بجاں نماند

یوسف شنیدہ ام کہ شدش کارواں معیں
ایں یوسفے کہ ہیچ کسش کارواں نماند

جانم کباب شد ز غمِ ایں کتابِ پاک
چنداں بسوختم کہ خود امید جاں نماند

دوشم اندکے مرا بخیالے شکیب بود
امشب مپرس حال کہ تاب و تواں نماند

اے سید الورٰی مددے وقتِ نصرت است
در بوستاں صحابۂ تو کس باغباں نماند

صد بار رقص ہا کنم از خورمی اگر
بینم کہ حسنِ دلکشِ فرقاں نہاں نماند

در رنج و درد مے گزرانیم روزگار
یا رب ترحمیکہ دگر مہرباں نماند

یا رب چہ بہر من غمِ فرقاں مقدر است
یا خود دریں زمانہ کسے رازداں نماند

دیدم کہ زاہدان و فقیہان گنہ اشتند — ناچار در دلم اثر مہرشان نماند

اے خواجہ پنج روز بود لطف زندگی — کس از پئے مدام دریں خاکدان نماند

امروز گر دل از پئے قرآں بسوزدت — عذرے دگر ترا بجناب یگاں نماند

بگذار درد مثنوی و شغل غزل و شعر — ایں نحو و چہ چیز ہست اگر قدر آں نماند

در خادمان نشینی و حسد نازمے کنی — آنرا کہ سید است کس از خادماں نماند

خلق از برائے شوکت دنیا چہا کنند — دردا کہ مہر کعبہ چو مہر بتاں نماند

اے بے خبر بخدمت فرقاں کمر بہ بند — زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

قصیدہ الہامیہ

جائے کہ از مسیح و نزولش سخن رود — گویم سخن اگرچہ ندارند باورم

کاندر دلم دمید خداوند کردگار — کاں برگزیدہ راز رہِ صدق مظہرم

موعودم و بحلیۂ ماثور آمدم — حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم

رنگم چو گندم است و بمو فرق بیّن است — زانساں کہ آمد است در اخبار سرورم

ایں مقدمم نہ جائے شکوک است والتباس — سید جدا کند ز مسیحائے احمرم

از کلمۂ منارۂ شرقی عجب مدار — چوں خود ز مشرق است تجلی نیرم

اینک منم که حسب بشارات آمدم ‌ ‌ ‌ عیسیٰ کجاست تا بنهد پا بمنبرم

آنرا که حق بجنت خلدش مقام داد ‌ ‌ ‌ چون مے خلافِ وعده برون آرد از ارم

چون کافرا ز ستم بپرستند مسیح را ‌ ‌ ‌ غیوری خدا بسرش کرد همسرم

ز روی یک نظر بجانبِ فرقان غور کن ‌ ‌ ‌ تا بر تو منکشف شود این راز مضمرم

یارب کجاست محرم راز مکاشفات ‌ ‌ ‌ تا نور باطنش خبر آرد ز مخبرم

آن قبله و نمود بگیتی بچاردهم ‌ ‌ ‌ بعد از هزار و سه که بُت افگند در حرم

جوشید آن چنان بکرم منبعِ فیوض ‌ ‌ ‌ کامد ندای یار ز هر کوی و معبرم

ای معترض بخوفِ الٰهی صبور باش ‌ ‌ ‌ تا خود خدا عیان کند آن نور اخترم

آخر نخوانده که گمانِ نکو کنید ‌ ‌ ‌ چون مے روی برون ز حدودش برادرم

بر من چرا کشی تو چنین خنجرِ زبان ‌ ‌ ‌ از خود نیم ز قادر ذو المجد اکبرم

مأمورم و مرا چه درین کار اختیار ‌ ‌ ‌ رو این سخن بگو بخداوند آمرم

ای آنکه سوی من بدویدی بصد تبر ‌ ‌ ‌ از باغبان بترس که من شاخ مثمرم

حکم ست ز آسمان بزمین میرسانمش ‌ ‌ ‌ گر بشنوم نگویمش آنرا کجا برم

ای قوم من بگفتهٔ من سنگدل مباش ‌ ‌ ‌ ز اول چنین مجوش ببین تا باخرم

من خود نگویم این که بلوحِ خدا همین ست ‌ ‌ ‌ گر طاقت ست محو کن آن نقشِ داورم

در تنگنائے حیرت و فکرم ز قوم خویش — یا رب عنایتے که ازین فکر مضطرم

قومے که چشم مانده است نه گوش و نه نورِ دل — جز تیز زبانِ شان که تیر زد بیک درم

بد گفتنم ز نوعِ عبادت شمرده اند — در چشمِ شان پلید تر از هر مزوّرم

اے دل تو نیز خاطرِ اینان نگاهدار — کاخر کنند دعوے حبِّ پیمبرم

اے منکرِ پیام و سروش و ندائے حق — از من خطا مبین که خطا در تو بنگرم

جانم گداخت از غمِ ایمانت اے عزیز — ویں طرفه تر که من بگمانِ تو کافرم

خواهی که روشنت شود احوالِ صدقِ ما — رو پیش دل بخواه از آن ذاتِ ذوالکرم

گوشِ دلم بجانبِ تکفیرِ کس کجاست — من مستِ جامهائے عنایاتِ دلبرم

از طعنِ دشمنان غمے چون شود مرا — کاندر خیالِ دوست بخوابے خوش اندرم

سرِّ منیرِ یوحیِ حق آنکه با من است — پیغامِ اوست چون نفسِ روح پرورم

من بس خجسته بوده ام از بشاراتِ یارِ خویش — دیگر خبر مپرس ازین تیره کشورم

نقشِ نگار بود دلِ من درون شدا — مهرش نشسته است درین چهرِ انورم

راهِ نجسته می روم و آتشش گذشته — بسیار تن که جان بفشانده برین درم

اینانِ روزگار ندانند رازِ من — من نورِ خود نهفته ز چشمانِ شپّرم

بعد از رهم هر آنچه پسندند هیچ نیست — بد قسمت آنکه در نظرش هیچ محقّرم

هر لحظه می خورم ز جا قسم جمال دوست | هر دم انیس یار علی ز غم منکرم
باد بهشت بر دل پر سوز من وزد | صد نکهت لطیف به دود و مجمرم
بد گوی حاسدان همه سازند زبان به من | من هر زبان نکاه به یادش مضطرم
کارم ز قرب یار بجائی رسیده است | کانجا ز فهم و دانش اغیار برترم
پایم ز لطف یار بجنت خزیده است | وز فضل آن حبیب به باغ بهشت اندرم
بخشش چنانچه بر کس که جست دعا بود | زان گونه زار نیم نشنیدست مادرم
هر سو که جلوهٔ رخ آن یار بنگرم | آن دیگری کجاست که آید بخاطرم
[illegible] | [illegible]
گر خون شکسته دل ز غم و درد اشتیاق شد | [illegible]
هر شب هزار غم من آید ز درد قوم | یا رب بجاست بخشش از این بیشترم
یا رب آب چشم من این کسل شان بشو | کامروز تر شده است ازین درد بسترم
دریاب چونکه آب ز سر تو رسیده هم | دریاب چونکه جز تو نمانده است دیگرم
تاریکیٔ غموم به آخر نمی رسد | این شب مگر تمام شود روز محشرم
دل خون شده است از غم این قوم ناشناس | وز عالمان کج که گرفتند چنبرم
گر علم خشک کوری باطن رهٔ روی | هر عالم و فقیه شده هیچ چاکرم

بر سنگ میکند اثر این منطقم مگر
بے بہرہ این کسان ز کلامِ موثرم

علم آن بود کہ نور فراست رفیق اوست
این علم تیرہ را بہ پشیزے نمی خرم

امروز قوم من نشناسد مقامِ من
روزے بگریہ یاد کند وقتِ خوشترم

اے قوم من بچشم نظر سوے غیب آر
تا دست خود بعجز ز بہرِ تو گسترم

گر ہیچ خاک پیش تو قدرم بود چہ باک
چون خاک نیز کز خس و خاشاک کمترم

لطف و فضل او کہ نوازد و گر نہ من
کرم نہ آدمی صدف استم نہ گوہرم

زانگونہ دوست او دلم از غیر خود کشید
گوئی گہے نبود دگر در تصورم

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

ہر تار و پودِ من بسراید بعشق او
از خود تہی و از غمِ آن دلستان پرم

من در حریمِ قدس چراغِ صداقتم
دستش محافظ است ز ہر باد صرصرم

ہر روز ہم نشانک شہادت صد تیر ہمیشہ یار
زینم کہ از غمم کہ زمین گشتہ منکرم

واللہ کہ ہیچو کشتیِ نوحم ز کردگار
بیدولت آنکہ دور بماند ز لنگرم

این آتشے کہ دامن آخر زمان بسوخت
از بہرِ چارہ اش بخدا نہرِ کوثرم

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

یارب بنا بریم نظرے کن بلطف و فضل
جز دستِ رحمتِ تو دگر نیست یاورم

این ست کام دل اگر آید میسرم	جانم فدا شود بره دین مصطفیٰ

حجة الله صفحه ۱

سخن نزدم مراں از شہر یارے | کہ بستم بر درے امید وارے

خداوندیکہ جاں بخش جہان است | بدیع و خالق و پروردگارے

کریم و ستار و مشکلکشائے | رحیم و محسن و حاجت برآرے

فتادم بر درش زیرا نکہ گویند | برآید در جہاں کارے زکارے

چو آں یار وفادار آیدم یاد | فراموشم شود ہر خویش و یارے

بغیر او چساں بندم دل خویش | کہ بے رویش نمی آید قرارے

دلم در سینۂ ریشم مجوئید | کہ بستیمش بدامان نگارے

دل من دلبرے را تحفہ گاہے | سر من در رہ یارے نثارے

چگویم فضل او بر من چگونست | کہ فضل اوست ناپیدا کنارے

عنایتہائے او را چوں شمارم | کہ لطفہا وست بیروں از شمارے

مرا کاریست با آں دلستانے | ندارد کس خبر زاں کاروبارے

بنالم بر درش زاں ساں کہ نالد | بوقت وضع حملے باردارے

مرا با عشق او وقتے ست معمور | چہ خوش وقتے چہ خرم روزگارے

ثنا ہا گوئمت اے گلشن یار	کہ فارغ کردی از باغ و بہارے

ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۷

اے خدا جانم بر اسرارت فدا	اُمیاں را میدہی فہم و ذکا
در جہانت ہیچو من اُمی کجاست	در جہالت ہا مرا نشو و نماست
کرمکے بودم مرا کردی بشر	من عجب تر از مسیح بے پدر

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۲

اے کہ در جنگم کشیدستی تیز چنال	چوں نترسی از خدائے ذوالجلال
مومنے را نام کافر منہی	کافرم گر مومنی با این خیال

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۸

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند	مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند
مے درخشم چوں قمر تابم چو قرص آفتاب	کور چشم آنانکہ در انکار ہا افتادہ اند
بشنوید اے طالباں کز غیب بکشند این ندا	مصلحے باید کہ در ہر جا مفاسد زادہ اند
صادقم و از طرف مولیٰ با نشانہا آمدم	صد در علم و ہدیٰ بر روئے من بکشادہ اند
آسماں بارد نشاں الوقت میگوید زمیں	این دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند
بہر دم از دل و جاں صحبت یار خود کنم	من آنستم کہ تغافل ز کار خود بکنم

بهر زمان که الم این هوس همی بخشد
که هر چه هست نثار نگار خود بکنم

اگرچه در ره جانان چو خاک گردیدم
علم نهید که فدائش غبار خود بکنم

روم بگلشن و دلدادگان با غم
چرا بگو چه غیرے قرار خود بکنم

رسید مژده که ایام نو بهار آمد
زمانه را خبر از برگ و بار خود بکنم

تعلقات دلآرام خویش نمایم
همائے اوج سعادت شکار خود بکنم

بگوش هوش شنو از من اے تکفر من
که هست گواه بدین کردگار خود بکنم

ز فکر تفرقه باز آ بآشتی پرداز
وگر نه گریه بر غمگسار خود بکنم

عمارت همه ویران خراب خواهم ساخت
اگر ز چشم روان آبشار خود بکنم

مقیم بر سر راهے نشسته ام هر دم
که تا گذارش عرضی بیار خود بکنم

بروے یار که از بهر قوم مے سوزم
گهر دلش چو دل ریش و زار خود بکنم

مدح

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچه آل محمد است

دیدم بعین قلب و شنیدم بگوش هوش
در هر مکان ندائے جمال محمد است

این چشمه روان که بخلق خدا دهم
یک قطره ز بحر کمال محمد است

این آتشم نه آتش مهر محمدی ست
وین آب من نه آب زلال محمد است

منہ

توانم کہ ایں عہد و پیماں کنم — کہ جاں در رہِ خلق قرباں کنم
توانم کہ سر ہم دریں رہ وہم — و لے بدگماں را چہ درماں کنم

منہ

ہماں بہ کہ جاں در رہِ او فشانم — جہاں را چہ نقصاں اگر من نمانم

نشانِ آسمانی

ایں ست نشانِ آسمانی — بشنش بنما اگر توانی
یا صوفی خویش را بروں آر — یا توبہ بکن ز بدگمانی
اے سخت اسیرِ بدگمانی — و ے بستہ کمر بہ بدزبانی
سوزم کہ چساں شوی مسلماں — ویں طرفہ کہ کافرم بخوانی

اگر خود آدمی کامل نباشد در تلاشِ حق — خدا خود راہ بنماید طلبگارِ حقیقت را
رحمتِ حق را کہ حرزِ اولیاست — ہست پنہاں زیرِ لعنتہائے خلق

فتح اسلام صفحہ ۶۷

اے خدا اے چارہ سازِ ہر دلِ اندوہگیں — اے پناہِ عاجزاں آمرزگارِ مذنبیں
از کرم آں بندۂ خود را بہ بخشش ہا نواز — ویں جدا افتادگاں را از ترحم ہا ببیں

دردیست در دلم کہ گر از پیش آب چشم	بردارم آستیں برود تا بدامنم

شحنۂ حق صفحہ ۳

نمیترسیم از مردن چنیں خوف از دل افگندیم	کہ ما مردیم زاں روزیکہ دل از غیر برکندیم
دل و جاں در رہ آں دلستاں خود فدا کردیم	اگر جاں نیز ما خواہد بصد دل آرزومندیم

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۵۰

تا بر دلم نظر شد از مہر و ماہ یارا	کردست سیم خالص قلب سیاہ ما را
لطف عمیم دلبر ہر دم مرا بخواند	ہر چند می زنند ایں اغیار راہ ما را
[illegible] دولتانم چوں خاک کوشب درش	دیگر نشاں چہ باشد اقبال و جاہ ما را

براہین احمدیہ جلد ۲ صفحہ الف

پناہم آں توانائیست ہر آں	ز بخل ناتوانانم مترساں

براہین احمدیہ صفحہ ۸۷

خاکساریم و سخن از رہ غربت گوئیم	یعلم اللہ کہ بکس نیست غبارے ما را
ما نہ بیہودہ پئے ایں سرو کاری بردیم	جلوۂ حسن کشد جانب یارے ما را

خلق خدا کی سچی ہمدردی

بدل دردیکہ دارم از برائے طالبان حق	نمیگردد بیاں آں درد از تقریر کوتاہم

کافرم گفتند دجال لعین — بہر قتلم ہر لئیمے در کمین

بنگر این بازی کنان را چون جہند — از حسد بر جان خود بازی کنند

مومنے را کافرے دادن قرار — کار جان بازیست نزد ہوشیار

زانکہ تکفیرے کہ از ناحق بود — واپس آید بر سر اہلش فقد

سفلۂ کو غرق در کفر نہاں — ہرزہ نالد بہر کفر دیگراں

گر خبر زاں کفر باطن داشتے — خویشتن را بدترے انگاشتے

تا جدا از قوم خود ببریدہ اند — بہر تکفیرم چہا کوشیدہ اند

افتراہا پیش ہرکس بردہ اند — وز خیانتہا سخن پروردہ اند

تا مگر لغزد کسے زاں افترا — سادہ لوحے کافر انگارد مرا

در رہ ما فتنہ ہا انگیختند — با نصاریٰ راے خود آمیختند

کافرم خواندند از جہل و عناد — اینچنیں کجرو بدنیا کس مباد

جہل و نادانی تعصبہا فزود — کیں بجوشید و دو چشم شاں ربود

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ مارا امام و مقتدا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بدو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایماے بود — آں ہمہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتداے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہاے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

لیک عقدم دوری ازاں بحث کتاب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

لیک دوناں را بمغزش راہ نیست — ہر دلے از سر آں آگاہ نیست

تا نباشد طالبے پاک اندروں — تا نجوشد عشق یارب بے چگوں

راز قرآں را کجا فہمد کسے
بہر نورے نور مے باید بسے

این سخن قرآں ہمیں فرمودہ است
اندر و شرط تطہر بودہ است

گر بقرآں ہر کسے را راہ بود
پس چرا شرط تطہر را فزود

نور را داند کسے کو نور شد
واز حجاب سرکشی ہا دور شد

این ہمہ کوراں کہ تکفیرم کنند
بیگماں از نور قرآں غافل اند

بے خبر از رازہائے ایں کلام
ہرزہ گویاں ناقصان و ناتمام

در کف شاں استخوانے بیش نیست
در سر شاں عقل دور اندیش نیست

مردہ اند و فہم شاں مردار ہم
بے نصیب از عشق پاک و دلدار ہم

الغرض فرقاں نہاں از دیدہ ہاست
او نہاں چوں خالق بیچوں ہاست

نور فرقاں می کشد سوئے خدا
میتواں دیدن ازو روئے خدا

ما چساں بندیم زاں دلبر نظر
ہیچو روئے او کجا روئے دگر

روئے من از نور روئے او بتافت
یافت از فیضش دل من ہرچہ یافت

چوں دو چشم کس نداند آں جمال
جان من قرباں آں شمس الکمال

ہمچنیں عشقم بروئے مصطفےٰ
دل پرد چوں مرغ سوئے مصطفےٰ

تا مرا دادند از حسنش خبر
شد دلم از عشق او زیر و زبر

منکہ می‌بینم رخ آں دلبرے
جاں فشانم گر دہد دل دیگرے

ساقی من ہست آں جاں پرورے
ہر زماں مستم کند از ساغرے

محو روئے او شد است ایں روئے من
بوئے او آید ز بام و کوئے من

بسکہ من در عشق او ہستم نہاں
من ہمانم من ہمانم من ہماں

جان من از جان او یابد غذا
از گریبانم عیاں شد آں ذکا

احمد اندر جان احمد شد پدید
اسم من گردید اسم آں وحید

فارغ افتادم بدو از عز و جاہ
دل ز کف داد از فرق افتادہ کلا

بر من ایں بہتاں کہ من زاں آستاں
تافتم سر ایں چہ کذب فاسقاں

سر نتابد زاں مہ من چوں منے
لعنت حق بر گمان دشمنے

آں منم کاندر رہ آں سرورے
در میان خاک و خوں بینی سرے

تیغ گر بارد بکوئے آں نگار
آں منم کاول کند جاں را نثار

گر ہمیں کفر است نزد کیں ورے
خوش نصیبے آنکہ چوں من کافرے

کافرم گفتند و دجال لعیں
من نہ آنم ایں چہ ایمان است و دیں

ایں طبیعتہائے شاں چوں سنگہاست
در درون شاں گر دلے بودے کجاست

کار ایناں ہر زمانے افتراست
یار ایناں ہر دمے حرص و ہواست

ور نه‌ای از خبث سست باطن پر ز شر — صحت نیت از ایشان دور تر

صحت نیت چو باشد در دلی — بر محل صدق افتد چون بلی

پر شرار نهانی هست و عیان — ترسد از دانای اسرار نهان

لیکن این بی‌حیائی و ترک حیا — افترا بر افترا بر افترا

این شد کار مومنان اتقیا ست — این خوی بندگان با صفا ست

هر که او هر دم پرستار هوا — من چنان دانم که ترسد از خدا

خویشتن را نیک اندیشیده اند — های این مردم چه بد فهمیده اند

ابتداء نقض عهد از خدا — پس همه باشد نشان اشقیا

هر که زیشان خبث در جانش بود — کافرم گر بوی ایمانش بود

من بسی مردم بخواندم این کتاب — کان منزه اوفتاد از ارتیاب

هم خبرها پیش کردم زان رسول — کو صدق از فضل حق پاک از فضول

لیکن ایشان را ز حق روی نبود — پیش کرگس گر نهی مشکی چه سود

کافرم گفتند و رو تافتند — آن یقین گویا و لم بشگافتند

اندر ایشان عیب گفت آن شاه دین — کافران دل بدند چون مومنین

بر زبان قرآن مگر در سینه‌ها — حب دنیا هست و کبر و کینه‌ها

دانشِ دین شیر لافست و گزاف ‌ پشت بنمودند وقتِ هر مصاف

جاهلانے غافل از تاریخِ بیان ‌ هم ز قرآن هم ز اسرارِ نهان

کبرِ شان چون با کمالے خود رسید ‌ غیرتِ حق پرده‌هائے شان درید

دشمنانِ دین چو شمشیرِ نابکار ‌ دین چو زین العابدین بیمار و نزار

تن همی لرزد و دل جان ز بیم ‌ چون خیانتهائے ایشان شد عظیم

مکرها بسیار کردند و کنند ‌ تا نظامِ کارِ ما برهم زنند

لیکن آن همه که هست از آسمان ‌ چون نه غافل بد به پروا از حاسدان

من چه چیزم جنگِ شان با آن خداست ‌ کن مده سقش هین بیا حق این خطاست

هر که آوید به پیکار با حق ‌ او فتاده از پئے پیکارِ حق

غافلی ایم و تیرِ ما تیرِ حق است ‌ صیدِ ما در اهلِ تحقیرِ حق است

صاعقه وار و تیرها آن کمان ‌ دستِ حق در آستینِ او نهان

هر که با دستِ خدا پیچد ز کین ‌ پیچ خود کند و چو شیطانِ لعین

اے بسا نفسے که هیچ ملعبهم است ‌ کارِ او از دستِ موسے برهم است

آمدم بر وقت چون ابرِ بهار ‌ با من آمد صد نشانِ لطفِ یار

آسمان از بهرِ من بارد نشان ‌ هم زمین الوقت گوید هر زمان

این دو شاهد بهر من استاده اند / باز در من ناقصان افتاده اند

وای این مردم عجب کور و کراند / صد نشان بینند غافل بگذرند

اینچنین اعیان چرا بالا پرند / یا مگر زان ذاتِ بیچون منکراند

او چو بر کس مهربانی میکند / از زمینی آسمانی میکند

عزتش بخشد ز فضل و لطف و جود / مهر و ماه را پیشش آرد در سجود

من نه از خود ادعاے کرده ام / امرِ حق شد اقتداے کرده ام

کارِ حق است این نه از مکرِ بشر / دشمنِ این دشمنِ آن داد گر

آن خدا کاین عاجزے را چیده است / رحمتش در کوے ما باریده است

مُردم و جانان پئے مُردن رسید / گم شدم آخر رخے آمد پدید

میلِ عشقِ دلبرم پر زور بود / غالب آمد رخت ما را در ربود

من ندارم مایهٔ کردارها / عشق جوشید و از و شد کارها

بهر من شد نیستی طورِ خدا / چون خودی رفت آمد آن نورِ خدا

رو بدو کردم که رو آن روے اوست / هر دلِ فرخنده مائل سوئے اوست

در دو عالم مثلِ او روے کجاست / جز سر کویش دگر کوے کجاست

آن کسان کز کوچهٔ او غافل اند / از سگانِ کوچه ها هم کمتر اند

عشق یار در عالم حجاب در شور و شر اند — عاشقانش ز جهان دیگر اند

آن جهان چون شد ز کس نا پدید — از جهان آن کور و بدبختے چه دید

راه حق بر صادقان آسان تر است — هر که جوید آتشش آید بدست

هر که جوید وصالش از صدق و صفا — ره و بندش سوئے آن رب السما

صادقان را می شناسد چشم یار — کید و مکر اینجا نمے آید بکار

صدق می باید برائے وصل دوست — هر که بے صدقش بجوید حمق اوست

صدق ورزی در جناب کبریا — آخرش می باید از یمین وفا

صد درے مسدود بکشاید ز صدق — یار رفته باز می آید بصدق

صدق ورزان را همین باشد نشان — کز پے جانان بکف دارند جان

دوخته در صورت دلبر نظر — واز ثناء دوست هر دم بیخبر

کار عقبیٰ با عملها بسته اند — رسته آن دلها که بهرش خسته اند

از سخنها کے شود این کار و بار — صدق می باید که تا آید بکار

علم را عالم بتے دارد براه — بت پرستیها کند شام و پگاه

گر بعلم خشک کار دین بدے — هر لئیمے راز دار دین بدے

یار ما دارد بباطنها نظر — هان مشو نازان تو با نحو دگر

هست آں عالی جنابے بس بلند
بہرِ وصلش شور ہا باید فگند

زندگی در مردنِ عجز و بکاست
ہر کہ افتادہ ست او آخر بخاست

تا نہ کارد در کس تا جاں رسد
کے فغانش تا در جاناں رسد

ہر کہ ترکِ خود کند یابد خدا
چیست وصل از نفسِ خود گشتن جدا

لیک ترکِ نفس کے آساں بود
مردن و از خود شدن یکساں بود

تا نہ آں بادے وزد بر جانِ ما
کور باید ذرۂ امکانِ ما

کے دریں گرد و غبارے ساختہ
میتواں دید آں رخ آراستہ

تا نہ قربانِ خدائے خود شویم
تا نہ محوِ آشنائے خود شویم

تا نباشیم از وجودِ خود بروں
تا نہ گردد پر ز مہرش اندروں

تا نہ بر ما مرگ آید صد ہزار
کے حیاتے تازہ بینیم از نگار

تا نہ ریزد ہر پر و بالے کہ ہست
مرغِ ایں رہ را پریدن مشکل است

بد نصیبے آنکہ وقتش شد بباد
یار آزردہ و دلِ اغیار شاد

از خردمنداں مرا انکار نیست
لیکن ایں رہ راہِ وصلِ یار نیست

تا نباشد عشق و سودا و جنوں
جلوہ ننماید نگارِ بے چگوں

چوں نگار است آں عزیزے محترم
ہر کسے راہے گزیند لاجرم

آں سہے ہے کو عاشقاں بگزیدہ اند | از تکلف روئے حق پوشیدہ اند
پردہ ہا بر پردہ ہا افراختہ | مطلبے نزدیک دور انداختہ
ما کہ با دیدار او رو تافتیم | از رہِ عشق و فنا ایں یافتیم
ترکِ خود کردیم بہر آں خدا | از فنا ستے ما پدید آمد بقا
اندریں راہ دردِ سر بسیار نیست | جاں بخواہد داد نش دشوار نیست
گر بخواندے مرا از فضل و جود | صد فضولی کردمے بے سود بود
از نگاہے ایں گدا را شاہ کرد | قصہ ہائے راہِ ما کوتاہ کرد
راہ خود بہر من کشود آں دلستاں | وانمش آں انساں کہ گل را باغباں
ہر کہ در عہدم زمن ماند جدا | میکند بر نفسِ خود جور و جفا
چیز ز نورِ دلستاں شد سینہ ام | شد ز دستے صیقلِ آئینہ ام
پیکرم شد پیکرِ یارِ ازل | کارِ من شد کارِ دلدارِ ازل
بسکہ جانم شد نہاں در یارِ من | بوئے یار آمد ازیں گلزارِ من
نورِ حق داریم زیر چادرے | از گریبانم برآمد دلبرے
احمدِ آخر زماں نامِ من است | آخریں جامے ہمیں جامِ من است
طالبِ راہِ خدا را مژدہ باد | کش خدا بنمود ایں وقتِ مراد

هر کرا یارے نہاں شد از نظر — از خبردارے بکلی پرسد خبر

هر که جویان نگارے مے بود — کے بیک جائیش قرارے مے بود

مے دود هر سو همیں دیوانه وار — تا مگر آید نظر آن روئے یار

هر که عشق دلبرے در جان اوست — دل ز عشقش او فتد از هجر دست

عاشقاں را صبر و آرام کجا — توبه از روئے دلآرام کجا

هر کرا عشق رخ یارے بود — روز و شب با آن رخش کارے بود

گر ز عشقش گر اتفاقے او فتد — در تن و جانش فراقے او فتد

یک زمانے زندگی بے روئے یار — مے کند بر وے پریشاں روزگار

باز چون بیند جمال روئے او — مے دود چون بیخودے سوئے او

مے زند در دامنش دست از جنون — کز فراقت شد دلم اے یار خون

اینچنیں صدق ار بود اندر دلے — گل بجوید جائے خود چون بلبلے

گر تو افتی با دو صد درد و نفیر — کس همی خیزد که گردد دستگیر

تافتن رو از خور تاباں که من — خود برآرم روشنی از خویشتن

ایں همیں آثار ناکامی بود — بیخ شفقت نخوت و خامی بود

عالمے را کور کرد است ایں خیال — سرنگوں افگند در چاه ضلال

سوئے آبے تشنہ را باید شتافت — ہر کہ جست از صدق دل آخر بیافت

آں خردمندی کہ جوید کوئے یار — آبرو ریزد و ز ہر کوئے یار

خاک گردد تا ہوا برباید ش — گم شود تا کس رہے بنمایدش

بے عنایاتِ خدا کار است خام — پختہ داند ایں سخن را والسلام

سراج منیر مخمس اول

بنگر اے قوم نشانہائے خداوند قدیر — چشم بکشا کہ پئے چشم نشانے ہست کبیر

رو بیدار کہ گاہ چہ پذیرد رد تافت — درِ شر ایں رہ سیہ ہست تیر از خنزیر

چو ابتلائے بہ حیز چوں زان کاید از حضرت سبحا — گر بگیرد ز غضب پس چہ چہ نیست خطیر

قمر و شمس و زمین و فلک و آتش و آب — ہمہ در قبضۂ آں یار عزیز اند اسیر

قدسیاں جملہ بلرزند ازاں ہیبت پاک — انبیا را دل و جاں خون و الم دامنگیر

جنت و دوزخ سوزند ازو میلرزند — تو چہ چیزی چہ تراتر سے اے کرم حقیر

چند ایں جنگ و جدلہا بجدا خواہی کرد — توبہ کن توبہ مگر درگذرد از تقصیر

من اگر در نظر یار مقامے دارم — پس چہ نقصان نکوہیدن تو و از تکفیر

لعنت آں ہست کہ از سوئے خدا میبارد — لعنتِ بدگہراں است یکے ہرزہ نفیر

اے برادر رہ دیں است رہے ہیچ و شو آ — خاک شو خاک مگر باز کنندش اکسیر

تو بلائی اگر از کبر نتابی سر خویش	من از رو آمدهم و با تو بگویم چو پذیر
آنچه دیدیکه ازو خلق و جهان بیخبر اند	ببین او جلوه نمودست گر اهلی بینید

تریاق القلوب

قصیده در معرفت انسان کامل مظهر حق تعالی و طریق فیصله نزاع کنندگان

همان ز نوع بشر کامل از خدا باشد	که با نشان نمایان خدا نما باشد
بتابد از رخ او نور عشق و صدق و وفا	ز خلق او کرم و غربت و حیا باشد
صفات او همه ظل صفات حق باشد	هم استقامت او همچو انبیا باشد
روان بچشمه او بحر سرمدی باشد	عیان در آئینه اش روی کبریا باشد
صعود او همه سوئے فلک بود هر دم	وجود او همه رحمت چو مصطفیٰ باشد
خبر دهد ز قدوم خدا بصحف پاک	هم از رسول سلامے بصد ثنا باشد
نتابد از ره جانان خود سر اخلاص	اگرچه سیل مصیبت بزور ها باشد
براه یار عزیز از بلا نه پرهیزد	اگرچه در ره آن یار اژدها باشد
کند حرام همه عیش و خواب را بر نفس	چو جمله عارف و عالمے درین بلا باشد
دل از کف و کلهش باشد افتاده ز فرق	فراغت از همه خود بینی و ریا باشد

اصول او همه تخلیق رحم باشد و لطف | طریق او همه همدردی عطا باشد

همیشه نفس شریفش بکارها ز مسرت | که چون گروه بدان تابع هدی باشد

همیشه محترز از صحبت بدان ماند | غیور از پی دین همچو اصفیا باشد

پناه دین بود و ملجأ مسلمانان | بمقصد همت خود دافع قضا باشد

هزار مسئله فقهی و مشکله کرده حل | چو پیش او دگری کار یک دعا باشد

چو شیر زندگی او بود درین عالم | ز صید او دگران را همه غذا باشد

گهی نشان ننماید ز سهو در دین قویم | که هر که سرکشش با شقیا باشد

بود مظفر و منصور از خدای کریم | ز سد ضلالت شریعت گره‌کشا باشد

ز جود یار ازل بر رخش بهار و نور | ز شان حضرت اعلی و در رضا باشد

کشوف اهل کشوف از برای او باشد | هم از شکوه بمقصدش صدا باشد

غرض مقام ولایت نشانها دارد | نه هر که دلق بپوشد ز اولیا باشد

کلید این همه دولت محبت و وفا | خوشا کسی که چنین لطفش عطا باشد

سخن ز فقر بدردی همو اگر گفتن | ولی علامت مردان ره صفا باشد

ز مشکلات ره راستی چه شرح دهم | که شرط هر قدمی گریه و بکا باشد

بسوز و آنکه نسوزد بصدق در ره یار | بمیرد آنکه گریزد ز ابتلا باشد

کلاهِ فتح و ظفر هیچ سر نمی‌یابد
مگر سری که پئے حفظِ دین فدا باشد

نشانهاے سماوی بہ هیچ کس ندهند
مگر کسیکه ز خود گم پئے خدا باشد

کسے رسد بمقامِ خوارق و اعجاز
که در مقامِ مصافاتِ اصطفا باشد

ضرورت است که در دین چنیں امام آید
چو خلق جاهل و بد دین و مردہ سا باشد

جهانیان همه ممنونِ منتش باشند
چرا که او پئے ملتِ الٰهئے باشد

اگرچه تیغ ندارد مگر بہ تیغِ دلیل
همے در وصفِ تو میکه نا سزا باشد

چو پهلوان بدر آید ز زورِ ربِ کریم
بهر دمش بہ صدق بہ دعا باشد

چه دستها که نماید بزورِ کشتی و جنگ
بایں امید که نفسے بگریہ ها باشد

همیں است طائفهٔ برگزیدگانِ خدا
همیں علامتِ شاں از خدائیہا باشد

بجنگ حسب گذارند هر دمیکه بود
که تا حفاظتِ مردم ز فتنہ ها باشد

بخیر و عافیت بگذرد شب اندر خواب
که پاسبانی ایشاں بصد عنا باشد

غلامِ همتِ مردانِ کارزار باش
که امن مرد و زن از مردمِ دغا باشد

پناهِ بیضهٔ اسلام آں جوانمردیست
که خونِ دل ز پئے دینِ مصطفیٰ باشد

ازیں بود که همه اهلِ نیک طینت را
سرِ نیاز بدرگاهِ شاں هم باشد

دماغ و کبر بمردانِ حرب نادانیست
کسیکه کبر کند سخت بیحیا باشد

چه حاجت است که پیشانی طریق ما در پیش راند — طفیل شان همه عمامه و قبا باشد

اگر ز دامن شان دست جدا است بشوی — متاع و مایهٔ ایشان توحدا باشد

ز سر سلسلهٔ شان خلاص بود — که تار پود سر تو بسکه در بلا باشد

وصول شان است مهر و کرم — طریق شان همه عجز و سر رضا باشد

هزار جان گرامی فدای آن دل باد — که مست و محو رضای کبریا باشد

بکنج خلوت پاکان اگر گذر بکنی — عیان شود که چه نورے دران سرا باشد

بدولت دو جهان سر فرو نمی آرند — بعشق یار دل ایشان دوتا باشد

منال تا بکلاه و ستر و خرقهٔ شان بین — که زیر دلق ملمع فریب ها باشد

ز دست یار دمے گر ز غصه آید — که سوخته دل و جان از پئے هدا باشد

کسیکه در دل اینے خلق ز دوش پرده — محقق است که او خادم الورٰی باشد

نصیب جاه و حشم سپار و دین جا بیرون — اگر ز صحبت با ظل شان جدا باشد

از این بود که چه سال یکی تمام شود — برآید آنکه بدین نسب جدا باشد

رسیده شد به نسیم که من بحال مردم — که او مجدد این دین رهنما باشد

بوالهوسان نچه سعید خواهد بود — ندای فتح نمایان بنام ما باشد

عجیب است اگر خلق هست ما بدوند — که سر کجا که غنی بیو و گدا باشد

گلی که روی خزان هرگز نخواهد دید / بباغ ماست اگر قسمت صبا باشد

منم مسیح به بانگ بلند می گویم / منم خلیفهٔ شاهی که بر سما باشد

مقدر است که روزی برین ادیم زمین / هزار ها دل و جان بهر من فدا باشد

زمین دهانی خواست عیسوی انفاس / ز وعظ بی عملان خود اثر کجا باشد

گشاده اند در فضل گر کنون نائی / ز ما سعادت بخت تو رسا باشد

مشو تو طالب آن مهدی و مسیح مباش / که کار شان همه خونریزی و جفا باشد

عزیز من ره تائید دین دگر راهی ست / نه اینکه تیغ [illegible] باشد

چه حاجت است که تیغ از برای دین بکشی / نه دین بجو که [illegible] بقا باشد

چو دین ملل و معقول با ضیا باشد / کدام دل که از آن [illegible] باشد

چو دین درست بود جبر نمیباید / که زور و قتل موجب [illegible] باشد

تو از سرای طبیعت نیامدی بیرون / ازین همه [illegible] خفا باشد

ز جبر صحبت حق بر جهان نیاید راست / برو دلیل بده گر خرد ترا باشد

ز جبر کوکبهٔ صدق را شکست آید / ازین بجو [illegible] خطا باشد

بهوش باش که جبر است خود دلیل گریز / تسلی دل مردم از آن کجا باشد

مرا بکفر کنی متهم ازین گفتار / که کفر نزد تو اسرار [illegible] باشد

درون من همه پر از محبت لغو نیست — که در زمان ضلالت از و ضیا باشد

بجز اسیری عشق زخش رهائی نیست — بدرد او همه امراض را دوا باشد

عنایت و کرمش پرورد مرا هر دم — ببینی اش اگرت چشم خویش وا باشد

بکارخانهٔ قدرت هزار ها نقش اند — مگر تجلی رحمان ز نقش ها باشد

بیاد هم که ره صدق را درخشانم — بدستان برم آن را که پارسا باشد

بیاد هم که در علم و رشد بکشایم — بخاک نیز نمایم که در سما باشد

ترا نمی رسد انکار ما که نامردی — تو با زنان نشینی گر ترا حیا باشد

گداز شد دل و جانم پی حمایت دین — هنوز چشم تو کور این چه اعتدا باشد

ترا چه غم اگر این دین ره عدم گیرد — که هر دمت دل تو این پی هوا باشد

تو خود ز علت بیگانگی شدی مهجور — وگرنه از در او هر طرف صلا باشد

چه تو اسکایت رحمان کنی چه نادانی — تو صاف باش که تا زان طرف صفا باشد

چنین ها نه چنین ور چنین چنین کاست — تو بی نصیب بغی تو چه این شقا باشد

به شب که نور رب این خانه ام همی بارد — مگر چگونه ببینی اگر عما باشد

ترا که همچو زنان کار زینت است و هوا — چگونه در دل تو میل اهتدا باشد

فدای بازوی آنان هزار زاهد باد — که جان شان به ره دین حق فدا باشد

گرفتگانِ محبت مسخّران جمال — روندگان رہے کان رہ فنا باشد

امام وقت ہمان پہلوان میدانست — کہ تیغ بر سر و سر پیش آشنا باشد

چسان تو قدر شناسی خصال مردان را — کہ خصلتت ہمہ چون خصلتِ نسا باشد

جہان جاہِ جہان و شان چنان ہیچ است — کہ پیش چشم تو یک خس ز بوریا باشد

قمر مقابلہ با روئے شان نیارد کرد — کہ نور او ز خور این نور از خدا باشد

بحضرت صمدی آبرو ہمی دارند — دعاے گریہ شان خارق السما باشد

بدست ہفت فلک مثل شان نمے بینیم — اگرچہ مہر فلکے چشمہ ضیا باشد

رہد ز صحبتِ شان جذبہ ہاے تاریکی — رہد ز گلشن شان آنچہ دلکشا باشد

ہزار عہد کہنی ز زر گرود این مس نفس — مگر بدوستے شان کہ کیمیا باشد

اگر تو خود بگریزی وگرنہ ممکن نیست — کہ سایہ کرمِ شان ز تو جدا باشد

غبار حرص ہوا را بزیر پا کنند — کہ ترک دست ز بہر ہوا جفا باشد

مرا مربی من شیخ پیر گردہ خود کردست — بجذبہ کہ نہ حدش نہ انتہا باشد

دو چشم خلق نہ بیند چو ماہ پرتو من — بشرط آنکہ ز ہر پردہ رہا باشد

ہزار گونہ نشانہاے صدق بنمایم — بشرط آنکہ بصبر امتحان ما باشد

فلک قریب زمین شد ز بارش برکات — کجاست طالب حق تا یقین فزا باشد

کجا دلے کہ درو خشیت خدا باشد ۔ کجاست مرد تقی کہ با حیا باشد
بجاہ و منصب دنیا مناز اے شیدا ۔ کہ این تنعم عیشت نہ دیرپا باشد
چو خواب بگذرد این وقت خوش کہ پیدا نیست ۔ طمع مدار کہ این حال بے انتہا باشد
تمام زندگی جز سلسلۂ شیدائی ۔ ندامتست کہ ہمہ حیف بیکارہا باشد
ز دیدہ خون بچکاند سماع قصۂ حشر ۔ بشیر آنکہ بدل خشیت خدا باشد
بنفس تیرہ تمنائے وصل او ہیہات ۔ رسد بجان کسے کو ز خود فنا باشد
قدم بمنزل او حاجیان نہ کہ جزین ۔ جہان بکار جہان سلسلۂ ابتلا باشد
چہ جائے خواب خوش و امن و عیش و عافیت است ۔ نہنگ مرگ چو ہر لحظہ در قفا باشد
کشاد کار بدل بستن است در محبوب ۔ چہ خوش کسے کہ گرفتار او رہا باشد
ہزار شکر کہ من روئے یار خود دیدم ۔ چشیدم آن ہمہ کان لذت بقا باشد
دماغ و کبر ہمہ منکران دین شکنم ۔ من ایستادہ ام اینک دگر کجا باشد
چو مہر انور و تابان ہمی فشانم نور ۔ دگر کجا و چنین قدرے کرا باشد
ز کارہا کہ کنم و ز نشان کہ بنمایم ۔ عیان شود کہ ہمہ کارم از خدا باشد
کنون کہ در چمن من ہزار گل بشگفت ۔ گر از طلب بنشینی عجب خطا باشد
تو عمر خواہ و صبوری کہ آن زمان آید ۔ کہ جلوۂ خور ما واضح الصفا باشد

گره ز دل بگشا کار ما ز هوش نگر
که عقل صاف و همت چو دل صفا باشد

ترا چه شد که بجا تم نشسته نالان
که موسمی ست که هم مرغ در نوا باشد

ز فکر تفرقه باز آ که موسمی آمد
که اجتماع همه اهل و اتقیا باشد

ارادهٔ ازلی این زمان و وقت آورد
تو چیستی که ز تو ردّ این قضا باشد

مرو به بیخبری نزد ما بیا و نشین
که ظل اهل صفا موجب شفا باشد

مقیم حلقهٔ ابرار باش روزی چند
مگر عنایت قادر گره گشا باشد

زهی خجسته مامی که سوی ما آئی
زهی نصیب تو گر شوق و التجا باشد

چه جور ها که تو بر نفس خود کنی هیهات
هزار حیف برین فطنت و ذکا باشد

چها جفت که رنجی کشی بتالیفات
که امتحان دعا گو هم از دعا باشد

بروی یار که هرگز نه رنجی خواهم
مگر اعانت اسلام مدعا باشد

سیاه باد رخ بخت من اگر به دلم
دگر غرض بجز از یار آشنا باشد

ره خلاص کجا باشد آن سیه دل را
که با چنین دل من در پی جفا باشد

چو سیل دیدهٔ ما هیچ سیل و طوفان نیست
بترس زانکه چنین سیل پیش پا باشد

ز آه زمرهٔ ابدال بایدت ترسید
علی الخصوص اگر آه میرزا باشد

ہر کہ رو پیچید از آں جان و رواں از حضرتش	کیمیا باشد بسر بردن دمے در صحبتش
چیست دنیا چوں شب تار و زوال ابر سیاہ	آفتاب بے بہا یک ساعتے در خدمتش

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۱

ننگ و نام و عزت دنیا ز داماں ریختیم	یار آمیز و دگر ما با بخاک آمیختیم
دل بدادیم از کف جاں در رہے اندر ریختیم	در پئے وصل نگارے حیلہ ہا انگیختیم

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۵۹

گرچہ ہر کس ز راہ لاف بیانے دارد	صادق آنست کہ از صدق نشانے دارد

تاریخ طبع شحنہ حق صفحہ ۸۰

آں صید تیرہ بخت کہ بندے بپاے اوست	شیر مثال نعش خورے اختیار کرد
فرعون شد و عناد کلمے بدل نشاند	یکسر خزاں شدہ گلہ ہا از بہار کرد
چوں شحنہ حق از پئے تعزیر او بخاست	چنداں بکوفتش کہ تنش چوں غبار کرد
تاریخ رد آں ہم باشد چہ حاجت است	صید رکیک بود کہ موسیٰ شکار کرد

۱۳۰۴ ہجری

ازالہ اوہام صفحہ ۳

آں تو دانائے بود کز ناشکیبی ہا نفس	خویشتن را زود تر بر چند و انکار آورد
صبر باید طالب حق را کہ تخم اندر جہاں	ہر چہ پنہاں نیست تا رو ہماں بار آورد

اندکے نور فراست باید انجام مرد را
تا صداقت خویشتن را خود باظہار آورد

صادقاں را صدق پنہانی نمیماند نہاں
نور پنہاں بر جبین مرد انوار آورد

ہر کہ از دست کسے خورد است کاسات وصال
ہر زباں رویش سرور وصل یار آورد

ازالہ اوہام صفحہ ۳

ز عشاق فرقان و پیغمبریم
بدیں آمدیم و بدیں بگذریم

ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۶

وراں ابن مریم خدائی نبود
ز موت و ز فوتش رہائی نبود

رہا کرد خود را ز شرک و دوئی
تو ہم کن چنیں ابن مریم توئی

ازالہ اوہام صفحہ ۷۶۳

است احمد نہاں دارد و ضد را در وجود
میتواند شد مسیحا میتواند شد یہود

زمرۂ زیشاں ہمہ بدطینتاں را جائے ننگ
زمرۂ دیگر بجائے انبیا دارد قعود

ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۵

عزیزاں بے خلوص و صدق نکشایند راہے را
مصفا قطرہ باید کہ تا گوہر شود پیدا

برکات الدعا حاشیہ صفحہ ۱۷

اے نیچر شوخ اینچہ ایذا است
از دست تو فتنہ ہر طرف خاست

آنکس کہ رہِ محبت پسندید — دیگر نگزید جانب راست

لیکن چو ز غور و فکر بینیم — از ماست مصیبتے کہ بر ماست

متروک شدست درس عرفاں — زانروز ہجوم ایں بلاہاست

نیچریّہ با صل خویش بد بود — دیں گم شد و نور عقلہا کاست

ہر قطرہ نگوں شدند یکبار — رو تافتہ زاں طرف کہ دریاست

بر جنت و حشر و نشر خندند — کیں قصہ بعید از خردہاست

چوں ذکر فرشتگاں بیاید — گویند خلاف عقل داناست

اے سیّد سرگروہِ ایں قوم — ہشدار کہ پائے تو بخطاست

پیرانہ سر ایں چہ در سر افتاد — رو توبہ کن ایں نہ راہِ تقواست

ترسم کہ بدیں قیاس یکروز — گوئی کہ خدا خیال بیجاست

اے خواجہ برو کہ فکر انساں — در کارِ خدا ز نوع سوداست

آخر ز قیاس ہا چہ خیزد — بنشیں کہ نہ جائے شور و غوغاست

اے بندہ بصیرت از خدا خواہ — اسرار خدا نہ خوانِ یغماست

آئینہ کمالات اسلام سرورق

بجوئید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا — بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

اگر یاران کنون غیرت به اسلام رحم آید — با صحاب نبی نیز و خدا نسبت شود پیدا

نفاق و اختلاف ناشناسان از میان خیزد — کمال اتفاق و خلت و الفت شود پیدا

بجنبید از پی کوشش که از درگاه باری — ز بهر نصرت دین حق نصرت شود پیدا

اگر امروز فکر عزت دین در شما جوشد — شما را نیز والله رتبت عزت شود پیدا

اگر دست عطا در نصرت اسلام بکشائید — هم از بهر شما ناگه ید قدرت شود پیدا

ز بذل مال در راهش کسے مفلس نمی گردد — خدا خود میشود ناصر اگر همت شود پیدا

دو روز عمر خود در کار دین کوشید ای یاران — که آخر ساعت رحلت بصد حسرت شود پیدا

امید دین روا گردان امید تو روا گردد — ز صد نومیدی یاس و الم رحمت شود پیدا

در رضای نبی بنگر که چون شد کار تا دانی — که از تائید دین سرچشمهٔ دولت شود پیدا

بجو از جان و دل تا خدمتے از دست تو آید — بقائے جاودان یابی گر این نسبت شود پیدا

بمفت این اجر نصرت را و صدها آفتی ورنه — قضائے آسمانست این بهر حالت شود پیدا

همی بینم که داور قدر رو پاک می خواهد — که باز آن قوت اسلام آن شوکت شود پیدا

اگر با صدا کرم کن بر کسے کو ناصر دین است — بلائے او بگیرد آن گر گہے آفت شود پیدا

چنان خوش دار او را که خدائے قادر مطلق — که در هر کار و بار حال او جنت شود پیدا

دریغ و درد قوم من ندائے من نمی شنود — ز هر در رسید هم بندش مگر عبرت شود پیدا

مرا باور نمی آید که چشم خویش بکشایند
مگر وقتیکه خوف و عفت و خشیت شود پیدا

مرا دجال کذاب بتر ز کافراں هستند
نمیدانم چرا از نور حق نفرت شود پیدا

عجب دارید اے آشنایان غافلاں از دیں
که از حق چشمهٔ حیواں درین ظلمت شود پیدا

چرا انساں تعجب‌ها کند در کار ایں عیسیٰ
که خواب آلودگاں را دافع غفلت شود پیدا

فراموشت شد اے قوم احادیث نبی الله
که نزد هر صدی یک مصلح امت شود پیدا

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۵

بده از چشم خود آبے درختان محبت را
مگر روزے دهندت میوه‌هائے پر حلاوت را

مرا اسلام در باطن حقیقتها همے دارد
کجا باشد خبر زاں مه گرفتاران صورت را

من از یار آمدم تا خلق را ایں ماه بنمایم
گر امروزم نمی‌بینی ببینی روز حسرت را

گر از چشم تو پنهانست نشانم دهم زان یارے
که بد پرهیز بیمارے نه بیند روئے صحت را

چو چشم حق‌شناس و نغز عرفانت نبخشیدند
نهادی نام کافر لاجرم عشاق ملت را

کجا از آستان مصطفیٰ اے ابله بگریزیم
نمی‌یابیم جائے دگر ایں جاه و دولت را

بحمد الله که خود قطع تعلق کرد ایں قومے
خدا از رحمت و احسان میسر کرد خلوت را

چه دور از خاک [illegible] بدیدار خویش ما
نبازم دلبر خود را اگر بازم دو جنت را

چه میسوزی ازاں شیئے که با دلدار می‌رزم
اگر زیں در بپیچ دست نگرداں رزق قسمت را

سبه نخوت نهانمی آید بدست آن دامن پاکش | کسی عزت ازو یابد که سوزد رخت عزت را
اگر خواهی ره معنی ز لاف علم خالی شو | که ره ندهند بکویش اسیر کبر و نخوت را
منه دل در تنعمهای دنیا گر خدا خواهی | که میخواهد نگار من تهیدستان عشرت را
مصفا قطره باید که تا گوهر شود پیدا | کجا بیند دل ناپاک روی پاک حضرت را
نمی باید مرا کاری درین عمر بهای این دنیا | منه از بهر یا کرسی که ما مهجوریم خدمت را
همه خلق و جهان خواهد برای نفس خود عزت | خلاف من که میخواهم برای یار ذلت را
همه در دو این عالم امان و عافیت خواهند | چه افتاد این سر ما را که میخواهد مصیبت را
مرا هر جا که می‌بینم رخ جانان نظر آید | درخشد در خور و در ماه و بینا بد ملاحت را
حریص عشق بت و مجرم از آن رو شد که دانستم | که جا در خاطرش باشد دل مجروح غربت را
من آن شاخ خودی خود روی از بیخ بر کندم | که می آرد ز ناپاکی بر نفرین و لعنت را
اگر از روضهٔ جان دل من پرده بردارند | به بینی اندران آن دلبر پاکیزه طلعت را
فروغ نور عشق او ز بام و قصر ما روشن | نگر بیند کسی آن را که بیدار و بصیرت را
نگاه رحمت جانان عطا بیتها بمن کرد است | وگرنه چون منی کی یابد آن شد و سعادت را
نظر بازان علم ظاهر اندر علم خود نازند | ز دست خود فگنده معنی و مغز حقیقت را
همه فهم و نظر در پرده‌های کبر پوشیدند | چنان خواهند این خم کی که پاکان جام قربت را

خدا خود قصهٔ شیطان بیان کرده است تا دانند — که این نخوت کند ابلیس را اهل عبادت را

بلفاظی بسر کردند عمر خود بلا حاصل — دمے از بهر عیسیٰ نمیابند فرصت را

گزاف و لاف شان در ظاهر شرعست هم باطل — که غافل از حقایق کے نکو دانند شریعت را

مسیح ناصری را تا قیامت زنده می فهمند — مگر مدفون یثرب را ندادند این فضیلت را

ز بوئے نافهٔ عرفان چو محروم ازل بودند — پسندیدند در شان شه خلق این مذلت را

همه درهاے قرآن را چو خناسان بیفگندند — ز علم ناتمام شان چها گم گشت ملت را

همه عیسائیان از مثال خود مدد دادند — دلیری ها پدید آمد پرستاران میت را

درین هنگام پر آتش بخواب خوش چسان خسپیم — زمان فریاد می دارد که بشتابید نصرت را

شب تار است و بیم دزد و قوم ما چنین غافل — کجا زین غم روم یا رب نگه خود دست قدرت را

بخاک انگیزی شان چشمهٔ خود تیره سم — نهان کے ماند آن نورے که حق بخشید فطرت را

کجا غوغاے شان همچو خاطر من جستے آرد — که صادق نزد دیوے نبود گر بیند قیامت را

براہین احمدیہ — نصیحت — صفحہ ۹۳

بیا اے طلبگار صدق و صواب — بخوان از سر غوص و فکر این کتاب

گرت بر کتابم فتد یک نگاه — بدانی که تا جنت این است راه

مگر شرط انصاف و حق پروریست — که انصاف مفتاح دانشوریست

دو چیز است چوبان دنیا و دین — دل روشن و دیده دور بین

کسے کو خرد دارد و نیز داد — نخواهد مگر راه صدق و سداد

نه پیچد سر از انچه پاکست و راست — نتابد رخ از آنچه حق و بجاست

چو بیند سخن راز حق پروری — دگر در سخن کم کند داوری

الا اینکه خواهی نجات از خدا — بقصر نجات از در حق در آ

بحق گرد و حق را بخاطر نشان — منه دل بباطل چو کژ خاطران

مشو عاشق زشت رو زینهار — دگر خوب گم گردد از روزگار

زمین از زراعت تهی داشتن — به از تخم خار و خسک کاشتن

اگر گردوت دیده عقل باز — بجوئی ره حق ز عجز و نیاز

طلبگار گردی به صدق دلی — بخواب اندر اندیشه هم نگسلی

نگیری دمے استراحت از آن — مگر چون ز حق باز یابی نشان

اجل بر سرت هستی ات چون حباب — تو زین سان سر اندر نهاده بخواب

بآبا و اجداد پیشین نگر — که چون درگذشتند زین رهگذر

بیادت نماندست انجامشان — فراموش کردی در اندک زمان

خودت با اجل چیست از مکر و بند — چه دیوار داری کشیده بلند

چو ناگہ نہنگِ اجل در کشد
چرا آدمی این چنین سر کشد

بدنیاے دون دل ببند اے جوان
تماشائے آن بگذرد ناگہان

بدنیا کسے جاودانہ نماند
بہ یک رنگ وضعِ زمانہ نماند

بدستِ خود از حالتِ دردناک
سپردیم بسیار کس را بہ خاک

چو خود دفن کردیم خلقے کثیر
چرا یاد ناریم روز اخیر

ز خاطر چرا یادِ شان افگنیم
نہ ما آہنین جسم روئین تنیم

بترس اے معاند ز قہرِ خدا
کہ سخت است قہرِ خداوندما

بہ نا کردن ترس پروردگار
بسا شہر ویران شدند و دیار

ازان بے ہراسان نشانے نماند
فشانے چہ یک استخوانے نماند

ہمہ زیرکی در ہراسیدن است
دگر نہ بلا بر بلا دیدن است

بہ ناپاکی و خبث ہا زیستن
بہ از این چنین زیست نازیستن

بیا و بنہ سوئے انصاف گام
ز کین توبہ کردن چرا شد حرام

یقین دان کہ قولم ز حق پرورست
نہ لاف و گزاف است نے سرسریست

بہر مذہبے غور کردم بسے
شنیدم بدل صحبتِ ہر کسے

بجو اندم ز ہر ملتے دفترے
بدیدم ز ہر قوم دانشورے

هم از کودکی سوے ایں تاختم — دریں شغل خود را بپیوند ساختم

جوانی همه اندریں باختم — دل از غیر ایں کار پرداختم

بیا مدم دریں غم زمانے دراز — نخفتم ز فکرش شبانے دراز

نگه کردم از روے صدق و سداد — بترس خدا و بعدل و به داد

چو اسلام دینے قوی و متیں — ندیدم که بر منبعش آفریں

چناں و اردایں و یں صفا بیش بیش — که حاسد به بیند در روئے خویش

نماید ازاں گونه راهِ صفا — که گردد بصد وقتش خرد رهنما

همه حکمت آموزد و عقل و داد — رهاند ز هر نوع جهل و فساد

ندارد دگر مثل خود در بلاد — خلافش طریقے که مثلش مباد

اصولش که هست آں مدار نجات — چو خورشید تابد بصدق و ثبات

اصول دگر کیش ها هم عیاں — نه چیزے که پوشیدنش میتواں

اگر نا مسلماں خبر داشتے — بجاں جنس اسلام نگذاشتے

محمدؐ همیں نقش نور خداست — که هرگز جنوے بگیتی نخاست

تهی بود از راستی هر دیار — بکردار آں شب که تاریک و تار

خدایش فرستاد و حق گستریه — زمیں را بداں مقدمے جاں و مید

نہالیست از باغ قدس و کمال	ہمہ آل او ہمچو گلہائے آل
براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ الف	
کرمک پروانہ را چوں محبت می آید فراز	مے فتد بر شمع سوزاں از رہِ شوخی و ناز
براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۴	
عشق است کہ بر خاک مذلت غلطاند	عشق است کہ بر آتش سوزاں بنشاند
کس بہر کسے سر ندہد جاں نفشاند	عشق است کہ ایں کار بصد صدق کناند
براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۶	
چشم و گوش و دیدہ بند اے حق گزیں	یاد کن قرآں قل للمومنیں
خاطرِ خود زین آں یکسر برآر	تا شود بر خاطرت حق آشکار
زیر پا کن دلبرانِ اینجہاں	تا نماید چہرہ آں محبوب جاں
کاملانِ حق اند ہم زیر زمیں	تو بگو رہی با حیات ایں چنیں
سالہا باید کہ خونِ دل خوری	تا بکوے دلستانے رہ بری
کے بآسانی رہے بکشائیدت	صد جنوں باید کہ تا ہوش آیدت
براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۱	
ہمیں گر گشت گنہ یاراں ہو پوشد روئے یار را	بیکدم بسکید وقتِ خزاں فصلِ بہار را

سرمہ چشم آریہ صفحہ ٹائیٹل

بحمد اللہ کہ ایں کحل الجواہر — شد از کوہ صواب و صدق ظاہر

منابِ سرمہ گر روشنی چشم بیابید — کہ عاقل از دل و جاں دوست دارد چشم بینا را

کسانیکہ پوشیدہ چشم و دل اند — ہمانا کزیں طوطیا غافل اند

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۰۱

اے ز تعلیم وید آوارہ — منکر از فیض بخش ہموارہ

آں قدیرے کہ نیست زو چارہ — نزد تو عاجز است و ناکارہ

بشنوی گر بود بحق روئے — شور قالوا بلےٰ ز ہر سوئے

آنکہ با ذاتِ او بقا و حیات — چوں نباشد بدیع تا آں ذات

ناتوانی ست طور مخلوقات — کے خدا اینچنیں بود ہیہات

کے پسند خرد کہ رب قدیر — ناتواں باشد و ضعیف و حقیر

نظرے کن بشانِ ربانی — داوریہا مکن بنادانی

اینچہ دین است و اینچہ آئین است — کہ خدا ناتوان و مسکین است

گر بدین دین و کیش ہستی شاد — مایۂ عمر را دہی برباد

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۰۶

آنجا کہ محبتے نمک مے ریزد	ہر پردہ کہ بود از میان بر خیزد
این نفس دنی کہ صد ہزارش دست است	خاموش شود چو عشق شور انگیزد
چو رنگ خودی رود کسے را از عشق	بارش کرم بہ رنگ خویش آمیزد

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۱۰

سینہ مے باید تہی از غیر یار	دل ہمی باید پر از یادِ نگار
جاں ہمے باید براہِ او فدا	سر ہمے باید بپائے او نثار
ہیچ دانی چیست دینِ عاشقاں	گر توہست گوش ہی عشاق دار
از ہمہ عالم فرو بستن نظر	لوحِ دل شستن ز غیر و ستدار

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۲۹

چوں گماں کنم اینجا مدد روحِ قدس	کہ مرا در دلِ شاں دیو نظر مے آید
این مددہا ست در اسلام چو خورشید عیاں	کہ بہر عصر مسیحائے دگر مے آید

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۲۳

ترک خوبی مے کناند خو بتر	عشق را درماں بود عشق دگر
شیر با شیرے نماید زور تن	مے تواں آہن بہ آہن کوفتن
گر غریق اندر نجاست ہاست تن	رو بہ دریائے در آر و غوطہ زن

فیصلہ آسمانی صفحہ ۳۶

گر خدا از بندہ خوشنود نیست
ہیچ حیوانے چو او مردود نیست

گر سگِ نفسِ دنی را پروریم
از سگانِ کوچہا ہم کمتریم

اے خدا اے طالبان را رہنما
اے کہ مہرِ تو حیاتِ روحِ ما

بر رضائے خویش کن انجامِ ما
تا بر آید در دو عالم کامِ ما

خلق و عالم جملہ در شور و شر اند
طالبانت در مقامِ دیگر اند

آں یکے را نور مے بخشی بہ دل
واں دگر را مے گذاری پا بہ گل

چشم و گوش و دل ز تو گیرد ضیا
ذاتِ تو سر چشمۂ فیضِ ہدیٰ

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نورِ دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پر از نورِ یقیں بودے

دوستاں خود را نثارِ حضرتِ جاناں کنید
در رہِ آں یارِ جانی جان و دل قرباں کنید

آں دلِ خوش باش را کاندر جہاں جوید خوشی
از پئے دینِ محمدؐ کلبۂ احزاں کنید

از تعیش ہا بروں آئید اے مردانِ حق
خویشتن را از پئے اسلام سرگرداں کنید

اے عزیزاں مددِ دینِ متیں آں کاریست
کہ بصد زہد میسر نشود انساں را

آناں کہ گشت کوچۂ جاناں مقامِ شاں
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ شاں

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق
میرد کسیکہ نیست مرامش مرامِ شاں

اے مرد دل بگوش بیچ ہو اہل دل ‎ ‎ ‎ ‎ جہل و قصور تست نفہمی کلام شاں

بنگر کہ آں ہو ید من شیخ نبعث را ‎ ‎ ‎ ‎ چنداں اماں دہ او کہ تکمیل چل کند

سر دیاری می کند زور آورے ‎ ‎ ‎ ‎ جا بجائے مہد کہ ہستم برترے

ذلت صادق مجو اے بے تمیز ‎ ‎ ‎ ‎ زیں سبب ہرگز نخواہی شد عزیز

اے خدا اے چشمۂ نور ہدے ‎ ‎ ‎ ‎ از کرم ہا چشم ایں امت کشا

یک نظر کن سوئے آں راز نہاں ‎ ‎ ‎ ‎ تا رہی اے طالب از وہم گماں

عزیزاں مے دہم صد بار سوگند ‎ ‎ ‎ ‎ بروئے حضرت دادار سوگند

کہ در کارم جواب از حق بجوئید ‎ ‎ ‎ ‎ بہ محبوب دل ابرار سوگند

اشتہار طاعون

بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے ‎ ‎ ‎ ‎ نہ پندارم کہ بد بینند اترسے نکو کارے

مرا باور نمی آید کہ رسوا گردد آں مردے ‎ ‎ ‎ ‎ کہ می ترسد ازاں یارے کہ غفارست و ستارے

گر آنچیزے کہ می بینم عزیزاں نیز دیدندے ‎ ‎ ‎ ‎ ز دنیا توبہ کردندے بچشم زار و خوں بارے

خور تاباں سیہ گشت است از بدکاریٔ مردم ‎ ‎ ‎ ‎ زمیں طاعوں ہمی آرد پئے تخویف و انذارے

بہ تشویش قیامت ماند ایں تشویش گر بینی ‎ ‎ ‎ ‎ علاجے نیست بہر دفع آں جز حسن کردارے

نشاید تافتن سر زاں جناب عزت و غیرت ‎ ‎ ‎ ‎ کہ گر خواہد کشد در یک دمے چوں کرم بیکارے

من از ہمدردیت گفتم تو خود ہم فکر کن یکبار ‌ ‌ ‌ خرد از بہر ایں روز است ای دانا و ہوشیار

صدق ہر دم آید از رب العالمیں ‌ ‌ ‌ صادقاں را دست حق باشد نہاں در آستیں

ہر بلا کز آسماں بر صادقے آید فرود ‌ ‌ ‌ آخرش گردد نشانے از برائے طالبیں

تتمہ غزنویہ

اے پئے تحقیر من بستہ کمر ‌ ‌ ‌ نیتت جز ہجو من کارے دگر

تا کشائی ہر دمے بر من زباں ‌ ‌ ‌ چوں نترسی از خدائے رازداں

از سر تقوے ہمے باید بداں ‌ ‌ ‌ تا کجا داشتن اعمالے بد خصال

نیستی گرگ بیابانی نہ مار ‌ ‌ ‌ ترک کن ایں خوی و از حق شرم دار

اے عجب از سیرت پُر غضب ‌ ‌ ‌ از حقیقت بے خبر دور از ادب

خیز و اول فہم خود را کن درست ‌ ‌ ‌ نکتہ چینی را چشم می باید نخست

دل شود از بد زبانیہا سیاہ ‌ ‌ ‌ بد زباناں را در آنجا نیست راہ

کم نشیں با زمرۂ مستہزئیں ‌ ‌ ‌ تا بیابی حصّہ از مہتدیں

روز و شب بد گفتنم کار تو شد ‌ ‌ ‌ لعنت و تحقیر کردار تو شد

لعنت آں باشد کہ از رحمٰں بود ‌ ‌ ‌ لعنت نااہل و دوں تاواں بود

گر سفیہے لعنتے برپا کند ‌ ‌ ‌ او نہ بر ما خویش را رسوا کند

هر که می دارد دل پرهیزگار — چون عجب دارد ز کار کردگار

آنکه از یک قطره انسان می کند — وز دو مشت تخم بستان می کند

چون مسی را گر مسیحا می کند — یا گدای را شهنشاهی کند

نیست از فضل و عطای او بعید — کور باشد هر که از انکار دید

جان مشو نومید از عالی جناب — بنده باش و هر چه میخواهی بیاب

قادر است و خالق و رب مجید — هر چه خواهد می کند [illegible] کر دید

قطره بر اروی [illegible] — سنگ را لعل [illegible] می کند

هر کسی [illegible] — از زمینی آسمانی می کند

این چنین یارب من [illegible] — غم خوار ما بی انتهاست [illegible]

منظور او از آن بیچاره شدم — در معارف از همه افزون شدم

یار من بر من کرم دارد بسی — صد نشان دارم اگر آید کسی

بشنوید ای مردمان من زنده ام — ای شبان تیره من تابنده ام

این چشم من که زیبا سرم — بیند آن تاریکیهای دلبرم

این قدم تا عرش حق دارد گذر — وین دو گوش ما رسد از حق خبر

صد هزاران قسمت بخشیده اند — واین همه از غیر حق پوشیده اند

می دهم فرعونیان را هر زمان ❊ چون ید بیضای موسیٰ صد نشان

زین نشانها بدرگان کور و کر اند ❊ همه نشان را بشنیده و غافل بگذرند

دور افتادم ز چشمان بشر ❊ از تماشا هم نمی دارد خبر

در من افتادند از نقص عقول ❊ سخت سرگردید و هم از قبول

کس نه راز جان من آگاه نیست ❊ عقل شان را تا در یار نیست

از سر حمق است جوش و جنگ شان ❊ وز پئے اظهار حق آهنگ شان

اے مزور گر بیائی سوئے ما ❊ واز دنیا رستنی الکنی و کو [illegible]

واز سر صدق و صداقت پروری ❊ روز نگاه دست در حضور ما [illegible]

عالمے بینی ز ربانی نشان ❊ سوئے رحمان خلق و عالم را کشان

من همی خواهم که آزارے دهم ❊ بر سر بر ما و دنیا سے دهم

هم چنیں یکسال مے باید قیام ❊ از من این عهد است و از تو التزام

گر گذشت این سال وعده‌ام نشان ❊ هر چه مے گوئی همی گو بعد ازان

صالحان را این طریق و سنت است ❊ راه استعجال راه لعنت است

هر که روشن شد درون از حضرتش ❊ کیمیا باشد دست در صحبتش

هر که او را ظلمتے گیرد براه ❊ دامن پاکان بست او را بعد از

آں خدا با یارِ خود یاری کند — با وفاداراں وفاداری کند

ہر کہ عشقش در دل و جانش فتاد — ناگہاں جانے دراں جانش فتاد

عشقِ حق گردد عیاں بر روئے او — بوئے او آید ز بام و کوئے او

دیدِ او باشد بحکم دیدِ او — خود نشیند حق پئے تائیدِ او

بس نمایاں کارہا کاندر جہاں — مے نماید بہرِ اکرامش عیاں

صد شعاعش مے دہد چوں آفتاب — تا مگر جانے برآید از حجاب

اینچنیں سعیہا کردہ است — منکرم بر خود ستمہا کردہ است

علمِ قرآں علمِ آں طیّب زباں — علمِ غیب از وحیِ خلّاقِ جہاں

ایں سہ علم چوں نشانہا دادہ اند — ہر سہ ہمچوں شاہداں استادہ اند

آدمی زادے ندارد ہیچ فن — تا در آویزد دریں میداں بمن

حجتِ رحماں بر ایشاں شد تمام — یاوہ گوئی ماند در دستِ لئام

از کسوف و ترکِ آں نوریکہ بود — مہر و مہ ہم پیشم آمد در سجود

ایں نشاں بر آسماں رحماں نمود — بر زمیں ہم دستِ ہیبتہا کشود

جنّتِ لطفِ یارِ من بر من اتم — او مرا شد من ہم از مہرش شدم

دلبرم در شد بجان و مغز و پوست — راحتِ جانم بیادِ روئے اوست

ما زتا دارم بہار دلبرے ہم
شد عیاں از من بہار دلبرے ہم

ہر یکے دستے سوا نالے نہ نند
ما بہ ذیلِ حق چو دستے ہم و احد

است در یغا قوم من نشناختند
ثقہ ایماں در حسد تا باختند

ایں جہاں پرستم کور و کر است
چشم شاں از چشمِ بوماں کمتر است

ذرہ بودم مرا نشناختند
چوں خورے گشتم ز چشم انداختند

تحفۂ گولڑویہ

آسماں بار د نشاں الوقت میگوید زمیں
باز بغض و کینہ و انکار اینہا بہ بیں

اے ملامت گر خدا را بزماں کن یک نظر
چوں خدا خاموش ماند ہی در چنیں وقت خطر

خستگان دین مرا از آسماں طلبیدہ اند
آدم مہ فقنیکہ نہا خونِ غم گردیدہ اند

وحجو ہی را فروغ از صد نشاں نہا دادہ اند
مہر و مہ ہم از پے تصدیق ما استادہ اند

ہزاراں کلہ ریکہ گرد داز دعائے محو جانانے
ز شمشیرے کند آں کار نے بار سے نہ باراں نے

عجب دار دا ثرد ستے کہ دست عاشقش باشد
بگر واند جہانے را ز بہر کار گریانے

اگر جنبد لبے دیسے ز بہر آنکہ سرگرداں
خدا از آسماں پیدا کند ہر نوع ساما نے

ز کار افتادہ را بر کار می آرد خدا زیں را
ہمیں باشد دلیل آنکہ ہست از خلق پنہانے

گر بباید کہ بباشد طالب او صاحب ذوق | شہ ببیند روز و تو بینی فنا و دار از دل جانے

تذکرۃ الشہادتین

آں ہوا مرد و تب سبب کردگار | جوہر خود کرد آخر آشکار

نقد جاں از بہر جاناں باختہ | دل ازیں فانی سرا پرداختہ

پر خطر ہست ایں بیابان حیات | صد ہزاراں اژدہا ہیش در جہات

صد ہزاراں آتشے تا آسماں | صد ہزاراں سیل خونخوار و دماں

صد ہزاراں فرسخے در کوئے یار | دشت پر خار و بلا ہیش صد ہزار

بنگر ایں شوخی ازاں شیخ عجم | ایں بیاباں کرد طے از یک قدم

ایں چنیں باید خدا را بندۂ | سر پئے دلدار خود افگندۂ

او پئے دلدار از خود مُردہ بود | از پئے تریاق زہرے خوردہ بود

تا نہ نوشد جام ایں زہرے کسے | کے رہائی یابد از مرگ آں خسے

زیر ایں موت است پنہاں صد حیات | زندگی خواہی بخور جام ممات

تو کہ گشتی بندۂ حرص و ہوا | ایں طلب ورنہ زبان تو کجا

دل بدیں دنیائے دوں آویختی | آبرو از بہر عصیاں ریختی

صد ہزاراں فوج شیطاں در پست
تا بسوزد در جہنم چوں خست

از پئے امید یا بہر خطر
می شود ایمان تو زیر و زبر

از برائے ایں سرائے بے وفا
مے نہی دین خدا را زیر پا

دیں بود دین فدائے آں نگار
اے سیہ باطن ترا با دیں چہ کار

پست ہستی لاف استعلا مزن
وز گلیم خویش بیروں پا مزن

خویشتن را نیک اندیشیدہ
اے ہلاک اللہ چہ بد فہمیدہ

خوش نہ گردد دستاں از قیل و قال
تا نمیری زندگی باشد محال

کبر و کیں را ترک کن اے بد خصال
تا بتابد بر تو نور ذو الجلال

ایں چنیں بالا زبالا چوں پری
یا مگر زاں ذات ہیچوں منکری

کاخ دنیا را چہ دیدہ ستی بنا
کت خوش افتاد ایں فانی سرا

دل چرا اے عاقل بہ بندد اندریں
ناگہاں باید شدن بیروں ازیں

از پئے دنیا بریدن از خدا
بس ہمیں باشد نشان اشقیا

چوں شود بخشایش حق بر کسے
دل نمی ماند بہ دنیایش بسے

خوشترش آید بیابان تہیاں
تا درونالد ز بہر دستاں

پیش از مردن بمیر و حق شناس
زانکہ محکم نیست دنیا را اساس

هوش کن این جا نگه جاے فناست — با خدا می باش چون آخر خداست

زهر قاتل گر بدست خود خوری — من چسان دانم که تو دانشوری

بین که این عبداللطیف پاک مرد — چون پئے حق خویشتن برباد کرد

جان بصدق آن دلستان را داده است — تا کنون در سنگها افتاده است

این بود در رسم ره صدق و وفا — این بود مردان حق را انتها

از پئے آن زنده از خود فانی اند — جان فشان بر مسلک ربانی اند

فارغ افتاده ز نام و عز و جاه — دل ز کف وز فرق افتاده کلاه

دور تر از خود بیار آمیخته — آبرو از بهر روئے ریخته

ذکر شان همے دهد یاد از خدا — صدق ورزان در جناب کبریا

گر بجوئی این چنین ایمان بود — کار بر جوشندگان آسان بود

لیک تو افتاده در دنیا اسیر — تا نمیری کے رهی زین دار و گیر

تا نمیری اے سگ دنیا پرست — دامن آن یار کے آید بدست

نیست شو تا بر تو فیضانے رسد — جان نفشان تا دگر جانے رسد

تو گذاری عمر خود در کبر و کین — چشم بسته از ره صدق و یقین

لیک مال با نکوان دارد سرے — بر گهر تف می زند بدگوهرے

هست دین تخم فنا را کاشتن
واز سر هستی قدم برداشتن

چون ببینی با دو صد درد و نفیر
کس همی خیزد که گردد دستگیر

یا خبر را دل تپید بر بی خبر
رحم بر کورے کند اهل بصر

همچنین قانون قدرت اوفتاد
مر ضعیفان را قوی آرد بیاد

غزل

ای محبت عجب آثار نمایان کردی
زخم و مرهم همه و یار تو یکسان کردی

همه مجموع دو عالم تو پریشان کردی
همه عشاق تو سرگشته و حیران کردی

ذرهٔ را تو بیک جلوه کنی چون خورشید
ای بسا خاک که تو چون مه تابان کردی

وه چه اعجاز نمودی که بیک جلوه شدن
در رفتن پری آمد آسان کردی

هوشمندان جهان را تو کنی دیوانه
ای بسا خانهٔ فطنت که تو ویران کردی

جان چو کس ندید بهر کس از همه حق وفا
راست اینست که این جنس تو ارزان کردی

بر تو ختم است همه شوخی و عیاری و ناز
هیچ عیار نباشد که نه نالان کردی

هر که در محبت افتاد تو بریان کردی
هر که آمد بر تو شاد تو گریان کردی

تا نہ دیوانہ شدم ہوش نیامد بسرم
اے جنوں گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی

اے تپِ عشق بایزد کہ بدیں خوش تحواری
کافر استی شدم مرد مسلماں کردی

ہمہ جا شور تو بینم چہ حقیقت چہ مجاز
سینۂ مشرک و مسلم ہمہ بریاں کردی

آں مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند
لطف کردی کہ ازیں خاک نمایاں کردی

کشتیٔ نوح

نشاں اگرچہ در اختیار کس نبود
نگر نشان ہم از نشاں ز دادارم

کہ آں سعید ز طاعون نجات خواہد یافت
کہ حسب و حسب بنائے بچار دیوارم

مرا قسم بخداوند خویش و عظمت او
کہ ہست ایں ہمہ از وحی پاک گفتارم

چہ حاجت است بہ بحث دگر ہمیں کافیست
برائے آنکہ سیہ شد دلش ز انکارم

اگر ورع بر آید بہ آنچہ وعدۂ من
روا است گر ہمہ خیزند بہر پیکارم

دافع البلاء

مائدہ چیز است دیگر خشک ناں چیزے دگر
خوردنی ہرگز نباشد ناں خشک اے بے ہنر

دوستان را مائدہ بد منت از جود و کرم
پارہ ہائے خشک نان بیگانگان را نیز ہم

نیز ہم پیش سگان آن خشک نانہا می فگند
مائدہ از لطف پیش عزیزان مے برند

ترک کن این خشک نانہا پیش کن عزیزان را
گر خردمندی بیا آن مائدہ دیوانہ باش

ایضاً

چو آمد از خدا طاعون ہیں از چشم اکرامش
تو خود ملعونی اے فاسق چرا طاعون نہی نامش

زمان تو بدوقت صلاح پر خبثاست این
کسے کو بر بدی چسپد بہ بینم کیا انجامش

کتاب البریہ

کسے پرستند عبدہ را جز ناداں بود
پس بگیرید بریہ شان ہر کہ گریانے بود

آن خداوندیکہ نامش ہست بر ہر برگ شجر
ہر کہ جوید آن خدا را او مسلمانے بود

منہ

صادق آن باشد کہ ایام بلا
مے گذارد با محبت با وفا

گر قضا را عاشقے گردد اسیر
بوسد آن زنجیر را کز آشنا

منہ

محمد است امام و چراغ ہر دو جہاں
محمد است فروزندہ زمین و زمان

خدا نکو میش از ترس حق مگر بخدا	خدا نماست وجودش برائے عالمیان

منہ

آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین	شد ظهور وعدہائے انبیاء و مرسلین
تا بکے جنگ و نبرد و کارزارت با خدا	اے سیہ باطن بترس از خشم رب العالمین

منہ

آسمان و مہ و خورشید شہادت دادند	تا تو تکذیب ز نادانی و غفلت نکنی
چون نہ آید نصرت حق نیست چون اخیار نصیب	شرط انصاف نباشد کہ ز حق دم بزنی

براہین احمدیہ

کلام پاک آنچنان بدہد جام عرفان را	کسے کو بے خبر از شہد اندر ذوق ایمان را
چہ نسبت با خرد ور کوری ہمہ عمرے بسر کردست	نہ گوشش ست آنکہ نشنیدست گاہی قول جانان را

منہ

چون نیست بیک مگس تاب ہمسری	پس چون کنی لقا ز خلاق باری
شرمت آیدت ز دعوی خود بکردگار	رو قدر خود ببین کہ ز یک کرم کمتری

وصیت

الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد ‏— سپے حرص دنیا مدہ دین بباد

بدیں دار فانی دل خود مبند ‏— کہ در و نہاں راحتش صد گزند

اگر باز باشد ترا گوش ہوش ‏— ز گورت ندائے در آید بگوش

کہ اے طعمۂ من پس از چند روز ‏— پئے فکر دنیائے دوں کم بسوز

ہر آنکو بدنیائے دوں مبتلاست ‏— گرفتار رنج و عذاب و عناست

بدست آنکہ بر موت دارد نگاہ ‏— بریدہ ز دنیا و دیدہ براہ

سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار ‏— کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و بار

پئے دار عقبےٰ کمر بستہ چست ‏— رہا کردہ سامان ایں خانہ سست

چو کار حیات است کار نہاں ‏— ہماں بہ کہ دل بگسلی زیں مکاں

جہنم کزو داد فرقاں خبر ‏— ہمیں حرص دنیاست جان پدر

چو آخر ز دنیا سفر کردن است ‏— چو روزے ازیں رہ گذر کردن است

چرا عاقلے دل بہ بندد در آں ‏— کہ ناگاہ وزد برگل او خزاں

بدیں تجربہ بستن دل خود خطاست ‏— کہ ایں دشمن دین و صدق و صفاست

چه حاصل ازین بستان و رنگ — که گاهی بصلحت کشند گاه جنگ

چراں نه بندی بداں دلستاں — که مهرش نباشد ز بند گراں

بدو با تکبر انجام کن اے غوی — ز سعدی شنو اگر ز من نشنوی

عروسی بود نوبت ماتمت — اگر بر نکوئی بود خاتمت

اے یار ازل بس است روے تو مرا — بهتر ز هزار خلد کوے تو مرا

از مصلحتے دگر طرف بینم لیک — هر لحظه نگاه هست سوے تو مرا

بر عزت من اگر کسے حمله کند — صلح است طریق همچو خوے تو مرا

من هیچستم چه عزتم هست مگر — جنگ است ز بهر آبروے تو مرا

غریق ورطهٔ بحر محبت — نه بر مهرش نظر باشد نه بر کیں

بگوش عاشق از لبهائے دلدار — چناں نفریں عزیز آید که تحسیں

چناں رویش خوش افتد از سر عشق — که قرباں می کند بر روے دل دیں

شب و روزش بدلبر کار باشد — دل و جانش شود آں یار شیریں

بسوزد هر چه غیر از یار باشد — همیں این عشق را رسم است و آئیں

کے تواں کردن شمارِ خوبیِ عبدالکریم
آنکه جاں داد از شجاعت بہرِ طفلِ یتیم

حامیِ دیں آنکه یزداں نام او لیڈر رہنما
عارفِ اسرارِ حق گنجینهٔ دینِ قویم

صدق ورزید و بصدقِ کاملِ اخلاصِ خویش
موردِ رحمت شد اندر درگہِ ربِّ علیم

گرچه چنیں نیکواں ایں چرخ بسیار آورد
کم برآید مادرے با ایں صفا دُرِّ یتیم

مدتے در آتشِ ہجر فرو افتاده بود
ایں کرامت بیں که از آتش بروں آمد سلیم

زیں عجبتر آنکه او در صحبتم در چند روز
مظہرِ اسرارِ حق شد عارفِ رازِ قدیم

گوہرش چوں آب و تابے داشت از فہمِ رسا
ہرچه ما گفتیم داخل شد دراں طبعِ فہیم

دل برو آمد ز ہجر ایں چنیں یکرنگ دوست
لیک خوشنودیم بر فعلِ خداوندِ کریم

آه۔ روز چارشنبه بود بر ما سخت تر
ز آتشِ سوزاں چو از ما شد جدا یارِ صمیم

داغِ ہجراں داد در ہفت و چہل از عمرِ خویش
ماه شعبان بود چوں پیش آمد ایں فزعِ الیم

ایں صدی کو بدر را ماند باوصافِ کمال
بود در بست و سوم در وقت ایں حشرِ عظیم

مشربش چوں مجدد اخلاص و وفا و اتقا
شد وصالش ہمدریں تاریخ از فضلِ حکیم

اے خدا بر تربتِ او بارشِ رحمت ببار
داخلش کن از کمالِ فضل در بیت النعیم

نیز ما را از بلاہائے زماں محفوظ دار
تکیه گاہِ ما توئی اے قادرِ ربِّ رحیم

اے شہِ جہانِ دل ہر ذرہ ہم قربانِ تو
بر دلم بکشا ز رحمت ہر درِ عرفانِ تو

فلسفی کز عقل می‌جوید ترا دیوانہ ہست
دور تر ہست از خرد ہا آن رہِ پنہانِ تو

از حریمِ تو ز بینایان ہیچ کس آگاہ نشد
ہر کہ آگاہ شد شد از احسانِ بے پایانِ تو

عاشقانِ روئے خود را ہر دو عالم می‌دہی
ہر دو عالم ہیچ پیشِ دیدۂ غلمانِ تو

یک نظر فرما کہ تا کوتہ شود جنگ و جدال
خلق محتاج است سوئے جذبۂ یزدانِ تو

یک نشان بنما کہ تا نورت درخشد در جہان
تا شود ہر منکرِ ملت محامد خوانِ تو

گر زمین زیر و زبر گردد ندارم ہیچ غم
غم ہمین دارم کہ گم گردد رخِ رخشانِ تو

گفتگو و بحث در دین رسم بسیار ہست
قصہ کوتہ کن با آیاتِ عظیم الشانِ تو

از ازل بخشیدہ فطرت لعیار را
تا مگر آیند ترساں سوئے آن ایوانِ تو

چشمۂ رحمت رواں کن در لباسِ زلزلہ
تا بکے سوزد بغم ایں بندۂ گریانِ تو

تمام شد